عالمِ اسلام پر

سامراجیت کے بھیانک سائے

مؤلف: قاری محمدؒ میاں مظہری دہلوی

چیف ایڈیٹر ماہنامہ "قاری" دہلی

باہتمام

سید شاہ تراب الحق قادری

حنفیہ پاک پبلیکیشنز۔ کراچی

دکان ۴ شہید مسجد کھارادر کراچی

Marfat.com

نگاہِ گردشِ ایام کا گلہ کب تک
علاجِ گردشِ ایام کی ضرورت ہے

عالمِ اسلام پر سامراجیت کے بھیانک سائے

مرتبہ

قاری محمد میاں مظہری دہلوی

چیف ایڈیٹر ماہنامہ "قاری" دہلی

باہتمام : سید شاہ تراب الحق قادری

حنفیہ پاک پبلیکیشنز کراچی

دکان نمبر ۲ ۔ شہید مسجد کھارادر کراچی نمبر ۲

Marfat.com

سلسلۂ مطبوعات ۹

نام کتاب : عالم اسلام پر سامراجیت کے بھیانک سائے

مرتب : قاری محمد میاں مظہری دہلوی، چیف ایڈیٹر ماہنامہ قاری دہلی

باہتمام : سید شاہ تراب الحق قادری

بشکریہ : علامہ عبدالحکیم شرف قادری

پیشکش : غلام محمد قادری

معاونت : سید طارق احمد، محمد جاوید میگرانی

ضخامت : ۲۱۶ صفحات ۲۰ × ۳۰ / ۱۶ آفسٹ

اشاعت اول : قاری پبلیکیشنز، جامع مسجد دہلی

اشاعت دوم : ذی الحجہ سنہ ۱۴۰۶ھ ، اگست سنہ ۱۹۸۶ء

تعداد : ایک ہزار

ناشر : حنفیہ پاک پبلیکیشنز، شہید مسجد، کھارادر کراچی نمبر ۲

قیمت : ــــــــ روپے

ملنے کا پتہ

حنفیہ پاک پبلیکیشنز کراچی

دکان نمبر ۴، شہید مسجد، کھارادر، کراچی نمبر ۲

دار الکتب حنفیہ کراچی

نزد بسم اللہ مسجد کھارادر کراچی نمبر ۲

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلِ ایمان سے خطاب

اے ایمان والو! تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ اُن کا پیارا مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت۔ اللہ کی راہ میں لڑیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے۔

یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں۔

اور جو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کو اپنا دوست بنائے تو بے شک اللہ ہی کا گروہ غالب ہے۔

(قرآنِ پاک۔ لایحب اللہ پ ۶ رکوع ۱۲ سورہ المائدۃ آیات ۵۴ تا ۵۶)

Marfat.com

پیغامِ اتحاد

دل میں قائم نہ فقط حُبِّ زر و سیم کرو
ہے صدائے دلِ مومن اِسے تسلیم کرو
اِس خودی کے بُتِ مکروہ کو دو نیم کرو
اپنی ملّت کو گروہوں میں نہ تقسیم کرو
اپنے بِکھرے ہوئے شیرازے کی تنظیم کرو

Marfat.com

ترتیب اوراق

عنوانات | صفحہ

عنوانات	صفحہ
تقریظ مفتی عبدالحفیظ صاحب جنیدی	۸
" حضرت علامہ جیلانی میاں صاحب قبلہ	۱۰
" حضرت قاری احمد ضیا صاحب ازہری	۱۲
عرضِ مصنف	۱۳
خلفائے راشدین اور اہلِ بیت اطہار رضی اللہ عنہم	۲۴
عالمِ اسلام کے خلاف یہود و نصاریٰ کی عالم گیر سازشیں	۳۶
سلطنتِ عثمانیہ کے خلاف برطانیہ اور سعودیوں کا گٹھ جوڑ	۳۷
ابنِ سعود کی غدّاری	۴۲
فتنۂ نجد اور حضور کی پیشن گوئیاں	۴۸
فہرست علمائے حق	۵۲
محمد بن عبدالوہاب نجدی کا خود ساختہ دین	۵۶
بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے نا امیدی	۷۸
ابن سعود اور انگریزوں کا معاہدہ	۸۰
انگریزی مظالم اور ہندوستان کے نجدی پیروکار علما	۸۳
فتنۂ قادیانیت اور برطانیہ	۸۹

Marfat.com

عنوانات   صفحہ

رکھیو غالب مجھے اس تلخ نوائی پہ معاف	۹۵
مولوی اسماعیل کا افسانۂ جہاد	۹۷
نجدی تحریک کے مبلغین کا کردار تاریخ کی روشنی میں	۱۱۱
مولوی منظور نعمانی اور ان کے اکابرین کی رسول دشمنی	۱۲۰
حجاز مقدس پر نجدی افواج کی درندگی	۱۲۹
طائف پر نجدیوں کے شرمناک مظالم	۱۳۰
جمعیۃ خدام الحرمین کی رپورٹ	۱۳۲
خلافت کمیٹی کی رپورٹ	۱۳۴
مکہ میں مقابر و مساجد کی بے حرمتی	۱۳۶
ایک زائر کا روحانی اضطراب	۱۳۸
مدینہ منورہ کی عظمت و تقدیس کا خون	۱۴۲
ایرانی حکومت کے وفد کی تحقیق	۱۴۴
مزارات مقدسہ کا انہدام	۱۴۸
جنت البقیع شریف کی بے حرمتی پر شورش کاشمیری کے جذبات	۱۵۳
سعودی جابروں سے کروڑ ہا فرزندان توحید کا سوال	۱۵۶
سیدہ حضرت فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے مزار پر	۱۵۸
کربلائے معلیٰ میں مسلمانوں کا قتل عام	۱۶۰

Marfat.com

عنوانات	صفحہ

سعودی اقتدار پرستوں کے سیاہ کارنامے	۱۶۳
زائرینِ حرم کے ساتھ سعودی حکمرانوں کی شقاوتِ قلبی	۱۷۱
حج اور سیاست کتاب وسنت کی روشنی میں	۱۷۳
مسجد نبوی میں درود وسلام پر پابندی	۱۷۷
عالمی پیمانہ پر سعودیوں کے خلاف صدائے احتجاج	۱۷۸
عالمی سنی کانفرنس میں سعودیوں کی پُرزور مذمت	۱۸۰
حجاز کانفرنس لندن میں سعودیوں پر پھٹکار	۱۸۱
حجاز کانفرنس کی اہم تجاویز	۱۸۲
حرمین طیبین عالم اسلام کی مشترکہ امانت	۱۸۸
خلافت کمیٹی کے وفد کی ابن سعود سے دوٹوک باتیں	۱۹۳
حجاز مقدس کا نظام حکومت اور خلافت کمیٹی کا نظریہ	۱۹۶
بیت المقدس کی عظمت قرآن حکیم کی روشنی میں	۲۰۲
بیت المقدس نجدیوں کی امریکہ نوازی کا شکار	۲۰۶
مسلمانانِ عالم کے لیے لمحۂ فکریہ	۲۰۷

Marfat.com

تقریظ

از قلم حضرت اقدس شیخ طریقت الحاج مولانا مفتی حافظ قاری عبدالحفیظ صاحب جنیدی قادری
فاضل جامعہ نظامیہ حیدرآباد امام وخطیب جامع مسجد معسکر بنگلور

سرکار دوجہاں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مقدس ہے علماء امتی کا الانبیاء بنی اسرائیل اس حدیث پاک کا مقصد صرف علماء کا درجہ اور مقام بتلادینا ہی نہیں بلکہ انبیاء بنی اسرائیل جس طرح بنی اسرائیل کے پیغمبروں کی تعلیمات کی خدمت کرتے رہے، ان کی نشرواشاعت کا فریضہ انجام دیا اسی طرح اُمت محمدیہ کے علماء کے دوش پر بھی سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کی اشاعت وخدمت کا بار رکھا گیا ہے۔ جیسا کہ قرآن حکیم میں ارشاد خداوندی ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر ؕ اس لحاظ سے اُمت کے باصلاحیت افراد کے لیے ضروری ہوگیا کہ وہ دین اسلام کی اشاعت وتبلیغ کا حق ادا کریں۔

الحمدللہ اسی بنیاد پر مولوی حافظ قاری محمد میاں مظہری چیف ایڈیٹر ماہنامہ "قاری" دہلی کے اندر جذبۂ فرض شناسی کا احساس بیدار ہوا۔ مسلمانوں کے سیاسی اور مذہبی اختلافات کی وجہ سے شیرازۂ اُمت بکھرتا نظر آیا تو موصوف نے "عالم اسلام پر سامراجیت کے بھیانک سائے" کے عنوان سے کتاب تصنیف فرمائی۔ خاکسار کو اگرچہ پوری کتاب کے مطالعہ کا موقع نہ مل سکا تاہم جن مضامین کا مطالعہ کرسکا جیسے "صحابۂ کرام وخلفائے راشدین کے درمیان باہمی اتحاد" "عالم اسلام کے خلاف یہود ونصاریٰ کی عالمگیر سازشیں" وغیرہ دیکھ کر تو بے حد مسرت ہوئی کہ حالاتِ حاضرہ کے تحت موصوف نے ایک مفید علمی بلند پایہ مضامین کا مجموعہ مرتب کردیا ہے

Marfat.com

اس تاریخی حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ امت مسلمہ کو گروہوں اور فرقوں میں تقسیم کرنے کی خاطر سامراجی طاقتوں نے صدیوں قبل جو سازشیں کی تھیں اور جن کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے بعض ناعاقبت اندیش اور ایمان فروش افراد کو سیم وزر کے سہارے خریدا گیا اور انہوں نے اپنے زور قلم اور اعمال و کردار کے ذریعہ اُمت مسلمہ کے اتحاد و اتفاق کو وہ نقصانِ عظیم پہنچایا کہ آج تک ہم اس کی تلافی نہیں کر سکے۔

عزیزم قاری محمد میاں مظہری نے اس کتاب میں ایسے ہی بدنصیب افراد کے چہروں کی نقاب کشائی کی انتہائی مدبرانہ کوشش کی ہے جو یقیناً آج کی نوجوان نسلوں کی رہنمائی کے لیے قابلِ تحسین ہے۔

جو لوگ ماہنامہ "قاری" کا پابندی سے مطالعہ کرتے ہیں ان پر یہ حقیقت روشن ہے کہ قاری صاحب کا قلم عالم اسلام کے مسائل پر جب بھی اُٹھتا ہے تو وہ موجودہ نام نہاد اسلامی حکمرانوں کی مُردہ ضمیری اور اسلام دشمن طاقتوں سے دوستی جیسی قابل مذمت حرکات کے خلاف انتہائی بے باکی کے ساتھ انہیں للکارتے نظر آتے ہیں اور ظالم و جابر حکمراں کے سامنے اعلائے کلمۃ الحق کے حکم نبوی پر سختی سے عمل پیرا ہوتے ہیں۔ زیرِ نظر کتاب میں بھی اظہارِ حق کی وہی شان نظر آتی ہے

مولائے کریم بطفیل رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم اسلام میں اتحاد و اتفاق پیدا فرمائے اور اُمت مسلمہ کو یہود و نصاریٰ کے ہم نواؤں اور ان کے محبین و متبعین کے قرب و محبت سے محفوظ رکھے تاکہ ہم متحد ہو کر سامراجی اور صیہونی سازشوں کا مقابلہ کر کے اپنے قبلہ اول بیت المقدس کو ظالم و جابر صیہونیوں سے آزاد کرا کر اس پر اسلام کا مقدس پرچم لہرا سکیں۔

خاکسار کی دعا ہے کہ خدائے عزوجل اس کتاب کو مقبول عام فرمائے اور مصنف موصوف کو دونوں جہاں میں اس کا صلہ بخشے۔ آمین بجاہ سید المرسلین

مفتی عبدالحفیظ جنیدی فاضل جامعہ نظامیہ

خطیب جامع مسجد معسکر بنگلور

Marfat.com

تقریظ

از: قائد اہلسنت فخرِ صحافت گلِ گلزار اشرفیت حضرت مولانا سید محمد جیلانی محامد اشرف کچھوچھوی

ایڈیٹر ماہنامہ "المیزان" بمبئی

یہ افسوس ناک حقیقت اہلِ علم و دانش سے پوشیدہ نہیں کہ یہود و نصاریٰ کی اسلام دشمن سازشیں اور ریشہ دوانیاں اکنافِ عالم میں پھیلے ہوئے اہل اسلام کے خلاف مختلف ملکوں میں مختلف روپ دھارتی رہی ہیں صدیوں سے برصغیر ہند و پاک کے مسلمان کیونکہ خوش عقیدہ اور اپنے مذہب و مسلک پر سختی سے کار فرما رہے اس لئے یہاں کے مسلمانوں کو گروہوں اور فرقوں میں تقسیم کرکے ان کی متحدہ قوت کے خاتمہ کے لئے جو سازشیں رچائی گئیں ان میں بعض ایمان فروش مفسدین کے جبہ و دستار و قلم کی بھرپور قیمت ادا کرکے دشمنانِ اسلام نے انہیں رہنمائی کے لبادہ میں رہزنی کا کردار ادا کرنے کے لئے امت مسلمہ کے سروں پر مسلط کیا۔

اور یہ سارا ڈرامہ عظمتِ توحید کے خوشنما نعرے کی آڑ میں کھیلا گیا۔

اگر آپ نصف صدی پیچھے چلیں اور دیکھیں کہ استعماریت نے سب سے پہلے خلافت عثمانیہ ترکیہ کو ختم کیا۔ اور نجد کے صحراؤں سے انتہا پسند قوتوں کو اپنی چھتر چھایہ میں عسکری قوت سے لیس کیا اور سرزمین حجاز پر لاکر مسلط کردیا ــــــ جنھوں نے آتے ہی آثار اسلامی کو مٹاکر "توحید خالص" کی بنیاد رکھنے کا اعلان کیا۔ حرمین طیبین کے آثار اسلامی کو جس بے دردی و شقاوت قلبی کے ساتھ منہدم کیا گیا ہے۔ ہمارے پاس ماضی و حال کے

Marfat.com

تمام حالات و واقعات تفصیل و دلیل کے ساتھ موجود ہیں۔ وہ وقت انشاء اللہ المولیٰ تعالیٰ ضرور آئے گا جب اہل انصاف کا فیصلہ یہی ہوگا کہ تعمیر کے نام پر تخریب کاری کا واحد مقصد عالم اسلام کو اخلاقی طور پر ناتواں اور روحانی طور پر کھوکھلا کر دینے کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اسلام کے معروف عقیدے۔ اسلام کے معروف مسالک، اسلام کے معروف صوفیاء۔ اسلام کے معروف اکابرین اور ان کے دینی و روحانی اثاثے کے خلاف جس تخریبی مہم کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے یہ دراصل عالمی و سامراجی سازش کا ایک حصہ ہے۔ جس کا آغاز سامراجی طاقتوں کی سرپرستی میں ڈیڑھ صدی کی توحید خالص کے نقاب میں چھپی نجد کی خانہ ساز قیادت نے کیا ہے ـــــ عزیزم قاری محمد میاں مظہری صاحب چیف ایڈیٹر ماہنامہ قاری و جنرل سکریٹری آل انڈیا جمعیۃ القراء دہلی پوری ملت اسلامیہ کی جانب سے مبارکباد کے مستحق ہیں کہ موصوف نے اپنی تصنیف "عالم اسلام پر سامراجیت کے بھیانک سائے" انتہائی تلاش و تحقیق کے بعد مرتب فرما کر غداران ملت اسلامیہ کے اصل رنگ روپ کو تاریخی شواہد سے استدلال کے ذریعہ بے نقاب کر دیا ہے تاکہ ہماری نئی نسلوں کو آگاہی حاصل ہو سکے کہ آج جو لوگ سرزمین ہند پر سعودی ریال کے بل پر مسلمانوں میں انتشار و افتراق کی بیخ کنی میں معروف ہیں اور سنیت کا بادہ اوڑھ کر نجدیت کے ایمان کش مقاصد کی تکمیل کے لئے اتحاد ملت اسلامیہ کو تباہ کرنے کے درپے ہیں ان کا اصل روپ کیا ہے۔ کتاب کے مختلف ابواب پر سرسری نگاہ ڈالنے کے بعد میں اس نتیجہ

Marfat.com

پر پہنچا ہوں کہ قاری صاحب نے انتہائی درد مندانہ اور مظلومانہ انداز میں عالم اسلام کے موجودہ بے عمل حکمرانوں کو انتہائی جرأت وہمت کے ساتھ للکارتے ہوئے کہا ہے کہ ہم اپنے حال و مستقبل کو سنوارنے کے لئے کسی استعماری سامراجی واشتراکی نظام کی طرف دیکھنا اسلام اور محسنین اسلام کی توہین سمجھتے ہیں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے نظام فطرت سے خاموش بغاوت گردانتے ہیں۔ ہم سمجھو واشنگٹن، ماسکو، پیرس و لندن کو مشکلات دُ نجات دہندہ ہم دایوانگان مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم رسول کے در کو رسول کے گھر کو نجات اخروی کا ذریعہ جانتے اور مانتے ہیں.

آج بھی عرب و دیگر مسلم ممالک کے حکمراں اور نام نہاد بادشاہان مملکت اپنا حال و مستقبل اسلامی و عرفانی عظمت و تقدیس، روحانی وایمانی حرمت و تکریم کی دولت سے مالامال کرنا چاہتے ہیں۔ انقلاب اسلامی کی حسنات و برکات سے سرفراز ہونا چاہتے ہیں تو کسی دولت مشترکہ، سلامتی کونسل واقوام متحدہ یا کسی ریگن، گرباچوف، متران و تھیچر اور وقت کے کسی بھی بولہبی کی طرف اور ان کے در تک جانے کی قطعی ضرورت نہیں ہے.

اسلامیان عالم اور دین متین کی سربلندی وسربراہی کے لئے انتہائی آسان اور آزمودہ نسخہ شاعر مشرق علامہ اقبال کی زبان میں یہ ہے.

بمصطفٰے برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست۔ اگر باو نہ رسیدی تمام بولہبی ست

میں آخر میں بارگاہِ الٰہی میں دست بہ دعا ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ بطفیل رسول اعلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سب کو ایک بنائے نیک بنائے۔ آمین ثم آمین۔

دعاگو۔ فقیر اشرفی سید محمد جیلانی میاں قائد: دار العلوم دیوان شاہ بھیونڈی ایڈیٹر ماہنامہ المیزان بمبئی

Marfat.com

ابتدا کرتا ہوں تیرے نام سے

عرضِ مصنّف

محبت کی زباں سے فرض جب آواز دیتا ہے
مجاہد اپنے سر سے باندھ لیتا ہے کفن ساقی!

ہزار ہا شکر و احسان ہے اس خالقِ کائنات کا جس نے ہمیں اشرف المخلوقات بنا کر اس دنیا میں بھیجا۔ ہمیں ایمان جیسی لازوال دولت عطا فرمائی۔ خاتم الانبیا نبی مکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے عظیم پیغمبر کے دامنِ پاک سے ہمیں وابستہ ہونے کی توفیقِ رفیق عنایت کی اور قرآنِ پاک جیسی بے مثال کتاب کے ذریعہ ہمیں ایک عالمگیر نظامِ حیات بخشا۔ بے شمار درود و سلام ہادیٔ عالم محسنِ انسانیت سید الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ پر کہ جو اپنی امت کو وہ اَن مِٹ اور مکمل نظامِ حیات عطا فرما گئے جو چودہ صدیاں گزرنے کے بعد آج بھی مذاہبِ عالم میں اپنا منفرد اور باعظمت مقام رکھتا ہے۔

لازوال برکتوں اور رحمتوں کا نزول ان نفوسِ قدسیہ پر جن کی پاکیزگی اور طہارت کا اعلان اللہ نے اپنے مقدس کلام میں فرما کر ان کی عظمت و بزرگی

Marfat.com

پر مہرِ الٰہی ثبت فرمائی۔ جن نو اہلِ ایمان اہلِ بیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نام سے آج بھی بصد احترام و عقیدت یاد کرتے ہیں اور جن کی محبت و عقیدت کو اپنے لئے سرمایۂ اخروی اور سعادتِ دارین تصور کرتے ہیں۔

قرآنِ مقدس میں ربِ تبارک و تعالیٰ اہلِ ایمان کو یوں خطاب فرماتا ہے:

(۱) اے ایمان والو۔ اگر تم کچھ کتابیوں کے کہے پر چلے۔ تو وہ تمہارے ایمان کے بعد تمہیں کافر کر چھوڑیں گے۔ دوسری جگہ ارشادِ خداوندی ہے۔

(۲) اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان۔ اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو۔ سب مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا

(قرآن پاک پ ۴ رکوع ۲ آیات ۱۰۱-۱۰۲)

پہلی آیت پاک کے شانِ نزول میں صاحبِ تفسیر نعیمی تحریر فرماتے ہیں۔

اوس و خزرج کے قبیلوں میں پہلے بڑی عداوت تھی اور مدتوں ان کے درمیان جنگ جاری رہی۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں ان قبیلوں کے لوگ اسلام لا کر باہم شیر و شکر ہو گئے۔ ایک روز وہ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے انس و محبت کی باتیں کر رہے تھے۔ شاس بن قیس یہودی جو بڑا دشمنِ اسلام تھا اس طرف سے گزرا اور ان کے روابط دیکھ کر جل گیا اور کہنے لگا کہ جب یہ لوگ آپس میں مل گئے تو ہمارا کیا ٹھکانا ہے۔ ایک جوان کو مقرر کیا کہ ان کی مجلس میں بیٹھ کر ان کی پچھلی لڑائیوں کا ذکر چھیڑے اور اس زمانہ میں ہر ایک قبیلہ جو اپنی مدح اور دوسروں کی حقارت کے اشعار لکھتا تھا پڑھے۔ چنانچہ اس یہودی نے ایسا ہی کیا اور اس کی شر انگیزی سے دونوں قبیلوں کے لوگ طیش میں آ گئے اور ہتھیار اٹھا لئے قریب تھا

Marfat.com

کہ خون ریزی ہو جائے۔
سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم یہ خبر پاکر مہاجرین کے ساتھ تشریف لائے اور فرمایا کہ اے جماعتِ اہلِ اسلام یہ کیا جاہلیت کے حرکات ہیں۔ میں تمہارے درمیان ہوں اللہ تعالیٰ نے تم کو اسلام کی عزت دی، جاہلیت کی بَلا سے نجات دی۔ تمہارے درمیان الفت و محبت ڈالی تم پھر زمانۂ کفر کی حالت کی طرف لوٹتے ہو۔ حضور کے ارشاد نے اُن کے دلوں پر اثر کیا اور انھوں نے سمجھا کہ یہ شیطان کا فریب اور دشمن کا مکر تھا۔ انھوں نے ہاتھوں سے ہتھیار پھینک دیئے اور روتے ہوئے ایک دوسرے سے لپٹ گئے اور حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرمانبردارانہ چلے آئے۔ ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (اقتباس تفسیر خزائن العرفان از حضرت صدرالافاضل مولانا سید نعیم الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ)
دوسری آیتِ پاک کی تفسیر میں صاحب تفسیر نعیمی رقم طراز ہیں:
جبل اللہ کی تفسیر میں مفسرین کے چند اقوال ہیں۔ بعض کہتے ہیں اس سے قرآن پاک مراد ہے۔ مسلم کی حدیث شریف میں وارد ہوا کہ قرآن پاک جبل اللہ ہے جس نے اس کا اتباع کیا وہ ہدایت پر ہے جس نے اس کو چھوڑا وہ گمراہی پر۔ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جبل اللہ سے جماعت مراد ہے اور فرمایا کہ تم جماعت کو لازم کر لو کہ وہ جبل اللہ ہے جس کو مضبوط تھامنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (اقتباس تفسیر خزائن العرفان از حضرت صدرالافاضل علامہ شاہ سید نعیم الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ)
ایک اور مقام پر کلامِ مقدس میں ارشادِ خداوندی ہے کہ اور

Marfat.com

ان جیسے نہ ہونا جو آپس میں پھٹ گئے اور ان میں پھوٹ پڑ گئی۔ بعد اس کے کہ روشن نشانیاں ان میں آچکی تھیں۔ اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

(قرآن پاک پارہ ۴ رکوع ۲ سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۰۵)

اِس آیتِ پاک کی تفسیر میں صاحب تفسیر نعیمی تحریر فرماتے ہیں:

جیسا کہ یہود و نصاریٰ آپس میں مختلف ہوئے اور ان میں ایک دوسرے کے ساتھ عناد و دشمنی راسخ ہو گئی یا جیسا کہ تم خود زمانۂ اسلام سے پہلے جاہلیت کے وقت میں متفرق تھے اور تمہارے درمیان بغض و عناد تھا

اِس آیت میں مسلمانوں کو آپس میں اتفاق و اجتماع کا حکم دیا گیا اور اختلاف اور اس کے اسباب پیدا کرنے کی ممانعت فرمائی گئی۔ احادیث میں بھی اس کی بہت تاکیدیں وارد ہیں اور جماعتِ مسلمین سے جدا ہونے کی سختی سے ممانعت فرمائی گئی ہے۔ جو فرقہ پیدا ہوتا ہے اس حکم کی مخالفت کر کے ہی پیدا ہوتا ہے اور جماعتِ مسلمین تفرقہ اندازی کے جرم کا مرتکب ہوتا ہے اور حسبِ ارشادِ حدیث وہ شیطان کا شکار ہے۔ اعاذنا اللہ تعالیٰ عنہ۔

(اقتباس تفسیر خزائن العرفان از حضرت صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ)

ایک اور مقام پر اللہ کا مقدس کلام یوں پکار رہا ہے:

مسلمان مسلمان بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرو اور اللہ سے ڈرو کہ تم پر رحمت ہو۔ (قرآن پاک پ۲۶ رکوع ۱۳ سورہ الحجرات آیت ۱۰)

یعنی مسلمان آپس میں دینی رابطہ اور اسلامی محبت کے ساتھ مربوط ہیں۔ یہ رشتہ تمام دنیاوی رشتوں سے قوی تر ہے تو جب کبھی ان میں نزاع واقع ہو۔

Marfat.com

توصلح کی کوشش کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور پرہیزگاری اختیار کرنا مومنین کی باہمی محبت و مودّت کا سبب ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر ہوتی ہے۔ (خلاصہ اقتباس تفسیر خزائن العرفان)

ایک جانب اللہ کے مقدس کلام میں اتحاد بین المسلمین کے لئے اتنی سخت تاکیدیں اور اس کے برعکس عمل کرنے والوں کے خلاف سخت وعیدیں ہم تلاوتِ قرآنِ کریم کے موقعوں پر پڑھتے بھی ہیں اور اہلِ علم کے ذریعہ اس اہم موضوع پر ان کی قلمی کاوشوں کے مطالعے کے بعد ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ ملّتِ اسلامیہ کے اتحاد کے لئے ہمارے اسلافِ کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے اپنی تمام ہی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر کس طرح ہمیں درسِ اتحاد دیا ہے۔

احکامِ قرآنی کے بعد اگر کسی صاحبِ ایمان کے لئے کوئی ذات سب سے اہم اور قابلِ تقلید ہے تو وہ صرف اور صرف ذاتِ پاک محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوالِ مبارکہ اور آپ کی سیرتِ مقدسہ کے وہ پاکیزہ نقوش ہیں جن کو مختلف احادیثِ طیبات کے ذریعہ ایک مقدس امانت کے طور پر محدثینِ کرام رحمہم اللہ نے امت کے سپرد فرمایا۔

وہ ذاتِ پاک جس کو تخلیق فرمانے کے بعد ان کا پروردگار انھیں یہ کہہ کر مخاطب کرے وَمَآ اَرسلنٰكَ اِلَّا رحمۃ للعٰلمین۔ اے محبوب نہیں بھیجا ہم نے تمہیں مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر۔ قرآنِ پاک کے اس ارشاد کے مطابق نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ایک عملِ خیر کے ذریعہ اس شان سے دینِ حق کا مقدس پرچم بلند کیا کہ برادریوں اور قبیلوں قوموں اور

Marfat.com

گروہوں، گورے اور کالوں، گداؤں اور تونگروں، آقا اور غلاموں کے درمیان صدہا برس کی شرمناک تفریق کو وحدتِ ملّت کی کڑی میں پرو کر تمام ہی امتیازی نشانوں کو نیست و نابود فرمانے کے بعد کلامِ مقدس کی زبان میں قیامت تک آنے والی اُمت کو واضح طور پر حکم فرما گئے کہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی تم میں قابلِ احترام اور برگزیدہ وہ ہے جو تقوے میں زیادہ ہو۔

مقامِ شرم

کن الفاظ میں میں اپنے رنج و کرب کا اظہار کروں اس صورتِ حال پر جس سے مجبور ہو کر میں اپنے جذباتِ قلب کو سپردِ قلم کر رہا ہوں جو بشکلِ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہیں۔ عالمِ اسلام پر نگاہِ فراست رکھنے والے ہر اہلِ ایمان پر یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ آج سامراجی طاقتیں اپنی تمام ہی عیاریوں اور مکاریوں کے ساتھ انتہائی پر اسرار طریقہ پر عالمِ اسلام کے اتحاد کو انتشار و افتراق میں تبدیل کرنے کے شرمناک منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں مصروف ہیں۔

خدارا ذرا اپنے ضمیر سے خوفِ خدا کا تصور کر کے سوال کیجئے کہ جب صورتِ حال خون کے آنسو رُلا دینے کے قابل ہو یعنی ہمارے قبلۂ اول بیت المقدس پر امریکہ کے پروردہ اسرائیل جیسے یہودی ملک کا ناپاک قبضہ ہو، افغانستان کے محبِ اسلام مجاہدین کے سینوں پر سامراجی اور اشتراکی طاقتوں کے خنجر لہرا رہے ہوں، فلسطین کے بے گھر و بے در جانباز مجاہدین اپنے قانونی اور پیدائشی حقوق کی بازیابی کے لئے امریکی سامراج کے درندوں کے دل دہلا دینے والے مظالم کا سینہ سپر ہو کر مقابلہ کرنے میں مصروف ہوں جب چھوٹی چھوٹی

Marfat.com

اور کمزور اسلامی ریاستوں پر ناجائز تصرفات کے امریکی ناگ لہرا رہے ہوں اور یہ شرمناک صورتِ حال جو طاقتوں کی ریشہ دوانیوں اور سازشوں کے ہی نتیجہ میں پیدا ہوئی ہو، ہم صرف اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے قرآنِ پاک کے مقدس فرامین اور ارشاداتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے کجروی کی ایمان کش راہ کو اپنا کر اور تمام ہی اسلامی اور ایمانی تقاضوں کو بالائے طاق رکھ کر ایک طرف اسلام دشمن طاقتوں کے اشاروں پر رقص کریں اور اپنے خفیہ مفادات کے تحفظ کے بدلے اسلامی مفادات کی سوداگری کے قابلِ جرم افعال کا ارتکاب کریں اور دوسری جانب اسلامی رہنمائی کا لبادہ اوڑھ کر عالمِ اسلام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش بھی کریں۔ کیا ہمارے اس سنگین جرم کو تاریخِ عالم کبھی معاف کرے گی۔ شاید ایسی ہی بھیانک صورتِ حال کو بھانپتے ہوئے حضرتِ محمود نے فرمایا تھا ؎

نہیں ہیں جو امیں تو نے امانت اُن کو سونپی ہے
یہ وہ رہبر ہیں جن سے کانپتے ہیں راہ زن ساقی

پھر وہ لوگ کتنے بڑے بدنصیب ہیں جو اس بھیانک صورتِ حال کی تباہکاریوں کو سمجھتے ہوئے بھی دیدہ و دانستہ ان طاقتوں کے ہاتھ کا کھلونا بنیں جن کا بنیادی مقصد ہی اتحادِ اسلامی کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیرنا ہو۔ میں اس کتاب کے ذریعہ جہاں ایک طرف اتحادِ اسلامی کی تاریخی کڑیوں کو یکجا کر کے اپنا اسلامی اور ایمانی فریضہ ادا کرنا چاہتا ہوں وہیں دوسری جانب ان تاریخی حقائق سے بھی نئی نسل کو روشناس کرانا اپنا فرض تصور کرتا ہوں جن کے ذریعہ انکشاف ہو سکے کہ عالمِ اسلام

Marfat.com

کے اتحاد کے خلاف سامراجی طاقتوں کے ناپاک عزائم کی تکمیل کے لئے جو عالمگیر سازشیں آج تک ہوتی چلی آئی ہیں ان کے اثرات برِصغیر ہندوپاک میں کس طبقہ کے ذریعہ پھیلے اور اس طبقہ کے ذمہ دار افراد آج پھر انھیں سامراجی طاقتوں کے اشاروں پر حصولِ زر کے لئے کس بھیانک طریقہ پر نہ صرف برِصغیر کے مسلمانوں میں افتراق و انتشار کی تخم ریزی میں مصروف ہیں بلکہ یہ سازشیں اب بین الاقوامی سطح پر جاری ہیں۔

عالمی سیاست پر نگاہِ بصیرت رکھنے والا ہر ذی علم انسان اس شرمناک حقیقت سے بخوبی واقف ہے کہ جن لوگوں کے ناپاک ہاتھ فلسطین کے بے گناہوں کے قیمتی خون کی سرخی سے آج بھی رنگے ہوئے ہیں۔ انسان کے روپ میں شیطانی گروہ کے جو خونخوار بھیڑیئے آج بھی لبنان کی سرزمین پر بے گناہ اور معصوم انسانوں کا بیش بہا خون بے دردی سے بہانے میں مصروف ہیں۔ مسلمانانِ عالم کے قبلۂ اوّل بیت المقدس کی طیب وطاہر سرزمین پر جابرانہ اور ظالمانہ تسلط کے بعد اس سرزمین پر بسنے والے مجاہدینِ اسلام پر عرصۂ حیات تنگ کر کے تمام بین الاقوامی قوانین کو پیروں تلے روندنے والی اور نام نہاد تہذیبِ نو کی علمبردار قوم یہود و نصاریٰ پر مشتمل وہ طاقتیں جن کے سیاہ ترین اور انسانیت کش کارنامے نازیوں اور ہٹلر کے ظلم وستم کو شرما رہے ہیں وہی طاقتیں آج عملی طور پر ان لوگوں کے سروں کا تاج بنی ہوئی ہیں جو آج بھی بزعمِ خود سینہ ٹھونک کر اپنے آپ کو اسلامی مفادات کے تحفظ کا سب سے بڑا امین کہتے نہیں تھکتے۔

Marfat.com

وہ یہود و نصاریٰ جن کے بارے میں قرآنِ پاک نے واضح طور پر ہمیں حکم دیا ہے کہ ان کی قربت و دوستی سے اجتناب لازم ہے۔ چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے۔

اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ وہ آپس میں ایکدوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انھیں میں سے ہے بے شک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا۔

(قرآن پاک پ۶ رکوع ۱۲-آیت ۵۱)

کتنی بڑی ستم ظریفی ہے کہ جو لوگ اس قرآنی حکم کی واضح مخالفت کرتے ہوئے آج اپنی چندروزہ اور حقیر ترین بادشاہت اور سلطنت کی حفاظت کی خاطر امریکی سامراج کی گود میں بیٹھے ہوئے اسلامی مفادات کو سرِ بازار نیلام کرتے نہیں شرما رہے ہیں وہی اپنے آپ کو ملّتِ اسلامیہ کا بین الاقوامی ٹھیکیدار ثابت کر کے، انصاف و دیانت کا بیدردی کے ساتھ خون کر کے دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے میں مصروف ہیں۔ میں اس کتاب کے ذریعہ انہیں درندہ صفت اور اسلام دشمن طاقتوں کے مکروہ چہروں کی نقاب کشائی کا ناخوشگوار فریضہ ادا کرنے کی جرأت کر رہا ہوں، جو عظمت و تقدیس کا لبادہ اوڑھ کر معصومانہ اداؤں کے ساتھ ملّتِ اسلامیہ میں افتراق و انتشار کی تخم ریزی کر کے اپنے امریکی آقاؤں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے تصورِ آخرت سے بے نیاز ہو کر دولت و ثروت کی جھنکار پر رقصاں و شاداں ہیں۔

اس حقیقت کو واضح کرنا میں اپنا دینی اور اخلاقی فرض تصور کرتا ہوں کہ اس اہم ترین موضوع پر اپنے احساسات و جذبات کو سپردِ قلم کرنے کا بنیادی

Marfat.com

مقصد صرف اور صرف یہ جذبۂ صادق ہے کہ مسلمانانِ عالم کے خلاف آج بین الاقوامی سازشیں عالمِ اسلام کے دامن میں جس طرح انتہائی پراسرار اور قابلِ حیرت طریقوں پروان چڑھ رہی ہیں اور ان سازشوں کے پسِ پردہ جو طاقتیں کارفرما ہیں ان کے اصل چہروں کی نقاب کشائی - تاریخ کے ناقابلِ تردید اور اَن مٹ صفحات کو یک جا کر کے کر دی جائے - تاکہ ہماری موجودہ اور آنے والی نسلیں حق و باطل کے درمیان امتیاز کرنے میں دھوکے کا شکار نہ ہوں۔

مجھے اس قادرِ مطلق کی ذاتِ پاک پر یقینِ کامل ہے کہ وہ اِس کتاب کے ذریعہ گم کردگانِ وادیٔ ضلالت کو راہِ حق کی منزل کی طرف پلٹنے کی توفیق مرحمت فرمائیگا اور جن خوش نصیبوں کو حق تعالیٰ قبولِ حق کی توفیق مرحمت فرما دے گا وہ تاریکیوں سے اُجالے کی طرف برملا لوٹ آئیں گے۔ اور میری یہ حقیر خدمت جہاں اسلام دشمن اور تفریق پسند طاقتوں کے چہروں کی نقاب کشائی کا ذریعہ بنے گی وہیں ملّتِ اسلامیہ میں اتحاد و اتفاق کے پاکیزہ جذبات کے فروغ میں بھی معین و مددگار ثابت ہوگی۔

یہ کتاب مختلف ابواب پر مشتمل ہے اور ہر باب میں الگ الگ تاریخی حقائق کو یکجا کرنے کی کوشش کی گئی ہے جنہیں پڑھنے کے بعد آپ جہاں مومنین اور منافقین کے درمیان بغیر کسی دشواری کے امتیاز کر سکیں گے وہیں اسلام دشمن طاقتوں کے ناپاک عزائم سے بھی آگاہی حاصل کر سکیں گے۔

محبت کی نظر اہلِ وفا کی شان پیدا کر
بلندی اور پستی میں ذرا پہچان پیدا کر

۶ر فروری ۱۹۸۵ء — محمد میاں مظہری

Marfat.com

علم کی جھاڑو سے ایماں کا صفایا کر دیا
ہائے ظالم تو نے اپنوں کو پرایا کر دیا

کتاب کے اگلے باب کا مطالعہ کرنے سے قبل ناظرین کرام کے لیے اس حقیقت سے واقف ہونا ضروری ہے کہ میری اس کاوش کا بنیادی مقصد صرف اور صرف ان سامراجی طاقتوں کی نقاب کشائی کرنا ہے جو وحدت اسلامی کو گروہوں اور فرقوں میں تقسیم کرنے کے اپنے مکروہ اور قبیح عزائم کی تکمیل کے لیے نت نئے روپوں میں سرگرم عمل ہیں۔

اسی سازش کا ایک حصہ ایسے لٹریچر کی اشاعت بھی ہے جس کے ذریعہ ملت اسلامیہ کے گروہی اختلافات کو بھیانک شکل میں پیش کر کے آپس میں دست و گریباں کرانے کی نوبت پیدا کی جا سکے۔ انتشار و افتراق کی تخم ریزی کے اس ایمان کش کاروبار کے ذریعہ جن لوگوں نے دنیاوی دولت و ثروت کے بدلہ ایمان جیسی لازوال نعمت کا سودا کیا اور برصغیر میں بسنے والے کروڑہا فرزندان توحید و رسالت کے دین و ایمان پر رہنمائی کے روپ میں رہزنوں کا کردار ادا کر کے ڈاکے ڈالے۔ وہ لوگ جو برصغیر میں فرقہ محمدیہ وہابیہ کی بنیاد تصور کیے جاتے ہیں اپنے سامراجی آقاؤں کی شہ پر چند چھنکتے سکوں کی جھنکار پر رقص کرتے ہوئے آج پھر ایک نیا روپ دھار کر ہمارے سامنے آئے ہیں اور غارت گری ایمان کے شرمناک کاروبار میں مصروف ہیں اور ایسی کتابوں کی کثیر اشاعت کا اہتمام کیا جا رہا ہے جس کے ذریعہ گروہی تنازعات کو اجاگر کر کے اتحاد ملت اسلامیہ میں رخنہ پیدا کیا جا سکے۔

نفرت کی اس تباہ کن آگ کو بجھانے کی نیت سے اگلے باب میں خلفائے راشدین اور اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کے درمیان تعلقات کے ایمان افروز واقعات کو جمع کیا گیا ہے۔

پڑھیے اور حق و باطل کے درمیان امتیاز پیدا کیجیے۔

Marfat.com

خلفائے راشدین اور اہل بیت کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے درمیان

باہمی تعلقات و انسیت کے روح پرور مناظر

اللہ کے محبوب بندوں کی جو صفات قرآن کریم نے بیان فرمائی ہیں ان کا اندازہ ہمیں اس فرمان خداوندی سے ہوتا ہے۔

"بیشک اللہ دوست رکھتا ہے انہیں جو اس کی راہ میں لڑتے ہیں پرا باندھ کر گویا وہ عمارت ہیں سیسہ پلائی"۔ (قرآن پاک پ۲۸ سورۃ الصف آیت ۴)

یہاں مرصوص کی تشریح محدثین نے ان الفاظ میں فرمائی ہے (ایک سے دوسرا ملا ہوا ہر ایک اپنی اپنی جگہ جما ہوا دشمن کے مقابل سب کے سب مثل شے واحد کے) قرآن پاک کے اس حکم کی روشنی میں اگر ہم خلفائے راشدین اور اہل بیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حیات مقدسہ کے اوراق زریں کا ایمان کی نگاہوں سے مطالعہ کریں تو یقیناً ان نفوس قدسیہ کے ایک ایک عمل کو احکام قرآنی کی منہ بولتی تصویر پائیں گے۔ اس عنوان کے تحت ہم احادیث طیبات کی روشنی میں ان ذوات قدسیہ کے خوشگوار اور روح پرور تعلقات کی ایک جھلک پیش کر رہے ہیں جو ہماری ایمانی زندگی کے لیے مشعل راہ ہیں۔

جو لوگ آج شیعہ سنی تنازعات کو ابھار کر مسلمانوں میں انتشار و افتراق کی تباہ کن آگ بھڑکانے کی قابل مذمت کوششوں میں مصروف ہیں کاش وہ ان تاریخی حقائق کا مطالعہ تعصب اور تنگ نظری سے یکسو ہو کر کریں تو ان پر یہ انمٹ حقیقت اچھی طرح روشن ہو جائے گی کہ ان حضرات کے مابین کسی قسم کا نزاع اور افتراق نہ تھا۔ بلکہ ہر ایک دوسرے کا ہمنوا، رفیق کار اور جاں نثار تھا اور یہ سب کے سب کَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ کی عملی تفسیر اور اصلی نمونہ تھے۔

Marfat.com

تاریخ اسلام کے ان زریں اوراق کو آپ بھی ایمان وعقیدت کی مقدس شمع سے اپنے قلب کو روشن کر کے پڑھیں۔

سیدنا حضرت علی کے مناقب سیدنا ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہما) کی زبانی

- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق اکثر حضرت علی (رضی اللہ عنہم) کے چہرۂ مبارکہ کو دیکھا کرتے تھے۔ میں نے عرض کیا ابا جان! آپ اکثر علی کے چہرے کو کیوں دیکھتے ہیں حضرت ابوبکر نے جواب دیا بیٹی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے ارشاد فرمایا علی کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔
- حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے اور صحابہ کرام کی جماعت مقدسہ آپ کے گرداگرد تھی سیدنا حضرت علی سامنے سے تشریف لائے اور سلام کیا اور حضور کے قریب کھڑے ہو کر صحابہ کرام کے چہروں کو دیکھنے لگے کہ کون آپ کو جگہ دیتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی داہنی جانب بیٹھے ہوئے تھے آپ نے تھوڑا سرک کر فرمایا! ابوالحسن اس جگہ بیٹھ جاؤ۔ سیدنا حضرت علی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق کے درمیان بیٹھ گئے۔ اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر خوشی کے آثار ظاہر ہوئے اور آپ نے ارشاد فرمایا۔ ابوبکر اصحاب کمال کی فضیلت کو کمال والا ہی پہچانتا ہے۔
- حضرت زید بن یثیع فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہم) نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور اقدس نے خیمہ نصب کرایا اور عربی کمان سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے اس وقت خیمہ میں حضرت علی حضرت سیدہ فاطمہ اور حضرات حسنین کریمین (رضی اللہ عنہم)

Marfat.com

تھے اور آپ نے ارشاد فرمایا اے گروہ مسلمین جو شخص ان اہل خیمہ سے صلح رکھے میں اس کے حق میں صلح مجسم ہوں اور جو ان سے لڑائی رکھے میں اس سے لڑنے والا ہوں اور جو ان کو دوست رکھے میں اس کا دوست ہوں ان سے وہ شخص محبت رکھتا ہے جو نیک بخت اور نیک ذات ہے اور بدبخت بدذات ان سے بغض رکھتا ہے۔

حضرت شعبی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق نے حضرت علی کے چہرہ پر نظر ڈالی اور فرمایا اگر ایسے شخص کو دیکھنا ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت اور مرتبہ میں سب سے زیادہ قریب ہو اور جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے سب سے زیادہ تکالیف برداشت کی ہوں اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ عزیز اور پیارا ہو تو وہ انہیں دیکھ لے" اور حضرت علی کی جانب اشارہ کیا۔ حضرت علی نے فرمایا۔ اگرچہ حضرت ابوبکر نے ایسا فرمایا لیکن وہ مخلوق خدا پر سب سے زیادہ شفیق و مہربان ہیں اور عشق الٰہی میں سرد آہ کرنے والے ہیں۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق غار ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر ہر قسم کی مشقت برداشت کی اور حضور پر اپنا جان و مال سب کچھ قربان کر دیا۔ آپ اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اپنے مال میں سے خرچ کرتے تھے اور سب سے زیادہ بارگاہ رسالت میں مقرب تھے۔

حضرت علیؓ کے مناقب میں حضرت عمرؓ کی روایت کردہ احادیث

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین فضیلت ہیں اگر ان میں سے ایک بھی میرے لئے ہو تو مجھے سرخ اونٹوں (ہر نعمت سے) زائد محبوب ہے۔ ۱۔ حضرت علی کا حضرت فاطمہ سے نکاح (رضی اللہ عنہم) ۲۔ حضرت علی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد میں رہنا ۳۔ اور

Marfat.com

جنگ خیبر میں حضرت علی کو جھنڈا دینا۔ (رضی اللہ عنہ)

- جب وفد قیس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تم اسلام لے آؤ ورنہ حق تعالیٰ میری طرف سے ایسے شخص کو بھیجے گا جو تمہاری گردنیں اڑا دے گا اور تمہارے بچوں کو قید کرے گا اور تمہارے مال و دولت کو چھینے گا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں میں نے اس روز کے علاوہ کبھی امارت کی تمنا نہیں کی اور میں اپنا سینہ باہر نکال کر بار بار حضور کے سامنے آتا تھا تاکہ شاید حضور ارشاد فرمادیں کہ وہ شخص یہ ہے۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا "وہ شخص یہ ہے"۔
- حضرت براؓ کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے جب غدیر خُم (نام جگہ) پر پہنچے تو حضور نے حضرت علی کو بلایا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر حاضرین سے فرمایا "کیا میں مومنوں کو ان کی اپنی جان سے زیادہ عزیز نہیں؟" لوگوں نے عرض کیا ہاں" پھر فرمایا یہ میرا مولیٰ ہے اور ہر اس شخص کا سردار ہے جس کا میں سردار ہوں اے اللہ جو علی رضی اللہ عنہ سے دوستی رکھے تو اس کو دوست رکھ اور جو شخص علی سے دشمنی رکھے تو بھی اس کو دوست نہ رکھ۔ حضرت عمر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملے اور کہا مبارک ہو آج تم ہر مومن مرد و عورت کے دوست بن گئے
- حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ حُدیبیہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کل ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ وہ شخص حملہ آور ہے پیچھے ہٹنے والا نہیں۔ حق تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح فرمائے گا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام اس کے دائیں جانب اور حضرت میکائیل علیہ السلام اس کے بائیں جانب ہوں گے۔ یہ شب ہر مسلمان نے اس خواہش پر گذاری کہ وہ شخص میں ہوں۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا علی بن ابی طالب کہاں ہیں نظر نہیں آتے۔ لوگوں نے

Marfat.com

عرض کیا کہ وہ آشوب چشم میں مبتلا ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان کو میرے پاس لاؤ۔ حضرت علی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ سے قریب ہو وہ قریب ہو گئے پھر حضور نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن مبارک ڈالا اور آنکھوں کو اپنے دست مبارک سے ملا۔ اس کے بعد حضرت علی حضور کے سامنے سے ایسا اٹھے کہ گویا آنکھ دکھنے ہی نہ آئی تھی۔

دو شخص حضرت عمر کے پاس آئے اور پوچھا باندی کی طلاق کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ کچھ لوگ حلقہ بنائے کھڑے تھے ان میں ایک شخص تھا جس کے سر کے اگلے حصہ پر بال نہ تھا حضرت عمر اس کے پاس گئے اور پوچھا کہ مملوکہ کی طلاق میں تمہارا کیا خیال ہے۔ اس نے جواب دیا دو طلاق ہوں گی"۔ ان میں سے ایک شخص بولا آپ امیر المومنین ہیں اس لیے ہم آپ کے پاس آئے اور طلاق مملوکہ کا مسئلہ پوچھا اور آپ نے ایک دوسرے شخص سے پوچھ کر جواب دیا اور اس شخص نے آپ سے بات بھی نہ کی۔ حضرت عمر نے فرمایا الکم بخت جانتا بھی ہے یہ کون ہیں۔ یہ علی بن ابی طالب ہیں جن کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "اگر آسمان و زمین ایک پلڑے میں رکھے جائیں اور علی کے ایمان کے ہم وزن بوجھ دوسرے میں ہو تو علی کا ایمان جھکا رہے گا۔

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے اثنائے خطبہ میں فرمایا کہ علی بن ابی طالب ہم سے زائد خوبی کے ساتھ فیصلے کرتے ہیں اور ابی بن کعب قرآن سب سے اچھا پڑھتے ہیں۔

Marfat.com

سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ احادیث مبارکہ

- نزال بن سبرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی سے حضرت عثمان (رضی اللہ عنہم) کی نسبت معلوم کیا حضرت علی نے جواب دیا یہ وہ شخص ہیں جن کو ملا اعلیٰ میں ذوالنورین کہتے ہیں۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے۔ آپ کی دو صاحبزادیوں کے شوہر تھے۔ حضور نے جنت میں ان کے لیے ایک گھر کی ضمانت دی۔
- محمد بن حاطب کہتے ہیں کہ میں کوفہ میں حضرت علی کے پاس گیا اور عرض کیا کہ میرا حجاز کا ارادہ ہے لوگ آپ کے متعلق مجھ سے سوالات کریں گے سو آپ حضرت عثمان کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں۔ حضرت علی تکیہ لگائے بیٹھے ہوئے تھے سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا۔ اے ابن حاطب کیا مجھ سے پوچھتے ہو کہ عثمان کے متعلق کیا خیال ہے واللہ مجھے امید ہے کہ میں اور میرے بھائی عثمان ان لوگوں میں ہیں جن کے متعلق حق تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ (ترجمہ)۔ اور ہم نے ان کے سینوں میں جو کچھ کینے تھے سب کھینچ لیے آپس میں بھائی بھائی ہیں۔
- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جب مسجد نبوی میں اضافہ کیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا کہ کیا ہی اچھا کام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ کے واسطے مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بناتا ہے۔
- سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم میں اگر کبھی صبح کو دل شکنی ہوتی تو دوپہر کو صلح ہو جاتی اور لوگ دیکھتے کہ دونوں حقیقی بھائیوں کی طرح ہاتھ میں ہاتھ

Marfat.com

ڈالے جا رہے ہیں۔

- محمد بن حنفیہ کہتے ہیں کہ حضرت علی (رضی اللہ عنہم) نے ارشاد فرمایا کہ اگر عثمان مجھ کو بیر صرار (مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک پرانا کنواں ہے) بھیجیں تو ان کا فرمان قبول کروں اور اس کی اطاعت کروں۔

سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کے فضائل سیدنا حضرت علیؓ کی زبانی

- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) ایمان لائے اور سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیت اللہ میں علی ابن ابی طالب نے نماز پڑھی۔
- سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے باپ ابوطالب کی وفات کے تین روز بعد کفار قریش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے ارادہ سے جمع ہوئے اس وقت حضرت ابوبکر کے سوا کوئی آپ کے کام نہ آیا۔ حضرت ابوبکر تن تنہا مقابلہ کے لیے آئے اور کوشش کر کے مجمع کو ہٹاتے جاتے اور فرماتے تم بخت کیا ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار صرف اللہ ہے اور اس پر اللہ رب العزت کی جانب سے دلائل اور براہین پیش کرتا ہے۔ خدا کی قسم یہ شخص اللہ کا رسول اور پیامبر ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق کے سر پر دو مینڈھیاں تھیں اس ہنگامہ میں ان میں سے ایک ٹوٹ گئی۔
- حضرت عبد خیر سے روایت ہے کہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم کی خدمت کرنے والوں میں سب سے زیادہ اجر و ثواب کے مستحق حضرت ابوبکر صدیق ہیں اس لیے کہ انہوں نے سب سے پہلے قرآن مجید کو جمع کیا ہے۔

Marfat.com

سیدنا حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ایک مرتبہ اپنے رفقاء سے دریافت کیا۔ تمہیں خدا کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ آل فرعون کے مومن شخص اور ابوبکر میں سے کون افضل ہے؟ اس پر سب خاموش رہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا۔ خدا کی قسم حضرت ابوبکر کا ایک دن مومن آل فرعون سے افضل ہے۔ وہ ایک شخص تھا جس نے اپنے ایمان کو پوشیدہ رکھا اس پر حق تعالیٰ نے اس کی تعریف فرمائی اور یہ ابوبکر صدیق ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنی جان اور اپنا خون خرچ کیا۔

حضرت صلہ بن زفر کہتے ہیں کہ جب کبھی سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہوتا تو آپ فرماتے۔ تم اس شخص کا تذکرہ کر رہے ہو جو ہر کار خیر میں دوسروں سے سبقت اور بازی لے گیا۔ اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے ہم نے جس کار خیر میں بھی پیش قدمی کا ارادہ کیا ابوبکر اس کام کو ہم سے پہلے کر گزرتے تھے۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ بدر میں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک خیمہ نصب کیا اور باہم مشورہ ہوا کہ یہاں کسی کو حفاظت کیلئے کھڑا ہونا چاہیے تاکہ دشمن خیمہ تک نہ پہنچ سکے۔ حضرت ابوبکر کے سوا کسی کی وہاں کھڑے ہونے کی ہمت نہ ہوئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی تلوار سونت کر کھڑے ہوگئے جب کوئی مشرک قریب آتا تو آپ اس پر فوری تلوار سے حملہ کرتے۔ ایک مرتبہ کفار قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کے پاس گھیر لیا اور آپ کو ستانا اور پریشان کرنا شروع کر دیا اور بار بار کہتے کیا تو نے ہی سب معبودوں کو ایک معبود کر دیا خدا کی قسم اس وقت ابوبکر صدیق کے علاوہ کوئی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کے لیے نہ گیا۔ (پھر تمام واقعہ بیان کیا)

Marfat.com

حضرت ابوبکر صدیق کی زبانی حضرات امامین کریمین رضی اللہ عنہما کے مناقب

حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات حسن وحسین (رضی اللہ عنہم) کے متعلق ارشاد فرمایا کہ یہ دونوں جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

حضرت عقبہ بن حارث بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی نماز کے بعد آپ مسجد سے واپس ہو رہے تھے اور آپ میرے اور حضرت علی کے درمیان تھے کہ راستہ میں کچھ بچے کھیل رہے تھے جن میں حسن بن علی بھی تھے حضرت ابوبکر نے ان کو پکڑا اور گود میں اٹھا لیا اور فرمانے لگے میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہو۔ علی کے مشابہ نہیں ہو۔ حضرت علی یہ سن کر مسکرانے لگے۔

حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور سجدہ میں تھے کہ حضرت حسن یا حسین (رضی اللہ عنہم) آئے اور کود کر آپ کی پشت پر بیٹھ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پکڑا اور آہستہ سے اتار کر سامنے بٹھا دیا۔ میں نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھا ہوا دیکھا ہے اور میں نے حضرت ابوبکر صدیق کو دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے آپ ان سے محبت کرتے تھے اور ان کو اپنے کندھے پر بٹھایا کرتے تھے۔

حضرات امامین کریمین رضی اللہ عنہم سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی محبت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب رجسٹر مرتب کرنے کا ارادہ فرمایا اور مشورہ کیا کہ ابتدا کس سے کی جائے لوگوں نے عرض کیا اپنے سے شروع کیجیے۔ حضرت عمر نے فرمایا تم نے خوب یاد دلایا اور سب سے

Marfat.com

پہلے حضرات امام حسنین کریمین رضی اللہ عنہم سے ابتدا کی اور دونوں شہزادگان محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانچ پانچ سو دینار مقرر کیے۔

اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام کی عقیدت و محبت کا ایک اور تاریخی واقعہ بھی زریں احادیث طیبات کے اوراق زریں میں ملتا ہے۔ ذرا ایمان و یقین کی پوری توجہ کے ساتھ اس کو پڑھیں اور فیصلہ کریں کہ ان نفوس قدسیہ میں کتنے گہرے اور مضبوط مراسم تھے۔

- حضرت عبداللہ ابن عمر اور حضرت امام حسن (رضی اللہ عنہم) کی جوانی کا زمانہ ہے اور دونوں ایک دوسرے کے قریبی دوست ہیں۔ ایک موقع پر اثنائے گفتگو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ ابن عمر کو غلام زادہ کہہ دیا جس پر حضرت عبداللہ بہت برہم ہوئے اور حضرت عمر سے شکایت کی جیسے ہی حضرت عمر نے سنا کہ حضرت امام حسن نے عبداللہ ابن عمر کو غلام زادہ کہا ہے صاحبزادے کا ہاتھ پکڑا اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے دولت کدہ پر تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا کہ جو کچھ آپ نے عبداللہ ابن عمر کو اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمایا ہے اُسے کاغذ کے ایک ٹکڑے پر لکھ کر عنایت فرمادیں تاکہ میں اسے محفوظ رکھوں اور قیامت کے دن اپنے آقا و مولیٰ حضور سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی تحریر کردہ سند غلامی دکھا کر پروانۂ نجات حاصل کرسکوں۔ حضرت عمر کے کہنے کے مطابق حضرت امام حسن نے کاغذ کے ٹکڑے پر تحریر فرمادیا۔

اتحاد و اخوت اسلامی کے ان پاکیزہ اور ایمان افروز واقعات سے احادیث طیبات سیرت خلفائے راشدین اور تاریخ اسلام کے زریں اوراق بھرے پڑے ہیں اس پوری تاریخ کو کسی ایک کتاب میں جمع کرنا ناممکن الامر محال ہے۔

یہ چند جواہر پارے یکجا کردیئے گئے ہیں تاکہ ہماری نئی نسلوں کو علم ہوسکے کہ ہمارے ان اسلاف کرام نے محبت و اخوت اسلامی کے زریں اصولوں پر زندگی کے ہر دشوار ترین مرحلہ پر عمل پیرا ہوکر قیامت

Marfat.com

تک آنے والی اُمت مسلمہ کو اتحاد اسلامی کا جو پیغام عطا فرمایا اس پر آج کے نازک ترین دور میں عمل پیرائی کی کتنی سخت ضرورت ہے۔ ان برگزیدہ ہستیوں نے دنیا کو پرکھا اور اچھی طرح پرکھا اس کی حقیقت کو سمجھا اور اپنا دامن صاف بچا کر صحیح وسالم رخصت ہو گئے۔

اگر تعصب و تنگ نظری سے یکسو ہو کر صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی حیات پاک کے اوراق زریں کا مطالعہ کیا جائے اور باہمی تعلقات کے ایمان افروز واقعات پر نظر ڈالی جائے تو یہ حقیقت اچھی طرح روشن اور واضح ہو جائے گی کہ ان حضرات میں کسی قسم کا نزاع اور اختلاف نہ تھا۔

محض جزوی اختلاف رائے جو ہر حال میں ناگزیر ہوتا ہے ان حضرات کی نگاہوں میں ذرہ برابر قابل وقعت اور اہمیت نہ تھا اور باہمی تعلق و اخوت کے کسی حال میں منافی نہ تھا۔ خواہ ہماری انفرادی زندگی ہو یا اجتماعی ان حضرات کی حیات پاک کا ایک ایک لمحہ ہر ایک کے لیے درسِ انسانیت ہے اور اتحاد و اتفاق ملت اسلامیہ کے لیے نشان راہ ہے۔ جو لوگ ان تاریخی حقائق سے روگردانی کی راہ پر گامزن ہو کر آج کے بھیانک ترین دور میں جبکہ عالم اسلام پر سامراجیت کی اسلام دشمن سازشوں کے تباہ کن بادل منڈلا رہے ہیں شیعہ سُنی تنازعات کو اچھال کر نفرت و نفاق کے بیج بونے کی قبیح حرکتوں میں مصروف ہیں وہ نہ تو عالم اسلام کی ہی کوئی خدمت کر رہے ہیں اور نہ ہی اکابر امت کی جن کے نام کی آڑ میں نفرت و نفاق کے بیج بوئے جا رہے ہیں۔ اس تلخ حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ملت اسلامیہ میں انتشار و افتراق کی تخم ریزی کے لیے یہود و نصاریٰ کی عالم گیر سازشوں میں عملی طور پر جو لوگ شریک رہے اور برصغیر ہند و پاک میں فرقہ نجدیہ وہابیہ کے مفسدانہ عقائد کی تبلیغ و اشاعت کی ٹھیکیداری جن گروہوں نے سنبھالی اور جو آج تک ہند و پاک میں ہر مسلک پر سعودی ریالوں کی جھنکار پر رقصاں نظر آتے ہیں وہی آج ایک نیا لبادہ اوڑھ کر سُنیت کے محافظ و علمبردار کی شکل میں شیعہ سُنی تنازعات پر قلم کی جولانیوں کے ذریعہ فتنہ و فساد کی ایک بھیانک آگ لگانے میں مصروف ہیں کاش ان حضرات کے قلوب میں ایمان کی کوئی رمق باقی ہو تو یہ اپنے ضمیر سے جھنجھوڑ کر سوال کریں کہ جن نجدیوں

Marfat.com

کی دولت و ثروت کے بدلے میں یہ حضرات اپنے ایمانوں کی سوداگری میں مصروف ہیں کیا ان کے عقائد فاسدہ و باطلہ کو آج تک عالم اسلام میں بسنے والے فرزندان توحید و رسالت نفرت و بیزارگی کی نگاہ سے نہیں دیکھتے ۔

کتاب کے اگلے باب میں نجدیوں کے امام و پیشوا محمد ابن عبدالوہاب نجدی اور اس کے متبعین کے عقائد پیش ناظرین ہیں ۔ خدارا ایمان و یقین کی پوری قوت کو کام میں لا کر مطالعہ کیجیے اور فہم و فراست کے دروازہ پر دستک دے کر سوال کیجیے کہ جس گروہ کی بنیاد ہی غارت گر ایمانی کی تحریک پر رکھی گئی ہو جس کی بیباکی اور جرأت کی حالت یہ ہو کہ وہ بارگاہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی گستاخ و بے ادب نظر آتا ہو کیا وہ صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ دعویٰ محبت میں مخلص و صادق ہو سکتا ہے ؟

اگر وہ اپنے دعویٰ محبت میں صادق و مخلص ہے تو کیا اپنے ان سیاسی اور معاشی نجدی آقاؤں کے عقائد فاسدہ کا پوسٹ مارٹم کرنے کی جرأت اس گروہ کے کسی فرد کو آج تک نصیب ہوئی ؟

ہمیں یقین کامل ہے کہ ان نجدی عقائد کا مطالعہ کرنے کے بعد اہل ایمان خود ہی فیصلہ کر لیں گے کہ ملت اسلامیہ کو گروہوں اور فرقوں میں تقسیم کرنے کی یہودی سازشوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں کس کا کیا کردار رہا ہے ۔

عقائد اہلسنت وجماعت ہدیہ ۴/۵۰
دارالکتب حنفیہ کھارادر پی او بکس ۶۴۴۴ کراچی

Marfat.com

عالمِ اسلام کیخلاف یہود و نصاریٰ کی عالمگیر سازشیں

جن لوگوں کو رب تبارک و تعالیٰ نے قرآن حکیم کے مطالعہ کا ذوق عطا فرمایا ہے اور وہ اس کتاب مقدس کے معانی و مطالب پر بھی غور و فکر کی قدرت رکھتے ہیں ان پر یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ قوم یہود کی تاریخ کا ایک ایک ورق ان کی حق دشمنی اور انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی اذیت رسانی اور نافرمانی کے ساتھ ہی حضور خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کے بغض و عناد کی لاتعداد شقاوتوں اور خباثتوں سے بھرا پڑا ہے۔

وہ قوم جس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کے خلاف طاقت آزمائی کی بدبختانہ کوششوں میں اپنی ساری مادی اور علمی اور قومی صلاحیتوں کو داؤں پر لگا دیا تھا اور مکر و فریب کے ذلیل سے ذلیل ہتھکنڈوں کو بھی اختیار کرنے سے جو قوم نہ چوکی ہو اور جس کی شقاوتِ ازلی پر قرآن حکیم ان الفاظ میں گواہی دے رہا ہو۔

تم سے یہود و نصاریٰ اس وقت تک راضی نہ ہوں گے جب تک تم ان کی ملت میں داخل ہو کر ان کے مذہب کے پیرو کار نہ ہو جاؤ (سورہ بقرہ پ۱ رکوع ۱۴)

کیا ایسی ناہنجار اور دشمن اسلام قوم سے کوئی صاحب ایمان دوستی اور محبت کا تصور بھی کر سکتا ہے مگر ماتم کرنے کو جی چاہتا ہے کہ تاریخ کے اوراق آج بھی پکار پکار کر گواہی دے رہے ہیں کہ قرآن حکیم کی اتنی واضح ہدایات کے باوجود ایسے بدنصیب اور شقی القلب افراد اس امت میں پیدا ہوئے جنہوں نے اپنے اقتدار و عروج سلطنت جیسی حقیر ترین خواہشات کی تکمیل کے لیے احکام قرآنی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے یہود و نصاریٰ کے حکمرانوں کے آستانوں پر اپنی جبینِ نیاز کو جھکایا مگر بے غیرتی کا یہ عالم کہ خود کو توحید پرست کہتے ہوئے بھی شرم محسوس نہ کی

Marfat.com

اس باب میں آپ ایسے ہی باغیان دین حق کے بھیانک چہروں کو تاریخ کی روشنی میں دیکھ سکیں گے جنہوں نے مذہب کا خوبصورت لبادہ اوڑھ کر اور یہود و نصاریٰ کی عالم گیر اسلام دشمن سازشوں کی تکمیل میں حصہ دار بن کر نہ صرف اپنی عاقبت برباد کی بلکہ اپنی ایمان فروشی اور بدعقیدگی کی بدولت اُمت مسلمہ کو انتشار و افتراق کی ایسی بھیانک آگ میں جھونک گئے کہ آج تک امت کے کروڑہا افراد آپس میں دست بہ گریباں ہیں۔

گزشتہ صفحات میں آپ نے شیخ نجدی کی گمراہ کن تحریک اور اس کے خود ساختہ دین کے عقائد باطلہ ملاحظہ فرمالیئے اب اگلے صفحات میں شیخ نجدی کا آل سعود سے سیاسی گٹھ جوڑ اور آل سعود کا برطانوی سامراج کی بارگاہ میں سربسجود ہونے کے ایمان کش مناظر بھی دیکھتے چلیں اور انصاف و دیانت کا دامن پکڑ کر میرے اس سوال کا جواب دیں کہ جس سلطنت کی بنیاد ہی اُمت مسلمہ کے خون ناحق پر رکھی گئی ہو اور جس غیر اسلامی بادشاہت کے حصول کے لیے دشمنان اسلام کی مدد زر خرید غلاموں کی طرح قبول کر کے تاریخ اسلام کو مسخ کیا گیا ہو اور تمام اسلامی قوانین کو یک لخت قلم زد کرتے ہوئے اسلامی حکومتوں کے خلاف دشمنوں کی سازشوں میں معاون بن کر ڈاکوؤں اور لٹیروں کی طرح ظالمانہ قبضہ کر کے بہ زور شمشیر عوام کو فرماں برداری پر مجبور کیا گیا ہو کیا ایسی حکومت کو اسلامی سلطنت کا نام دینا دین حق کی کھلی توہین نہیں ہے؟

اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

سلطنت عثمانیہ کے خلاف حکومت برطانیہ اور سعودیوں کا شرمناک گٹھ جوڑ

اس شرمناک گٹھ جوڑ کی تفصیلات جاننے سے پہلے پس منظر کے طور پر اس حقیقت

Marfat.com

کو بھی نگاہ میں رکھنا ضروری ہے کہ جنگ عظیم سے قبل ہی آل سعود نے حصول اقتدار کے لیے برطانیہ سے گٹھ جوڑ کر کے معاملات طے کر لیے تھے یہی وجہ ہے کہ ۱۹۰۲ء سے لے کر ۱۹۲۵ء تک ابن سعود ترکوں اور اس کے حامی عربوں سے برسرپیکار رہا یہ وہ دور تھا جب ترک اتحادی فوجوں کے ساتھ بین الاقوامی جنگوں میں الجھا ہوا تھا ادھر سعودی خاندان کو برطانوی استعمار سے نقد روپیہ اور اسلحہ کی وافر مقدار مل رہی تھی دوسری جانب کرنل لارنس سالہا سال سے عرب میں ترکوں کے خلاف عرب قومیت کا پروپیگنڈہ کر رہا تھا جس کے نتیجہ میں عام عرب آبادی بھی ترکوں کے خلاف ہو گئی تھی جنگ عظیم کے موقع پر شریف حسین نے بھی ترکوں سے غداری کر کے اپنی خلافت کا اعلان کر دیا تھا۔ یہ تمام عناصر مل کر ابن سعود کو تقویت پہنچا رہے تھے۔ مشہور مورخ اسٹینلے لین پول اپنی کتاب سلاطین ترکیہ میں سعودیوں اور برطانوی سامراج کے گٹھ جوڑ کی نقاب کشائی کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔

”عرب میں انگریزوں نے ایک دوسرے طریقہ سے نمایاں کامیابی حاصل کی کرنل لارنس کی برسوں کی خفیہ کوششیں آخر ش بار آور ہوئیں اور عرب برطانیہ کی سرپرستی میں اور عرب نیشنلزم کے جوش میں ترکوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور نتیجہ یہ نکلا کہ برطانیہ کی تدابیر نے عربوں کو ترکوں کے مقابلہ پر لا کر اس کے اثر کو ہمیشہ کے لیے زائل کر دیا“

ابن سعود کی ترکوں سے مخاصمت اور انگریزوں بالخصوص برطانوی سامراج سے دوستی اور عالم اسلام کے مفادات سے غداری کی سند دیتے ہوئے تحریک خلافت کے لیڈر مولانا محمد علی مرحوم نے کراچی کی خلافت کانفرنس میں بھرے مجمع میں اعلان کیا تھا کہ اگر کسی وقت شریف مکہ امیر فیصل برطانیہ کے خلاف ہو جائیں تو انگریز نے حفظ ما تقدم ایک دوسرے پٹھو کو بھی تیار کر لیا ہے اور وہ ہے ابن سعود جسے ۶۰ ہزار پونڈ ۹ لاکھ روپیہ سالانہ

Marfat.com

دیئے جاتے ہیں تاکہ بوقت ضرورت اس کو شریف مکہ کی جگہ بٹھایا جا سکے"۔ !

یہ وہ تاریخی حقائق ہیں جنہیں دفن کرنے کی شرمناک کوششیں کی جاری ہیں اور سعودی ریالوں کی جھنکار پر رقص کرنے والے مردہ ضمیر لوگوں سے ایسی من گھڑت اور خانہ ساز کتابیں لکھوائی جا رہی ہیں جن میں ان نجدی رہزنوں کو اسلام کے رہنماؤں کے روپ میں پیش کیا جا رہا ہے۔

(تاریخ خلفائے عرب و اسلام) پر ایک گہری نظر ڈالنے کے بعد اس حقیقت کو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ جس دور میں ترک بین الاقوامی جنگوں میں اُلجھے ہوئے تھے اور انتہائی صبر آزما دور سے گذر رہے تھے اسی خطرناک اور نازک دور میں نجدی لٹیرے اپنے دنیاوی آقا برطانوی سامراج کے اشاروں پر سرزمین عرب سے خلافت عثمانیہ کی جڑیں اکھاڑنے میں مصروف تھے جس کا زندہ ثبوت یہ ہے کہ عالمی جنگ میں ابن سعود نے ترکوں کے خلاف زبردست کام کیا اور برطانیہ کے تنخواہ دار ایجنٹ کے طور پر اپنی کارگذاریوں کے ذریعہ انگریزوں کو خوش رکھنے میں مصروف رہا۔

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ خلافت عثمانیہ کے تحت تمام ہی اسلامی علاقے ایک وحدت میں منسلک تھے مگر سعود بن عبدالعزیز نے نجد و حجاز پر حکمرانی کا جو شیطانی منصوبہ تیار کر رکھا تھا اس کی تکمیل کے لئے ترکی کی مخالفت لازمی تھی چنانچہ جب ترک جنگ عظیم میں جرمنی کے حلیف تھے اور اتحادیوں سے برسرپیکار تھے نجدیوں نے اس موقع کو غنیمت جانا اور انگریزوں کے حلیف بن گئے اور جب اتحادیوں کے مقابلہ میں ترکوں کو شکست ہو گئی تو ابن سعود کو برطانوی

۱۔ سلاطین ترکیہ ص۳۸۷ ۲۔ تاریخ نجد و حجاز ص۱۹۲

Marfat.com

سامراج کی طرف سے صحرائے عرب بطور انعام دے دیا گیا۔

یہ انعام برطانوی سامراج نے یونہی نہیں دے دیا تھا بلکہ تاریخ کے زریں اوراق گواہ ہیں نجدی فرماں روا عبدالعزیز اور اس کا بیٹا سعود اس سلطنت کے حصول کے لیے برسوں سے انگریزی سامراج کے اشاروں پر ظلم و بربریت کا ننگا ناچ ناچ رہے تھے اور حجاز مقدس کی سرزمین پر بسنے والوں پر مصائب و آلام کے وہ پہاڑ توڑے تھے کہ تاریخ انسانیت آج بھی ان درندوں کے سیاہ کارناموں پر نادم و شرمندہ ہے۔

نواب صدیق حسن خاں بھوپالی ترجمانِ وہابیہ میں صفحہ ۳۵ پر رقم طراز ہیں۔

"سعود بن عبدالعزیز نے سرداروں اور شریفوں کو قتل کیا اور کعبۃ اللہ کو برہنہ کیا اور دعوت وہابیت قبول کرنے کو لوگوں پر جبر کیا۔"

مرزا حیرت دہلوی (حیات طیبہ میں) صفحہ ۳۰۲ پر نجدیوں کی ہوسِ ملک گیری اور ترک دشمنی کی بھیانک تصویر کھینچتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ

عبدالعزیز کے بعد اس کا بڑا بیٹا سعود اپنے باپ سے بھی زیادہ پُرجوش اور مرد میدان نکلا۔ اس نے اور بھی اپنی فتوحات ملکی کو وسعت دی اور ترکی سلطنت کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا۔"

ترکوں سے دشمنی اور انگریزوں سے دوستی

سعودیوں کی نصاریٰ نوازی اور امریکی و برطانوی سامراج سے والہانہ تعلق کی تصویر کھینچتے ہوئے جناب محمد صدیق قریشی اپنی کتاب فیصل میں صفحہ ۴۸ پر تحریر کرتے ہیں کہ

"اکتوبر ۱۹۴۳ء میں امیر فیصل کی کوششوں سے امریکہ ایکسپورٹ بینک نے سعودی

Marfat.com

عرب کو ایک کروڑ ڈالر کا قرضہ دیا تاکہ وہ اپنی معیشت کو بہتر بنا سکے۔ ۱۹۴۷ء میں وزارت خارجہ نے ولی عہد میر سعود کے دورۂ امریکہ کا بندوبست کیا جس کے ذریعہ دونوں ملک ایک دوسرے کے قریب آئے۔

نصاریٰ کی حمایت میں مسلمانوں کا قتلِ عام

سعودیوں کی اسلام دشمنی اور نصاریٰ نوازی کی شرمناک داستان لکھتے ہوئے (حیات طیبہ) کے مصنف مرزا حیرت دہلوی رقم طراز ہیں:۔

"سعود نے بیس ہزار فوج سے سلیمان پاشا سے مختلف جنگوں میں پے در پے فتوحات حاصل کیں اور اس کی فوج کے آگے ترکوں کی ملکی اسپرٹ کی دال نہ گلی۔"

ترکی سلطنت کی دشمنی اور یہود و نصاریٰ کی دوستی میں نجدی حکمراں کتنے اندھے ہو چکے تھے اس کی مثال اس سے بھی جا سکتی ہے کہ ترکوں کے نہایت گہرے دوست ابن رشید امیر جمائل مرحوم اور ان کے خاندان کا انگریزوں سے اختلاف تھا نجدی حکمرانوں نے انگریزوں کی دوستی کا حق نمک ادا کرتے ہوئے امیر جمائل کے خاندان پر جو مظالم توڑے ان کی بھیانک تفصیل مولانا ظفر علی خاں کی زبانی سنیے۔

"وسط عرب میں حائل ایک زبردست امارت ہے جس کے فرماں روا امیر ابن رشید کے قتل کی افسوسناک خبر پچھلے دنوں بعض انگریزی اخباروں میں چھپی تھی۔ "لندن ٹائمز" اپنی ۱۰ مئی کی اشاعت میں امیر مغفور کے واقعہ قتل کا ذکر کرتے ہوئے اظہار لکھتا ہے کہ دوران جنگ میں ابن رشید ترکوں کا حلیف تھا اور ابن سعود جو کہ امیر ہے اتحادیوں کی طرفداری میں اس سے برسرپیکار تھا۔ ابن رشید کا خاندان کئی نسلوں سے قاتل کے خنجر کا شکار ہوتا چلا آیا ہے اور اب شاید بجز ایک طفل شیر خوار کے ابن رشید کی

Marfat.com

نسل بالکل ہی مٹ گئی ہے۔"

(اخبار "زمیندار" ۱۲ر جون ۱۹۲۰ء بہ عنوان ہمارے قبلہ کو وہابیوں نے لوٹ لیا)

سعودیوں کی مسلم دشمنی اور انگریزکی ابدی غلامی پر ایک اور تاریخی شہادت ملاحظہ فرماتے چلیں۔

"ابن سعود کے اخبار "ام القریٰ" کے نامہ نگار نے عقبہ اور معان پر انگریزی قبضہ سے قبل ابن سعود سے مل کر دریافت کیا کہ عقبہ اور معان کی طرف جو فوج جانے والی تھی وہ کیوں روک دی گئی؟ ابن سعود نے کہا کہ ہمیں علم ہے کہ چند روز میں شریفی فوجیں عقبہ اور معان سے نکل جائیں گی۔" (روزنامہ سیاست لاہور ۱۱ر اکتوبر ۱۹۲۵ء)

یہ چند تاریخی شواہد پیش کرنے کے بعد میں فیصلہ قارئین کرام پر چھوڑتا ہوں اب آپ کا کام ہے کہ انصاف و دیانت کے ساتھ غور و فکر کیجیے کہ جس قوم کی اسلام اور مسلم دشمنی پر قرآن حکیم جیسی آسمانی کتاب مقدس گواہ ہوں اس سے والہانہ محبت رکھنے والے اس کے اشاروں پر مسلم حکومتوں کی جڑیں کھوکھلی کرنے والے اور مسلم سربراہوں کے خلاف یہود و نصاریٰ کی جاسوسی کرنے والے کیا اسلام اور مسلمانوں کے خیر خواہ ہو سکتے ہیں؟

مسلم مفادات سے ابن سعود کی غداری پر تاریخ کی گواہی

مولانا ظفر علی خاں نے اپنے مشہور اخبار "زمیندار" لاہور میں ماہ فروری ۱۹۲۲ء کے متعدد شماروں میں ایک طویل مضمون تحریر فرمایا تھا جس کے تین عنوان تھے "حکومت برطانیہ اور عراق عرب" "اسرار کا انکشاف" "حقیقت کی چہرہ کشائی" ذیل میں چند اقتباسات دیئے جارہے ہیں آپ بھی پڑھیں اور ابن سعود نجدی اور اس کی اسلام دشمن حکومت کی

Marfat.com

غدارانہ سازشوں اور اسلامی حکومتوں کے خلاف ان کے طرز عمل سے آگاہی حاصل کریں۔

ٹائمز کا نامہ نگار
مقیم تہران لکھتا ہے

ترک ہمارے برطانیہ کے دشمن تھے اس لیے اب یہ سوال پیدا ہوا کہ عربوں کو ترکوں کے خلاف کس طرح برانگیختہ کیا جائے سنوسی تو کسی کام کے نہیں تھے کیونکہ وہ اس حکومت عرب میں حصہ دار نہیں بن سکتی جس کے ہم حامی ہیں وجہ یہ ہے کہ مصر درمیان میں حائل ہے۔ علاوہ ازیں وہ ہمارے مخالف بھی ہیں۔ ادریسی اور امام یمن بہت کام دے سکتے تھے۔ رشید امیر حائل ترکوں کے ساتھ مل گئے اب صرف دو ایسی ہستیاں رہ گئیں جو ہمارے گورنمنٹ برطانیہ کے شہنشاہی اقتدار کے اثر میں آسکتی ہیں انہیں ہم سرمایہ دے سکتے تھے اور ان سے یہ وعدہ کر سکتے تھے کہ اگر ہماری اعانت کی جائے گی تو ہم بہت سا صلہ انعام دیں گے۔ یہ معزز ہستیاں حسین شریف اعظم مکہ اور ابن سعود وہابی امیر نجد کی ہستیاں تھیں۔

اس حقیقت نفس الامری سے کہ یہ دونوں ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں ان کے اغراض و مقاصد میں بعد المشرقین ہے اور ان کے پیرو مذہب کی تلوار سے ایک دوسرے سے علیحدہ ہیں بہت پیچیدگی پڑ گئی۔ محمد بن عبدالوہاب اٹھارویں صدی میں علم اسلام لے کر اٹھا اس نے ۱۷۶۰ء میں سعود حاکم نجد کو اپنا ہم عقیدہ بنا لیا۔ اسی زمانے میں بہت سے چھوٹے شیوخ نے جو پہلے ایک دوسرے کے مخالف تھے یہ مذہب قبول کر لیا۔

ان شیوخ اور دیگر عقیدت مندوں کی مدد سے سعود اور اس کا جانشین سعود ابن سعود وسط عرب میں ایک وسیع سلطنت قائم کرنے کے قابل ہو سکے۔

Marfat.com

سعود ثانی کے بیٹے نے ۱۸۰۱ء میں کربلائے معلی کے مقدس شہر کی بے حرمتی کی۔ ۱۸۰۳ء میں فوجیں لے کر مشرق کی طرف بڑھا اور مکہ معظمہ کے حرم مقدس پر قبضہ کر لیا اور اس مقام مقدس کی جو شیعہ اور سنیوں دونوں کے لیے یکساں واجب الاحترام ہے بے حرمتی کی۔ ۱۸۰۴ء میں اس نے مدینہ پر قبضہ کر لیا۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ دونوں ۱۸۱۳ء تک وہابیوں کے قبضے میں رہے ۱۸۱۱ء میں مصر کے مشہور و معروف پاشا محمد علی نے نجد کے دارالسلطنت درعیہ پر قبضہ کر لیا اور اُسے تباہ کر ڈالا۔ اس وقت وہابی سلطنت کچھ مدت کے لیے مٹ گئی۔ ابن سعود کا خاندان سخت جان ہے۔ ۱۹۰۱ء میں موجودہ امیر نجد جس کی عمر اس وقت ۱۸ سال تھی۔ پندرہ آدمیوں کو ساتھ لے کر رات کی تاریکی میں شہر میں جا گھسا۔ پو پھٹتے ہی ابن رشید کے مقرر کردہ عامل کو قتل کر ڈالا اور ابن سعود کا جھنڈا نصب کر ڈالا۔ اس کے بعد امیر نجد کا لقب اختیار کر کے اس نے اپنی آبائی سلطنت کے بہت سے حصے پر قبضہ کر لیا۔ اس نے الحسا میں سے ترکوں کو نکال دیا اور مشرق کی طرف ان بندرگاہوں تک جو بحرین کے مقابل میں واقع ہیں۔ شمال میں شیخ کویت کے ملک کی سرحد تک جا پہنچا لیکن مغرب میں شریف اعظم مکہ نے اس کا مقابلہ کیا اور ۱۹۱۱ء میں نجد پر حملہ کیا۔ اگرچہ شکست کھائی اور اپنے ملک کی حد تک واپس ہوا لیکن باہمی مغائرت و مناقشت کا سلسلہ جاری رہا اور دونوں ایک دوسرے کی مخالفت پر تلے رہے۔

(زمیندار صفحہ اول بابت ۶ فروری ۱۹۲۲ء)

انگریزوں سے دوستی ترکوں سے جنگ

"ابن سعود نے تحریک اخوان سے جو ایک روحانی برادری کی تحریک تھی۔ وہابی مسلک کو وہ تقویت بخشی جو آج کل اس مسلک کو حاصل ہے اس نے اخوان کی بستیاں قائم کیں

Marfat.com

وہ اس قدر آدمیوں کو ہم عقیدہ بناتے تھے کہ تلوار کے زور سے پہلے کبھی اس حلقہ مسلک میں داخل نہیں ہوتے تھے۔ ان کے مبلغوں کی سرگرمیاں مکہ والوں کو بے چین اور مضطرب کیا کرتی تھیں ابن سعود ایک حد تک حج میں بھی مداخلت کیا کرتے تھے اور اس روپیہ کو جو اس طرح شاہ حسین کے خزانہ میں بھی جاتا تھا رد کرتے تھے۔ اس خیال سے کہ یہ بھی ایک قسم کا شرک اور بت پرستی ہے وہ ان شیعوں سے جو ان کے علاقے میں سے گزرا کرتے تھے، تاوان یا جزیہ لیا کرتے تھے۔

حکومتِ برطانیہ کی کارگذاری

جب جنگ کا آغاز ہوا اس وقت ملک کی یہ حالت تھی۔ ہم نے شریف مکہ اور ابن سعود دونوں کی خدمات حاصل کرنے کی کوشش کی اور انہیں ترکوں کے خلاف برانگیختہ کیا۔
وہابی اور ابن سعود تو پہلے ہی ہمارے یا یوں کہیے کہ حکومت ہند کے دم ساز تھے۔
۱۸۶۵ء کا واقعہ ہے کہ اس زمانے میں ایک برطانوی وفد بسرکردگی کرنیل لیوص پیلی ریاض گیا تھا۔ اس وفد نے خاندان ابن سعود سے ایک معاہدہ کیا تھا جس کی پاسداری ہمیشہ ملحوظ رہی ہے۔ اگرچہ کوئی باقاعدہ عہد نامہ مرتب نہیں کیا گیا تھا لیکن اس پر بھی وہابیوں نے مجھے بتایا کہ وہ اس معاہدہ کی تکمیل اپنا فرض خیال کرتے ہیں۔
الغرض ہمارے اور ابن سعود کے درمیان باہمی اتحاد اور اعتماد کا سلسلہ تو پہلے ہی سے قائم تھا۔ ترک تو آباؤ اجداد سے اس کے دشمن چلے آتے تھے۔ ۱۹۱۴ میں جنگ عظیم کے چھڑنے سے پیشتر اس نے ترکوں کے خلاف جنگ کیا تھا اور اس میں یہاں تک کامیابی حاصل کی تھی کہ الحصا پر قبضہ کر لیا تھا۔ جبل شمار کے بسنے والے بھی اس کے دشمن تھے۔ اس لیے ابن سعود نے شریک جنگ ہونے میں تامل نہیں کیا۔ جنوری ۱۹۱۵ میں وہ میدان جنگ

Marfat.com

میں اترا، لیکن شومئ قسمت! کپتان شکسپیر جو اس کے ساتھ تھا جنگ جراب میں مارا گیا اور ابن سعود کی پیادہ فوج میں دغا بازوں نے اپنے ہاتھ دکھائے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس جنگ میں جس کا آغاز فاتحانہ تھا سخت شکست کھانی پڑی۔ اس واقعہ کے بعد ہماری اور ابن سعود کی ہمت ٹوٹ گئی اور مدت تک ہم میدان جنگ میں نہیں اترے"۔

(زمیندار صفحہ اول ۷، فروری ۱۹۲۲ء)

اشرفیوں کی تھیلی

نامہ نگار مذکور مجلس قاہرہ اور سر پرسی کاکس کے مرتبہ قانون انتخاب کے ذکر میں لکھتا ہے کہ:۔

جب کثرت رائے سے انتخاب عمل میں آئے گا۔ اس وقت دیکھ لیں گے۔ امیر عراق عرب میں محض اجنبی آدمی کی وقعت رکھتا ہے لہٰذا وقت آئے گا کہ وہ ہمارے سامنے ٹھہر نہ سکے گا۔ پس جو عزم کرنا ہے حکومت نے سوچا وہ یہ ہے کہ امیر فیصل کو پہلے ملک میں بھیجا جائے مصمم ہو گیا کہ یہ ہونا ہی چاہیئے تیاریاں ہونے لگیں ساتھ ہی اس عزم کے ساتھ اس امر کی بھی پوری کوشش کی گئی کہ عوام کی نظر سے اس حقیقت کبریٰ کو پوشیدہ رکھا جائے کہ برطانیہ کا ہاتھ اس میں نہیں ہے اور فوراً نظام عمل اس کے لیے مرتب ہونے لگا دیں نظام عمل جو کبھی سر پرسی کاکس نے اپنے لیے بنایا تھا ابن سعود کو کانٹے کی طرح کھٹکتا تھا لیکن انجمن اتحاد عربی کے پاس ایک سیدھا سادھا نسخہ تھا اور وہ اشرفیوں کی تھیلی تھی۔

(زمیندار صفحہ اول ۱۰، فروری ۱۹۲۲ء)

اشرفیوں کا توڑا

ایک دوسرے حقیقت نگار نے اس حقیقت سے بحث کرتے ہوئے کہ دو برس سے بھی کم میعاد میں کرنل لارنس نے وہاں بیس

Marfat.com

ہزار اشرفیاں تقسیم کر دیں۔ یہ کہا تھا کہ اس کا تو تعجب نہیں کہ انہیں وہاں اقتدار حاصل ہوا بلکہ اس کا تعجب ہے کہ اب مطلق اقتدار نہیں رہا اور اگر بجائے ان کے میں ہوتا تو کبھی عزِ نظم ونسق نہ کرتا، بلکہ میں خود بادشاہ بن بیٹھتا۔ ابن سعود کو اس طرح باطمینان اشرفیوں کا توڑا حوالہ کر کے ٹال دیا"۔

(زمیندار صفحہ اول ۱۱ر فروری ۱۹۲۲)

ساٹھ ہزار پونڈ سالانہ کی رشوت

ترکوں کی ناکہ بندی

"پھر بھی انہوں (نجدیوں) نے ہمیں جنگ کے آخری دور میں ترکوں کی ناکہ بندی میں معقول مدد دی جو جبل شمار اور بندر کویت کے راستہ اشیائے رسد حاصل کر رہے تھے اور ۱۹۱۸ء میں ابن رشید کے ملک پر چڑھ دوڑے۔"

اس سال انہوں نے سر پرسی کاکس کے پاس بغداد میں ایک سفارت بھیج کر یہ ظاہر کیا کہ ہمارے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے یا تو شاہ حسین کو اپنا رویہ بدلنے کے لیے خاص تنبیہ کر دی جائے ورنہ ہم انتقامی گیری پر مجبور ہو جائیں گے۔ امیر فیصل کو بغداد میں شاہی تخت پر بٹھانا مزید ظلم تھا۔ ابن سعود نے صاف صاف کہہ دیا کہ میرے گرد دھبیاں سلگادی گئی ہیں پھر میں کیسے ہاتھ پاؤں توڑ کر خاموش بیٹھ سکتا ہوں۔ مزید براں ایک تیسری خطرناک ترمصیبت یعنی عبداللہ ماورائے یردن پر قابض ہے۔ سر پرسی کاکس نے اس احتجاج کے جواب میں اسے "شاہ نجد" کے نام سے مخاطب کیا اس خوشامد، تملق اور ساٹھ ہزار پونڈ سالانہ کی رشوت سے جو ماہ بماہ ادا ہوتی رہے گی۔ ابن سعود کو خاموش رکھنے کی اُمید کی جاتی ہے۔

(زمیندار صفحہ اول بابت ۱۲ر فروری ۱۹۲۲)

Marfat.com

سرزمین نجد سے اٹھنے والے فتنوں کے سلسلہ میں

مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیاں

محمد بن عبدالوہاب نجدی کے عقائد فاسدہ پر نگاہ ڈالنے سے قبل امام الانبیا حضور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال مبارکہ کو دلوں میں محفوظ کرلیں اور اس کے بعد نجدیوں کے نئے دین کا مطالعہ کریں تو یقیناً حق و باطل میں امتیاز کرنے میں کوئی دشواری نہ آئے گی۔

★ بخاری و مسلم شریف میں سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "کفر کا سر مشرق کی طرف ہے"۔

★ ایک اور روایت میں ارشاد ہے ایمان یمانی ہے اور ادھر سے فتنہ ہے جہاں سے شیطانی طاقت ابھرے گی۔

★ بخاری و مسلم شریف میں حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ مشرق کی طرف تھا آپ نے فرمایا "فتنہ ادھر ہے"۔

★ بخاری شریف کی ہی روایت ہے حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ——————

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَيَمَنِنَا اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَيَمَنِنَا، قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا، قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَيَمَنِنَا قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ الثَّالِثَةَ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَمِنْهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ وَلِاَحْمَدَ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِيْنَتِنَا وَفِي صَاعِنَا وَفِي مُدِّنَا وَيَمَنِنَا وَشَامِنَا ثُمَّ اسْتَقْبَلَ مَطْلَعَ الشَّمْسِ فَقَالَ هٰهُنَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ وَقَالَ مِنْ هٰهُنَا الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ۔

★ اے اللہ ہمارے شام میں اور ہمارے یمن میں برکت دے، اے اللہ ہمارے شام میں

Marfat.com

اور ہمارے یمن میں برکت دے۔ کہنے والوں نے کہا: 'اور ہمارے نجد میں' آپ نے فرمایا: اے اللہ ہمارے شام میں اور ہمارے یمن میں برکت دے۔ کہنے والوں نے کہا اور ہمارے نجد میں۔ آپ نے تیسری مرتبہ فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہاں سے شیطانی قوت اُبھرے گی اور امام احمد نے ابن عمر کی حدیث مرفوعاً روایت کی ہے:
اے اللہ ہمارے مدینہ میں' ہمارے صاع میں' ہمارے مُد میں' ہمارے یمن میں اور ہمارے شام میں برکت دے پھر آپ نے اپنا رُخ انور سورج نکلنے کی طرف کیا اور فرمایا ادھر سے شیطانی قوت اُبھرے گی اور فرمایا: "یہاں سے زلزلے اور فتنے اُٹھیں گے۔"

★ میں کہتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً سچے ہیں۔ اللہ کی رحمتیں اور اس کا سلام اور اس کی برکتیں آپ پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے تمام اصحاب پر نازل ہوں' یقیناً آپ نے امانت ادا کی اور پیام پہونچایا۔ شیخ تقی الدین (ابن تیمیہ) نے کہا ہے کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ سے آفتاب نکلنے کی طرف مشرق (کا علاقہ) ہے اور وہاں سے مسیلمۃ الکذاب نکلا تھا جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور یہ پہلا حادثہ تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رُونما ہوا تھا اور خلائق نے اس کی پیروی کی

★ حضرت سید احمد بن زینی دحلان مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۳۰۴ھ اپنی معروف تصنیف "خلاصۃ الکلام فی بیان امراء البلد الحرام" کے صفحات ۲۳۵/۲۳۴ میں رقم طراز ہیں کہ علامہ سید علوی بن احمد بن حسن القطب سید عبداللہ بن علوی الحداد نے ابن الوہاب کے رد میں ایک کتاب لکھی "جلاء الظلام فی الرد علی النجدی اضل العوام" اس میں انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث پیش کی ہے کہ

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بارہویں صدی میں وادیٔ بنی حنیفہ میں ایک شخص کا ظہور ہوگا جس کی ہیئت کذائی بیل کی طرح ہوگی وہ خشکی کا تمام چارہ کھا جائے گا اس کے زمانہ میں قتل وخونریزی بہت ہوگی وہ مسلمانوں کا مال حلال سمجھ کر لوٹ لے گا اور ان اموال پر تجارت کرے گا اور مسلمانوں کے قتل عام کو حلال سمجھ کر ان کے قتل پر فخر کرے گا۔ یہ ایک ایسا فتنہ ہوگا جس میں ذلیل قسم کے لوگ ابھر کر غالب ہوجائیں گے نچلے درجہ کے لوگ ان کی خواہشات کی پیروی کریں گے جیسے کتا اپنے مالک کے پیچھے دُم ہلاتا پھرتا ہے۔

حضرت شیخ دحلان مکی رحمۃ اللہ علیہ شیخ نجدی کے ظہور کی مذمت فرماتے ہوئے احادیث مبارکہ کا حوالہ دیتے ہوئے رقم طراز ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کچھ لوگوں کا (عرب کے) مشرق کی جانب سے ظہور ہوگا قرآن پڑھیں گے، لیکن وہ ان کے حلق کے نیچے سے نہیں اترے گا دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے اور دوبارہ شکار واپس نہیں آسکتا اسی طرح وہ لوگ بھی جو دین میں دوبارہ داخل نہیں ہوسکیں گے، ان کی علامت یہ ہوگی کہ وہ سر منڈایا کریں گے۔ نیز حضور پاک نے فرمایا "کفر کا گروہ مشرق کی جانب ہے اور فرمایا سخت دلی اور سنگ دلی مشرق کی جانب ہے اور ایمان اصل حجاز میں ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ آپ نے دعا مانگی: اے اللہ ہمارے شام میں برکت دے اور ہمارے یمن میں برکت دے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ ہمارے نجد میں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کے لیے دعا نہیں مانگی اور تیسری بار فرمایا وہاں سے زلزلے اور فتنے نمودار ہوں گے اور وہیں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوگا اور یہ بھی حضور کی حدیث ہے کہ کچھ لوگوں کا (عرب کے) مشرق سے ظہور ہوگا، قرآن پڑھیں گے اور وہ ان کے حلق کے نیچے سے نہیں اترے گا جب ایک صدی ختم ہوجائے گی تو دوسری صدی اسی طرح

Marfat.com

آئے گی حتیٰ کہ ان کے آخر میں مسیح الدجال کا ظہور ہوگا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان بدعقیدہ لوگوں کی علامت یہ ہوگی کہ وہ سر منڈائیں گے، یہ نص صریح ہے۔ ان لوگوں پر جو عرب کی مشرقی جانب سے ظاہر ہوئے اور جنہوں نے محمد بن عبدالوہاب کی پیروی کی، کیونکہ محمد بن عبدالوہاب اپنے پیروکاروں کو سر منڈانے کا حکم دیتے تھے اور زائرین مدینہ کی اس وقت تک اس سے جان نہیں چھوٹتی تھی جب تک کہ وہ سر نہیں منڈا لیتے تھے۔

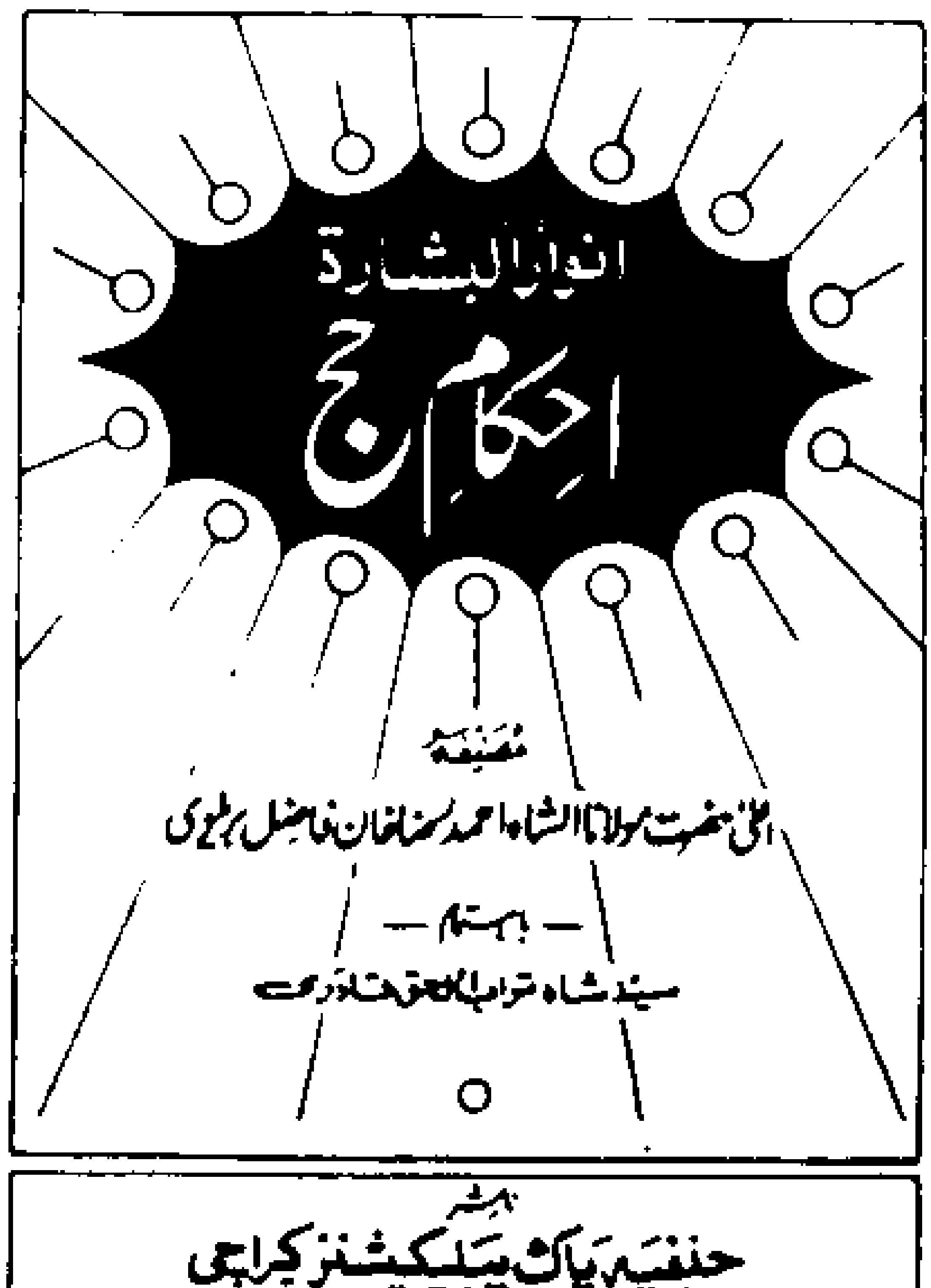

Marfat.com

فہرست علمائے حق

ان علمائے حق کی فہرست جنہوں نے شیخ نجدی کی گمراہ کن تحریک سے امت کو آگاہ کیا اور کتابیں تصنیف کیں

علامہ ابن مرزوق نے تقریباً پچپن سال پہلے کتاب "اَلتَّوَسُّلُ بِالنَّبِيِّ وَجَهَلَةُ الْوَهَابِيِّيْنَ" لکھی ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے محمد بن عبدالوہاب کے حالات سامنے آجاتے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ از روز اول چاروں مذاہب کے علماء کرام امت مرحومہ کو اس فتنۂ شنعا سے بچانے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ ان حضرات نے حق کے لیے حق کا اظہار کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو اجرِ کامل عنایت کرے۔

علامہ مرزوق نے ان علماء کرام کا ذکر کیا ہے یا ان کی کتابوں کے نام لکھے ہیں جنہوں نے محمد بن عبدالوہاب کا رد کیا ہے۔ میں اختصار کے ساتھ اس کا بیان کرتا ہوں۔

۱۔۔۔ علامہ محمد بن سلیمان کردی شافعی۔ یہ محمد بن عبدالوہاب کے استاد ہیں۔ انہوں نے محمد بن عبدالوہاب کے بھائی علامہ سلیمان بن عبدالوہاب کی کتاب "اَلصَّوَاعِقُ الْإِلٰهِيَّةُ" پر کئی اوراق کی تقریظ لکھی ہے۔

۲۔۔۔ علامہ عبداللہ بن عبداللطیف شافعی بھی محمد بن عبدالوہاب کے استاد ہیں "تَجْرِيْدُ الْجِهَادِ لِمُدَّعِي الْإِجْتِهَادِ" مفید رسالہ لکھا ہے۔

۳۔۔۔ علامہ عفیف الدین عبداللہ بن داؤد حنبلی نے رسالہ "اَلصَّوَاعِقُ وَالرُّعُوْدُ" لکھا اور اس پر بصرہ، بغداد، حلب، احساء وغیرہ کے علماء کرام نے تقریظیں لکھیں اور "رَاسُ الْخَيْمَةِ" واقع عمان کے قاضی نے اس کا خلاصہ لکھا۔

۴۔۔۔ علامہ محمد بن عبدالرحمٰن بن عفالق حنبلی نے رسالہ "تَهَكُّمُ الْمُقَلِّدِيْنَ بِمَنِ ادَّعٰى تَجْدِيْدَ

Marfat.com

الدِّیْنِ" لکھا اور چند سوالات کے ساتھ یہ رسالہ محمد بن عبدالوہاب کو بھیجا، وہ جواب سے قاصر رہے
۵۔ علامہ عطا مکہ مکرمہ کے علماء کرام میں سے ہیں، انہوں نے رسالہ "اَلصَّارِمُ الْھِنْدِیُّ فِیْ عُنُقِ النَّجْدِیِّ" لکھا۔
۶۔ بیت المقدس کے عالم نے رسالہ "اَلسُّیُوْفُ الثِّقَالُ" لکھا۔
۷۔ علامہ سید علوی بن الحداد نے رسالہ "اَلسَّیْفُ الْبَاتِرُ لِعُنُقِ الْمُنْکِرِ عَلَی الْاَکَابِرِ" لکھا، پھر دوسرا رسالہ "مِصْبَاحُ الْاَنَامِ وَجِلَاءُ الظَّلَامِ" لکھا۔
۸۔ علامہ عبداللہ بن ابراہیم میرغنی نے رسالہ "تَحْرِیْضُ الْاَغْبِیَاءِ" لکھا۔
۹۔ علامہ سید عبدالرحمن، احساء کے مشہور عالم ہیں، انہوں نے ۶۷ اشعار کا قصیدہ قافیہ محمد بن عبدالوہاب کے رد میں لکھا۔
۱۰۔ علامہ احمد بن علی قبانی بصری شافعی نے ایک رسالہ لکھا۔
۱۱۔ علامہ عبدالوہاب بن برکات شافعی نے ایک رسالہ لکھا۔
۱۲۔ علامہ عبداللہ بن عیسی الموسی نے رسالہ لکھا۔
۱۳۔ شیخ احمد مصری احسائی نے رسالہ لکھا۔
۱۴۔ شیخ محمد صالح زمزمی شافعی نے رسالہ لکھا۔
۱۵۔ علامہ طاہر سنبل حنفی نے کتاب "اَلْاِنْتِصَارُ لِلْاَوْلِیَاءِ الْاَبْرَارِ" لکھی۔
۱۶۔ محدث شہیر علامہ صالح الفلانی اپنے وطن سے حرمین شریفین ایک کتاب لائے۔ اس میں چاروں مذاہب کے علماء کی تحریریں محمد بن عبدالوہاب کے رد میں تھیں۔
۱۷۔ شیخ محمد بن احمد بن عبداللطیف احسائی نے رسالہ لکھا۔
۱۸۔ تونس کے شیخ الاسلام علامہ اسماعیل تمیمی مالکی نے رسالہ لکھا۔ ان کی وفات ۱۲۴۸ھ

Marfat.com

میں ہوئی ہے۔

۱۹۔۔۔ علامہ محقق صالح الکواش تونسی نے رسالہ لکھا۔

۲۰۔۔۔ علامہ محقق سید داؤد بغدادی حنفی نے رسالہ لکھا۔

۲۱۔۔۔ محمد بن عبد الوہاب نے ایک جماعت سے کہا کہ اپنے سر کے بال منڈوالو۔ جماعت نے انکار کیا محمد بن عبد الوہاب نے ان سب کے سر تسلم کرا دیئے۔ اس جور وستم کو دیکھ کر سید منعمی نے محمد بن عبد الوہاب کے رد میں ایک قصیدہ دالیہ لکھا۔ اس کا پہلا شعر یہ ہے۔

اَفِی حَلْقِ رَاسِی بِالسَّکَاکِیْنِ وَالْحَدِّ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ بِالْاَسَانِیْدِ عَنْ جَدِّیْ

"کیا میرا سر چھریوں سے مونڈنے اور حد جاری کرنے کی کوئی صحیح حدیث میرے نانا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہے۔

۲۲۔ علامہ سید محمد اسماعیل الامیر کے قصیدہ دالیہ اور پھر جوابی قصیدہ اور اس کی شرح "مَحْوُ الْحَوْبَۃِ فِیْ شَرْحِ اَبْیَاتِ التَّوْبَۃِ" کا ذکر "ابجد العلوم" میں آچکا ہے۔

۲۳۔۔۔ سید مصطفیٰ بولاتی نے ۱۲۶ اشعار کا قصیدہ محمد بن عبد الوہاب کے رد میں لکھا۔

۲۴۔۔۔ علامہ سمنودی نے دو جلد میں کتاب "سَعَادَۃُ الدَّارَیْنِ" لکھی۔

۲۵۔۔۔ علامہ سید احمد دحلان شافعی مفتی مکہ مکرمہ نے رسالہ "اَلدُّرَرُ السَّنِیَّۃ" لکھا۔

۲۶۔۔۔ علامہ یوسف نبہانی نے کتاب "شَوَاھِدُ الْحَقِّ فِی التَّوَسُّلِ بِسَیِّدِ الْخَلْقِ" لکھی۔

۲۷۔۔۔ جمیل صدقی زہاوی بغدادی نے رسالہ "اَلْفَجْرُ الصَّادِقُ" لکھا۔

۲۸۔۔۔ شیخ مہدی مفتی فاس، مراکش نے مسئلہ توسل میں رد لکھا۔

۲۹۔۔۔ شیخ مصطفیٰ حمامی مصری نے رسالہ "غَوْثُ الْعِبَاد" لکھا۔

Marfat.com

۳۰۔ شیخ ابراہیم حلمی قادری اسکندرانی نے رسالہ "جَلَالُ الْحَقِّ فِی کَشْفِ اَحْوَالِ شِرَارِ الْخَلْقِ" لکھا۔

۳۱۔ علامہ سید الحزاوی نے رسالہ "اَلْبَرَاهِیْنُ السَّاطِعَةُ" لکھا۔

۳۲۔ علامہ حسن شطی حنبلی دمشقی نے رسالہ "اَلنُّقُوْلُ الشَّرْعِیَّةُ فِی الرَّدِّ عَلَی الْوَهَابِیَّةِ" لکھا۔

۳۳۔ علامہ اجل شیخ محمد حسنین مخلوف نے رسالہ "اَلتَّوَسُّلُ بِالْاَنْبِیَاءِ وَالْاَوْلِیَاءِ" لکھا۔

۳۴۔ شیخ حسن حزبک نے رسالہ "اَلْمَقَالَاتُ الْوَفِیَّةُ فِی الرَّدِّ عَلَی الْوَهَابِیَّةِ" لکھا۔

۳۵۔ شیخ عطاء الکسم دمشقی نے رسالہ "اَلْاَقْوَالُ الْمَرْضِیَّةُ فِی الرَّدِّ عَلَی الْوَهَابِیَّةِ" لکھا

تذکرہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ

ہدیہ: ۰۰/۵

دارالکتب حنفیہ کھارادر پی او بکس ۶۰۴۶ کراچی

Marfat.com

سعودی حکمرانوں کے مذہبی رہنما

شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی کا خودساختہ دین

اس عنوان کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے پہلے حصہ میں محمد بن عبدالوہاب نجدی کے عقائد فاسدہ و باطلہ کی فہرست دی گئی ہے یہ تمام اقوال حضرت سید احمد بن زینی دحلان مکی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق تالیف الدرر السنیہ مطبوعہ ۱۲۹۸ھ سے نقل کیے گئے ہیں

دوسرے حصہ میں عالم اسلام کے ان حق پسند علمائے کرام رحمہم اللہ کی فہرست اور ان کے نظریات جو شیخ نجدی کے عقائد فاسدہ پر انہوں نے اپنی تصانیف کی شکل میں بطور امانت امت مسلمہ کے سپرد فرمائے پیش خدمت قارئین ہیں۔

انصاف و دیانت کا دامن پکڑ کر اور قلب و روح کی ایمانی لطافتوں میں کھو کر ان عقائد فاسدہ کو پڑھیں اور فیصلہ کریں کہ گذشتہ ۱۳ صدیوں میں مسلمانان عالم کے کسی بھی فرقہ کے کیا یہ عقائد رہے ہیں اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو کہنے دیجیے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ و تسلیمات کی بارگاہ بے کس پناہ میں یہود و نصاریٰ کی ایمان سوز گستاخیاں اور شیخ نجدی کی زہرافشانی کا مقابلہ کرنے کے بعد ہر صاحب ایمان یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہے کہ شان رسالت میں یہ دیدہ دلیری کی جسارت یہود و نصاریٰ کی ذریت تو کر سکتی ہے کسی صاحبِ ایمان کا قلم تو اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

صاحب تاریخ نجد و حجاز شیخ نجدی کے حالات یہ رقم طراز ہیں کہ

شیخ نجدی شروع شروع میں مدعی نبوت، مسیلمہ کذاب، سجاح، اسود عنسی اور طلیحہ

Marfat.com

اسدی جیسے بے دین لوگوں کی کتابوں کا بڑے شوق سے مطالعہ کیا کرتا تھا اور اس کے دل میں بھی شوق تھا کہ یہ دعویٰ نبوت کا اظہار کرے، اس نے زیر زمین دعویٰ نبوت رکھا اور خارج میں اسی نہج پر کام کرتا تھا لیکن اس کو کھل کر دعویٰ نبوت کے اظہار کا موقع نہ مل سکا لیکن اس نے طور اطوار سارے نبوت کے اپنا لیے تھے۔ اس کے ہم عقیدہ لوگ باہر سے ہجرت کر کے آتے، ان کو یہ مہاجرین کہتا اور اپنے شہر والوں کو انصار کہتا اور جو کوئی شخص اس کے ہاتھ پر بیعت کرتا اور اگر اس نے پہلے حج کر لیا ہوتا تو یہ اس کو کہتا جا کر دوبارہ حج کرو، کیونکہ پہلا حج تم نے جس وقت کیا تھا اس وقت تم مشرک تھے، وہ حج تجھ سے مقبول نہ ہوگا اور نہ تجھ سے فریضہ حج ساقط ہوگا اور جب کوئی اس کے دین میں داخل ہونے کا ارادہ کرتا تو اس سے کلمۃ الشہادتین پڑھوانے کے بعد کہتا تھا کہ اس بات پر گواہی دو کہ تم اس سے پہلے کافر تھے اور گواہی دو کہ تمہارے ماں باپ کافر تھے اور اکابر علماء کا نام لے لے کر کہتا کہ گواہی دو کہ وہ سب کافر تھے اگر وہ گواہی دے دیتا تو ان کا ایمان قبول کر لیتا ورنہ قتل کروا دیتا اور شیخ نجدی بصراحت کہا کرتا تھا کہ چھ سو سال سے تمام اُمت کافر ہے اور وہ ہر اس شخص کی تکفیر کرتا تھا جو اس کی اتباع نہ کرے، اگرچہ وہ انتہائی پرہیزگار شخص کیوں نہ ہو۔ وہ ایسے تمام اشخاص کو مشرک قرار دے کر ان کو قتل کروا ڈالتا اور ان کے مال و متاع لوگوں کو لوٹنے کا حکم دیتا اور جو شخص اس کی اتباع کر لیتا اس کو مومن قرار دیتا اگرچہ وہ بدترین فاسقوں میں سے ہو۔

ماہ محرم الحرام ۱۲۱۸ھ میں وہابیہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بیٹے عبداللہ نے وہاں ایک رسالہ تقسیم کیا اس کا ذکر نواب صدیق حسن خاں نے اپنی کتاب ابجد العلوم میں کیا ہے ہم ذیل میں اس رسالے سے شیخ نجدی کے فرزند عبداللہ کے چند اقوال باطلہ و فاسدہ نقل کرتے ہیں پڑھیے اور شیخ نجدی کے خود ساختہ دین کے صحیح خدوخال کو سمجھنے کی کوشش

Marfat.com

کیجئے یہ وہی رسوائے زمانہ کتاب ہے جس کی ایمان سوز عبارات پر دنیا کے گوشہ گوشہ سے، مراکش، الجزائر، لیبیا، تیونس، مصر، قدس، لبنان، شام، عراق، ترکی، یمن اور خود سرزمین حجاز سے سینکڑوں علمائے حق نے اس شیخ نجدی کے عقائد باطلہ سے اظہار بیزاری کیا اور کتابیں اور رسائل سپرد قلم فرما کر امت مسلمہ کو اس فتنہ عظیم کی تباہ کاریوں سے آگاہ کیا۔ شیخ نجدی اس رسالہ میں لکھتا ہے۔

"جس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں تم سے شفاعت کا طلب گار ہوں، اے محمد! میری حاجت روائی کیلئے اللہ سے دعا کرو، اے محمد! میں تمہارے واسطے سے اللہ سے سوال کرتا ہوں اور تم کو واسطہ بنا کر اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور جو شخص بھی ان کو پکارے اس نے شرک اکبر (بہت بڑا شرک) کیا ہے"۔ — اور لکھا ہے

تَمَّ اِلْزَامُ اللّٰهِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ الَّذِيْنَ يَسْئَلُوْنَ الْمَخْلُوْقِيْنَ وَيُنَادُوْنَهُمْ مَعَ زَعْمِهِمْ اَنَّهُمْ اَدْوَنُ مِنَ اللّٰهِ، اَمَّا السَّابِقُوْنَ فَاللَّاتُ وَالْعُزّٰى وَالسُّوَاعُ وَاَمَّا اللَّاحِقُوْنَ فَمُحَمَّدٌ وَعَلِيٌّ وَعَبْدُ الْقَادِرِ وَالْكُلُّ سَوَاءٌ" (کتاب التوحید)

"اللہ کی حجت مشرکوں پر پوری ہو گئی ہے کہ جو مخلوق سے سوال کرتے ہیں اور ان کو پکارتے ہیں باوجود اس خیال کرنے کے کہ وہ اللہ سے بہت پست مرتبہ ہیں لات، عزٰی اور سواع پہلے ہیں اور محمد، علی اور عبدالقادر پچھلے ہیں اور سب برابر ہیں۔" اور لکھا ہے۔

اِنَّ السَّفَرَ اِلٰى قَبْرِ مُحَمَّدٍ وَمَشَاهِدِهٖ وَمَسَاجِدِهٖ وَاِنَارَةِ قَبْرِ نَبِيٍّ وَوَلِيٍّ وَسَائِرِ الْاَوْثَانِ وَكَذَا طَوَافُهٗ وَتَعْظِيْمُ حَرَمِهٖ وَتَرْكُ الصَّيْدِ وَالتَّحَرُّزُ عَنْ قَطْعِ الشَّجَرِ وَغَيْرِهَا شِرْكٌ اَكْبَرُ۔ (کتاب التوحید)

Marfat.com

• محمد کی قبر کو ان کے مشاہد ان کی مساجد اور ان کے آثار کو اور کسی نبی یا ولی کی قبر کو اور تمام مورتیوں کو سفر کرنا اور اسی طرح اس کا طواف کرنا' اس احاطہ کی تعظیم کرنی' وہاں کے شکار کو چھوڑنا اور درخت وغیرہ کے کاٹنے سے بچنا شرک اکبر ہے

اور لکھا ہے :

اَیُّھَا الْمَجَانِیْنَ لِمَ لَا تَقُوْلُوْنَ یَا اللّٰہُ وَھُوَ مَعَکُمْ فَاَیُّ حَاجَۃٍ اِلَی الْمَجِیْءِ اِلٰی مُحَمَّدٍ وَالرُّجُوْعِ اِلَیْہِ ۔

"اے دیوانو! تم اے اللہ کیوں نہیں کہتے' کیا حاجت ہے محمد کے پاس آنے کی اور ان کی طرف لوٹنے کی"۔

اِعْلَمُوْا اَنَّ الشِّرْکَ قَدْ شَاعَ فِیْ ھٰذَا الزَّمَانِ وَذَاعَ وَالْاَمْرُ قَدْ اٰلَ اِلٰی مَا وَعَدَ اللّٰہُ وَ قَالَ مَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُھُمْ بِاللّٰہِ اِلَّا وَھُمْ مُشْرِکُوْنَ ۔

جان لو کہ اس زمانہ میں شرک شائع ہو گیا اور پھیل گیا ہے اور کیفیت وہ ہو گئی ہے جس کا بیان اللہ نے کیا ہے اور کہا ہے : اور یقین نہیں لاتے لوگ اللہ پر مگر ساتھ شریک بھی کرتے ہیں اور لکھا ہے :

فَمَنْ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ ' یَا مُحَمَّدُ اُدْعُ اللّٰہَ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَا مُحَمَّدُ اَسْئَلُ اللّٰہَ وَ اَتَوَجَّہُ اِلَی اللّٰہِ بِکَ ' وَکُلُّ مَنْ نَادَاہُ فَقَدْ اَشْرَکَ شِرْکًا اَکْبَرَ ۔

Marfat.com

شیخ مذکور کے بعض اقوال سید احمد بن زینی دحلان مکی نے اپنی تالیف "الدرر السنیہ" (۱۲۹۸ھ) میں نقل کیے ہیں، ہم اسی کتاب سے چند اقتباسات نقل کریں گے۔ ہند و پاک کے مشہور محقق پروفیسر مسعود احمد صاحب نقشبندی مجددی فتاوی مظہری میں شیخ نجدی کے عقائد پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں شیخ نجدی خطبہ جمعہ میں کہا کرتے تھے:۔

من توسل بالنبی فقد کفر

جس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ بنایا اس نے کفر کیا۔

قول

وسیلہ کے سلسلے میں اگر اس آیت کریمہ کو بغور مطالعہ کیا جائے تو مسئلہ سمجھ میں آجاتا ہے۔

ومن الاعراب من یومن باللہ والیوم الاخر ویتخذ ما ینفق قربٰت عند اللہ وصلوٰت الرسول الا انھا قربۃ لھم سیدخلھم اللہ فی رحمتہ ط ان اللہ غفور رحیم (توبہ۔ ۹۹)

اور بعضے اہل دیہات ایسے بھی ہیں جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اس کو عند اللہ قرب حاصل ہونے کا ذریعہ اور رسول کی دعا کا ذریعہ بناتے ہیں۔ یاد رکھو کہ ان کا خرچ کرنا ان کے لیے موجب قربت ہے، ضرور ان کو اللہ اپنی رحمت میں داخل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والے اور رحمت والے ہیں۔

ذات اقدس جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لیے وسیلہ مغفرت و نجات سمجھنا تو اور بات ہے یہاں تو یہ فرمایا جارہا ہے کہ جو دیہاتی انفاق زر کو اللہ سے نزدیکی و قرب اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا طلبی کا وسیلہ بناتے ہیں ان کو قرب رحمت سے نوازا جائے گا۔

Marfat.com

(۱)

مسجد نبوی کے میناروں پر موذنین کا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنا شیخ نجدی پر بہت سخت گراں تھا، چنانچہ اسی جرم وفا کی پاداش میں ایک نابینا موذن کو شہید کیا گیا۔ شیخ دحلان اس واقعہ کو اس طرح نقل فرماتے ہیں۔

وكان ينهى عن الصلوٰة على النبي صلى الله عليه وسلم و يتأذى من سماعها وينهى عن الاتيان بها ليلة الجمعة وعن الجهر بها على المنائر ويؤذي من يفعل ذلك ويعاقبه اشد العقاب حتى انه قتل رجلا اعمى كان موذنا صالحا ذا صوت حسن نهاه عن الصلوٰة على النبي صلى الله عليه وسلم فامر بقتله فقتل ثم قال ان الربابة في بيت الخاطئة يعني الزانية اقل اثما ممن ينادي بالصلوٰة على النبي صلى الله عليه وسلم في المنائر

———— (ص ۴۵، ۴۶)

(ترجمہ) (شیخ نجدی) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنے سے روکتے تھے اور اس کو سن کر تکلیف دیتے تھے اور شب جمعہ کو روضۂ انور پر حاضری دینے سے منع کرتے تھے۔ مسجد نبوی کے میناروں پر باآواز بلند درود سلام پڑھنے سے بھی روکتے تھے جو ایسا کرتا تھا اس کو تکلیف ہی نہیں سخت سزا دیتے تھے۔ چنانچہ مسجد نبوی میں ایک نابینا موذن تھا جس کی بڑی سریلی آواز تھی اس کو منارہ مسجد پر درود وسلام پڑھنے سے روکا، جب وہ نہ مانا تو اس کے قتل کا حکم دے دیا چنانچہ اس کو قتل کر دیا گیا۔ پھر شیخ نجدی نے کہا کہ زانیہ کے گھر سے سازی آواز سننا اتنا بڑا گناہ نہیں جتنا

Marfat.com

مسجد نبوی کے میناروں سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کی آواز سننا گناہ ہے۔ (معاذ اللہ)

اقول

شیخ نجدی کا یہ عمل خدا جانے کن جذبات کے تحت تھا جو نہایت تعجب خیز اور افسوسناک ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنے کی جس آیت میں بلا تحدید نشست و برخاست اور مکان و مقام تلقین کی گئی ہے وہ ہر عالم و عامی جانتا ہے۔

ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا یھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ (احزاب۔ ۳۳)

بیشک اللہ اور فرشتے رحمت بھیجتے ہیں رسول پر اور ایمان والو تم بھی آپ پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

آیت مذکورہ کے بعد ہی یہ آیت آتی ہے۔

ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعدلھم عذابا مھینا (احزاب ۳۴)

بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں۔ اللہ دنیا و آخرت میں ان پر لعنت کرتا ہے اور ان کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

آیت اولیٰ میں حق جل مجدہٗ نے سرکار دوعالم پر درود و سلام پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ سیاق و سباق سے آیت ثانی کے معنی واضح ہیں کہ جس نے درود و سلام پڑھنے میں بخل سے کام لیا تو یہ بات اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا دہی کا باعث ہے اور اس کی سزا یہ ہے کہ دنیا و آخرت میں اس پر اللہ کی لعنت ہو اور انجام کار وہ خوار کرنے والے عذاب میں

Marfat.com

مبتلا کیا جائے۔

جس پیکر قدسی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کو حق جل مجدہ مومنین کے لیے وجہ راحت و سکون فرمائے "وصل علیہم ان صلوتک سکن لہم" اس ذات ستودہ صفات پر درود وسلام نہ بھیجنا حد درجہ تنگ دلی ہے۔

(۲)

شیخ نجدی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف ایلچی سمجھتے تھے جس کا کام یہ ہے کہ بادشاہ کا پیغام قوم تک پہنچا دے اور بس۔ چنانچہ شیخ دحلان فرماتے ہیں۔

فمنها ان يقول انه طارش وهو فی لغت اهل المشرق بمعنی الشخص المرسل من قوم الی آخرين فمراده انه صلی الله علیه وسلم حامل کتب ای غاية امره کالطارش الذی یرسله الامیر فی امر الی الناس لیبلغهم ایاه ثم ینصرف (ص - ۳۰)

انہیں کے اقوال میں ایک قول یہ ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایلچی ہیں۔ اہل مشرق کی لغت میں طارش کے معنی اس شخص مرسل کے ہیں جو ایک قوم کی طرف سے دوسری قوم کے پاس بھیجا جاتا ہے۔ شیخ نجدی کی اس سے مراد یہ ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حامل کتاب اللہ ہیں یعنی ان کی ادائے فرض کی غایت وہی ہے جو ایک ایلچی کی ہوتی ہے جس کو بادشاہ وغیرہ ایک قوم کے پاس پیغام رسانی کے لیے بھیجتے ہیں پھر اس کا کام ختم ہو جاتا ہے۔

شیخ نجدی نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو طارش (ایلچی) کہہ کر جو بات ہلکی کی ہے وہ کسی صاحب ایمان سے متوقع نہیں ہو سکتی، جب قرآن پاک میں دربار رسالت کے آداب کی

Marfat.com

فہرست نظر سے گذرتی ہے (جس کو آگے چل کر مناسب مقام پر ہم بیان کریں گے) تو آنکھیں کھل جاتی ہیں، یہ آداب ہرگز ایک ایلچی کے لیے نہیں ہو سکتے یہ تو نائب سلطان کو ہی زیب دیتے ہیں۔

قرآن پاک کی متعدد آیات سے اندازہ ہوتا ہے کہ حق جل مجدہٗ کی تابعداری اور نافرمانی کے ساتھ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری اور نافرمانی اپنا ایک الگ مقام رکھتی ہے اسی لیے احسانات الٰہیہ کے ساتھ احسانات نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی ایک علیٰحدہ حیثیت ہے۔ یہ آیات ملاحظہ ہوں۔

وما کان لمومن ولا مومنة اذا قضی اللہ و رسولہ امرا ان یکون لھم الخیرة من امرھم ومن یعص اللہ و رسولہ فقد ضل ضلا مبینا واذ تقول للذی انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ الآیة

(احزاب - ۳۶)

اور کام نہیں کسی ایمان دار مرد کا اور نہ ایمان دار عورت کا جب کہ مقرر کردے اللہ اور اس کا رسول کوئی کام نہ ان کو رہے اختیار اپنے کام کا اور جس نے نافرمانی کی اللہ کی اور اس کے رسول کی سو وہ راہ بھولا صریح چوک کر۔ اور جب تو کہنے لگا اس شخص کو جس پر اللہ نے احسان کیا اور تو نے احسان کیا الخ

قرآن پاک کی اکثر آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت درحقیقت مولیٰ تعالیٰ کی اطاعت ہے، پھر یہ اطاعت برائے اطاعت الٰہیہ ہی مقصود نہیں بلکہ فی نفسہٖ بھی مقصود ہے اسی لیے اطاعت الٰہی اور اطاعت رسول کی جزا الگ الگ ہے۔

ومن یقنت منکن للہ و رسولہ وتعمل صالحا نؤتھا اجرھا

Marfat.com

مرتین (قرآن پاک احزاب - ۳۱)

اور جو کوئی تم میں اطاعت کرے اللہ کی اور اس کے رسول کی اور عمل کرے اچھے دیویں ہم اس کو اس کا ثواب دو بار۔

اس آیت میں لفظ "مرتین" آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انفرادی شان کی غمازی کرتا ہے، دوہری اطاعت کا صلہ بھی دوہرا ہونا چاہیئے، اگر سرکار والا تبار صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت صرف ایلچی کی ہوتی تو پھر اطاعت کیسی اور جزا کیسی؟

قرآن کریم آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی میکانکی پیروی کا داعی نہیں ہے کہ وہ محض ناپائیدار و نا محکم ہوتی ہے بلکہ وہ تو شارع علیہ السلام سے محبت و عشق پیدا کرانا چاہتا ہے، ایسی محبت جو کائنات سے بے نیاز کر دے۔ ؎

حیات کیا ہے خیال و نظر کی مجذوبی

ایسی بے نیازی جس طرح محبت الٰہی بے نیاز کر دیا کرتی ہے (قل ان کان اباؤکم وابناؤکم الایہ) محبت کے طفیل جو جذبۂ اتباع پیدا ہو سکتا ہے وہ بغیر محبت محض 'طارش' سمجھ لینے سے نہیں پیدا ہو سکتا۔ یہاں صرف ماننے سے کام نہیں بنتا 'چاہنا بھی ضروری ہے اور چاہت ہی پر قسمتوں کے فیصلے ہوا کرتے ہیں۔

علامہ محمد عبدالباقی رحمۃ اللہ علیہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں۔

من لم یرولایۃ الرسول علیہ السلام فی جمیع احوالہ ولم یرنفسہ فی ملکہ لایذوق حلاوۃ سنتہ۔ (تصحیح العقائد، ص-۳۲)

جو ہر حال میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا والی اور اپنے آپ کو حضور کی ملک نہ سمجھے وہ سنت نبویہ کی حلاوت سے اصلاً خبردار نہ ہوگا۔

Marfat.com

یہاں جملہ معترضہ کے طور پر ایک بات عرض کرتا چلوں کہ شیخ نجدی اور ان کے متبعین کی کتابوں کے مطالعہ سے اس میں شک نہیں حق جل وعلا کی وحدانیت وعظمت کا شدید احساس ہوتا ہے مگر اسی کے ساتھ ساتھ قاری کے ذہن پر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم' انبیاء علیہم السلام اور سلف صالحین کی بے بسی وبیچی کا جو نقش مرتسم ہوتا ہے وہ روح قرآن کے یکسر منافی ہے' قرآن عظیم کو پڑھ کر اگر ایک طرف حق تعالیٰ کا نقش کبریائی دلوں پر ابھرتا ہے تو دوسری طرف سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبدیت ورسالت اور محبوبیت وعظمت کا سکہ دل پر بیٹھتا ہے ؎

ایک سر مستی وحیرت ہے سراپا تاریک
ایک سر مستی وحیرت ہے تمام آگاہی

ہمارے خیال میں مسئلہ رسالت پر اگر "دانش برہانی" سے غور وفکر کیا گیا تو نتائج اتنے ہی خطرناک ہو سکتے ہیں جو ابلیس کے انداز فکر نے پیدا کیے اور جس کا ذکر شرح وبسط کے ساتھ قرآن کریم میں موجود ہے۔ اللہ کے آگے جھکنا کچھ اتنا مشکل نہیں' محبت کا اندازہ تو اسی وقت ہوتا ہے جب محبوب حقیقی اپنے محبوبوں کے آگے جھکنے کا حکم دیتا ہے' یہ امتحان بڑا کٹھن ہے یہاں شخصی "انا" کو سخت صدمہ پہنچتا ہے' اسی "انا" کو "فنا" کرنا مقصود قرآن ہے۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں

فی الحقیقت مسئلہ رسالت پر غور کرنے کے لیے "دانش برہانی" نہیں بلکہ "دانش نورانی" کی ضرورت ہے جو حق جل مجدہٗ اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال تعلق ومحبت کے بعد پیدا ہوتی ہے' خوب کہا ہے ؎

اک دانشِ نورانی' اک دانشِ برہانی
ہے دانشِ برہانی حیرت کی فراوانی

Marfat.com

اک شرعِ مسلمانی' اک جذبِ مسلمانی ہے جذبِ مسلمانی سرِّ فلک الافلاک

یہی عشق و محبت قرآنی اصطلاح میں احسان ایمان ہے ۔

(۳)

شیخ نجدی کے دل میں جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف اتنا احترام تھا جتنا کسی قوم کے دل میں اس کے بادشاہ کے بھیجے ہوئے ایلچی کا ہوتا ہے تو ان کو یہاں تک کہنے کی جرأت ہوئی "کہ معاذ اللہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرگئے" ان کی ذات بیکار محض ہے اور ان سے بہتر تو ایک لکڑی ہے جس سے سانپ تو مارا جاسکتا ہے ۔ چنانچہ شیخ دحلان فرماتے ہیں ۔

وکان یقول عصای هذه خیر من محمد (العیاذ باللہ) لانها ینتفع بها فی قتل الحیة ونحوها ومحمد قد مات ولم یبق فیه نفع اصلاً وانما هو طارش وقد مضی (ص - ۴۲)

شیخ نجدی کہا کرتے تھے کہ میرا یہ عصا محمد سے بہتر ہے (معاذ اللہ) اس لیے کہ اس سے سانپ کو مارنے کا کام لیا جاسکتا ہے اور اسی قسم کے دوسرے کام بھی اور محمد تو مرگئے اور ان میں مطلقاً کوئی نفع نہ رہا ۔ وہ تو ایک ایلچی تھے چلے گئے (معاذ اللہ معاذ اللہ)

اقول

مولانا اسمٰعیل نے تقویۃ الایمان میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر کو "مٹی میں ملنے" سے جو تعبیر کیا ہے تو وہ خیال بھی اسی قول سے مستنبط معلوم ہوتا ہے اگرچہ بظاہر انہوں

Marfat.com

نے اس قول کو ایک حدیث پاک سے مستنبط کیا ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے استغنائیت وافادیت میں اپنے عصا کو بہتر سمجھنا اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیکر قدسی کو بیکار محض کہنا بڑی جرأت ہے جو ایمان کی مقتضی نہیں۔

نبی کی بات تو نبی کے ساتھ ہے عام مومنین کے لیے بھی قرآن کریم میں حیات طیبہ کی بشارت موجود ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

> من عمل صالحا من ذکر او انثی وھو مومن فلنحیینہ حیٰوۃ طیبۃ ولنجزینھم اجرھم باحسن ما کانوا یعملون (نحل ۔ و)
>
> جو شخص کوئی نیک کام کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ صاحب ایمان ہو تو ہم اس شخص کو بالطف زندگی دیں گے۔

یہ پر لطف زندگی حق تعالیٰ اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق ومحبت ہی کا نتیجہ ہے۔ اسی طرح شہداء کے لیے جو حیات باقیہ کا وعدہ فرمایا گیا وہ بھی اسی محبت کے طفیل ہے۔ موٹی سی بات ہے جس کی محبت کے طفیل زندگی مل رہی ہے وہ کیسے محروم زندگی رہ سکتا ہے۔ آیۂ کریمہ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ الایۃ کے تحت مولانا اشرف علی تھانوی تفسیر بیان القرآن میں لکھتے ہیں:۔

> اور یہی حیات ہے جس میں انبیاء شہداء سے بھی زیادہ امتیاز وقوت رکھتے ہیں کہ باوجود سلامتی جسم کے بعض احکام میں بھی وہ مثل زندہ کے ہیں۔ مثلاً بعد موت ظاہری کے ان کے ازواج کا نکاح کسی سے درست نہیں ہوتا، ان کا مال میراث میں تقسیم نہیں ہوتا اور بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اولیاء صالحین بھی اس فضیلت میں شہداء کے شریک ہیں (حاشیہ قرآن کریم مطبوعہ قرآن محل کراچی ص ۲۵)

Marfat.com

پس جب انبیا علیہم السلام کے اجساد اطہار کا یہ حال ہے تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو سید الانبیا اور خاتم النبیین ہیں ان کے جسد اطہر کی کیا کیفیت ہو گی، وہ جانِ پاک جس کے لیے قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے۔

لعمرک انهم لفی سکرتهم یعمهون (حجر - ۷۲)

قسم ہے تیری جان کی وہ اپنی مستی میں مدہوش ہیں۔

اس لیے یہ کہنا کیسی بے باکی ہے۔

ومحمد قدمات ولم یبق فیه نفع اصلاً (نعوذ باللہ)

شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی کی ایک تالیف "کتاب التوحید" کے نام سے مشہور ہے اس میں بعض کلمات ایسے ملتے ہیں جن میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب و رضا طلبی کو اثم وعدوان سے تعبیر کیا گیا ہے۔

(۴)

عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بعض صحابہ منافقین ومشرکین کی ایذا رسانیوں سے پریشان ہو کر عہد رسالت میں فریاد لے کر آئے تو جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے تواضعاً فرمایا کہ فریاد تو اللہ سے ہونی چاہیے مجھ سے نہیں۔ طبرانی کی یہ حدیث پیش کر کے صاحب کتاب التوحید نکات بیان فرماتے ہیں اور چوتھا نکتہ یہ نکالتے ہیں۔

الرابعة ان اصلح الناس لو یفعله ارضاء لغیره صار من الظالمین (کتاب التوحید مطبوعہ لاہور۔ ص ۵۳)

چوتھی بات یہ معلوم ہوئی کہ غیر اللہ کی رضا جوئی کے لیے اگر مصلح ترین انسان بھی

Marfat.com

ایسی غلطی کرے تو وہ بھی گنہگاروں میں سے ہو جاتا ہے۔

القول

شاید شیخ نجدی کی نظر سے یہ آیت نہیں گزری اور گزری بھی ہو تو وہ بات پیدا نہ ہو سکی جو مطلوب و مقصود قرآن ہے ؎

ترے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزول کتاب
گرہ کشا ہے نہ رازی نہ صاحبِ کشاف

قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے۔

یحلفون باللّٰہ لکم لیرضوکمؕ واللّٰہ ورسولہٗ احق ان یرضوہ
ان کانوا مومنین (توبہ - ۶۲)

قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی تمہارے آگے تاکہ تم کو راضی کریں اور اللہ کو اور اس کے رسول کو بہت ضرور ہے راضی کرنا اگر وہ ایمان رکھتے ہیں۔

حق جل مجدہٗ نے اپنے خاص طرز عمل سے اپنے بندوں کو بتایا کہ تکمیل ایمان کے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کس قدر ضروری ہے، تحویل قبلہ کا مشہور واقعہ طلب رضا کا ایک کرشمہ تو ہے، ایک رخ کیا پھیرا، سارے عالم کے رُخ پھیر دیئے۔

اے زہے شانِ عبدیت تیری   تو جدھر ہے اُدھر خدائی ہے

ارشاد ہوتا ہے:۔

قد نری تقلب وجھک فی السماءۚ فلنولینک قبلۃ ترضٰھا
فول وجھک شطر المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولوا
وجوھکم شطرہٗ (بقرہ - ۴۴)

Marfat.com

ہم آپ کے منہ کا یہ بار بار آسمان کی طرف اُٹھنا دیکھ رہے ہیں اس لیے ہم آپ کو اسی قبلہ کی طرف متوجہ کر دیں گے جس کے لیے آپ کی مرضی ہے، پھر اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف کیا کیجیے اور تم سب لوگ جہاں کہیں بھی ہو اپنے چہروں کو اسی کی طرف کیا کرو۔

سورۂ ضحیٰ میں تو صاف صاف ارشاد ہوتا ہے۔

ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ (ضحیٰ - ۵)

اور عنقریب آپ کا پروردگار دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا گیا:۔

لعلک ترضیٰ (طٰہٰ - ۱۳۰)

شاید آپ راضی ہو جائیں

جس ذات اقدس کی رضا و خوشنودی حق تعالیٰ کو منظور و مطلوب ہو اس کی رضا جوئی تو عین بندگی ہے نہ معلوم شیخ نجدی نے صحابہ جیسے محمود و مقبول بندوں کو گنہ گاروں اور ظالموں میں کیسے شمار کر لیا۔

(۵)

ابوداؤد شریف کی حدیث میں آتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا۔

فان تسلیمکم لیبلغنی این کنتم

کیوں کہ تم جہاں بھی ہو گے تمہارے بھیجے ہوئے درود مجھ کو پہنچ جائیں گے۔

اس حدیث پاک سے شیخ نجدی یہ نکتہ نکالتے ہیں۔

بان صلوٰۃ الرجل وسلامہ علیہ یبلغہ وان بعد فلاحاجۃ

Marfat.com

الیٰ ما یتوھمہ من ارادالقرب (ص - ۸۲ و ۸۳)

چوں کہ ہر جگہ سے صلوٰۃ و سلام حضور کو پہنچ جاتا ہے اس واسطے خیال قرب وہم محض ہے

اقول

استدلال و استنباط کی اگر یہی صورت ہے تو پھر تقرب الٰہی کا خیال بھی عبث محض ہے کیوں کہ اس کی حضوری کا تو کوئی اندازہ ہی نہیں ——— ہمارے خیال میں اس حدیث شریف میں مہجوروں کے لیے خوشخبری، دلاسا اور تشفی ہے کہ وہ جہاں بھی ہوں گے ہم ان کے قریب ہوں گے۔ خود صحابۂ کرام حاضر ہوتے اور بڑے رقت انگیز مناظر دیکھنے میں آتے عہد فاروقی میں حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ دیار شام سے جس والہانہ انداز سے مرقد انور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہوئے ہیں اس کیفیت کو پڑھ کر بے اختیار آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑتے ہیں۔ ابن عساکر ابوداؤد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

و اتی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یبکی عندہ ویمرغ وجہہ علیہ فاقبل الحسن والحسین رضی اللہ عنہما فجعل یضمھما و یقبلھما الخ (تصحیح العقائد - ص - ۱۱۹)

روضۂ اقدس پر حاضر ہوئے، قبر شریف کے پاس پہنچ کر (بے اختیارانہ) روئے اور اپنا چہرہ قبر شریف سے ملنے لگے، اتنے میں حضرت امام حسن و حسین (علیہما السلام) تشریف لے آئے، پس حضرت بلال ان دونوں کو لپٹانے اور چومنے لگے۔

ایک عاشق دل فگار اپنے محبوب کے مرقد انور پر اسی طرح حاضر ہوا کرتا ہے اور اس کے محبوبوں کو اسی طرح لپٹاتا اور چومتا ہے۔ یہ محبت کی بات ہے، اہل محبت ہی سمجھ سکتے ہیں محبت ناآشنا ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتا کہ وہ روحانی بلوغ کو نہیں پہنچا۔

Marfat.com

علامہ ابن حجر مکی آیتہ کریمہ ولوانہم اذ ظلموا الایۃ سے استدلال کرتے ہوئے "جواہر المنظم" میں فرماتے ہیں۔

ھذہ الایۃ دالۃ علی ترغیب المسلمین للسفر والمشی والحضور فی خدمتہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم للاستغفار من اللہ تعالیٰ وایضاً دالۃ علی الحضور والمجی بعد الانتقال للاستغفار لانہ صلی اللہ علیہ وسلم حی بجسدہ وروحہ بھیئۃ التی کان قبل وفاتہ ولم یبدل منہ شئ۔

یہ آیت مسلمانوں کو طلب استغفار کے لیے حضور کی خدمت میں حاضری کی رغبت پر دلالت کرتی ہے نیز حضور کی دعائے شریفہ کے حصول کے لیے بعد وفات حاضری پر دلالت کرتی ہے کیوں کہ بلاشبہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم بدن و روح کے ساتھ اس ہیئت پر حیات ہیں جیسے قبل وفات تھے اور آپ میں کچھ تغیر بھی نہیں ہوا۔

اور جس حدیث پاک سے شیخ نجدی نے دربار رسالت میں عدم حاضری پر استدلال کیا ہے وہ تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات بعد وفات پر شاہد عادل ہے اور پھر جب حیات متحقق ہو گئی تو پھر یہاں اُن تمام نصوص قطعیہ کا اطلاق کیا جائے گا جس میں دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں مودبانہ حاضری کی تحریص و تشویق کی گئی ہے۔

(۶)

بخاری شریف اور مسلم شریف میں بعض ایسی احادیث ہیں جن میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال عشق و محبت کو تکمیل ایمان کے لیے لابدی قرار دیا گیا ہے۔ کتاب التوحید میں یہ احادیث نقل کی گئی ہیں مگر یکہ رس طبیعت نے اپنا گل کھلایا ہے' محبت کی بات تھی محبت

Marfat.com

پر ختم ہو جاتی لیکن ایسا نہ ہوا، یہ نکتہ نکالا۔

ان من اتخذ ندا تساوی محبة الله فهو شرک الاکبر

جو محبت میں کسی کو اللہ کا شریک بناتا ہو اور اللہ کے برابر اس سے محبت رکھتا ہو وہ اپنے اس فعل کے ذریعہ شرک اکبر کرتا ہے۔

اقول

حدیث پاک میں محبت کے ذکر کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ نہ معلوم شیخ نجدی نے "شرک اکبر" کا نکتہ کہاں سے نکالا، اس قسم کی باتوں سے شخصیت کی گہرائی میں اُترا جا سکتا ہے اور ایک خاص قسم کی نفسیاتی کیفیت کا پورا پورا اندازہ ہو سکتا ہے۔

یہ تسلیم کہ اللہ کے برابر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہو تو شرک اکبر میں مبتلا ہے، مگر محبت کا یہ سبق خود حق جل مجدہ پڑھائے تو پھر کیا کیا جائے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

قل ان کان اباءکم وابناءکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال اقترفتموها وتجارة تخشون کسادها ومسٰکن ترضونها احب الیکم من الله ورسوله وجهاد فی سبیله فتربصوا حتی یاتی الله بامره والله لا یهدی القوم الفٰسقین۔ (توبہ۔ ۲۴)

آپ کہہ دیجئے، اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیبیاں اور تمہارا کنبہ اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جس میں نکاسی نہ ہونے کا تم کو اندیشہ ہو اور وہ گھر جن کو تم پسند کرتے ہو، تم کو اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہوں تو تم منتظر رہو یہاں تک کہ

Marfat.com

اللہ اپنا حکم بھیج دے اور اللہ بے حکمی کرنے والے لوگوں کو ان کے مقصود تک

نہیں پہنچاتا۔

آیت مذکورہ میں حق جل مجدہٗ نے اپنی ذات اور ذات اقدس جناب رسالت مآب

سے محبت و عشق کی جو تعلیم دی ہے' اس میں درجہ بندی نہیں فرمائی' بلکہ جو اس بے نیازانہ

اور خود فراموشانہ محبت کے لیے تیار نہ ہو اس سے فرمایا جاتا ہے کہ تو عذاب الٰہی کا انتظار کر کہ تو حکم

عدولی کرنے والوں میں ہے جن کی لوح تقدیر سے حرف ہدایت مٹا دیا گیا ہے۔

(۷)

ابن ماجہ کی ایک روایت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین عالم دارفنی میں

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مبارکہ میں اکثر فرمایا کرتے تھے "جو اللہ چاہے اور جو محمد

چاہیں" ایک روز آں حضرت نے مصلحت وقت کے تحت تواضعاً ایسا کہنے سے منع فرمایا۔ شیخ

نجدی اس حدیث پاک سے استدلال کرتے ہوئے قصیدہ بردہ کے مصنف بوصیری علیہ الرحمہ

کے مدحیہ اشعار پر سخت گرفت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

قوله صلى الله عليه وسلم اجعلتنى لله ندا فكيف بمن قال "ما لى

الوذ به سواك" والبيتين بعده - (ص - ۱۳۳)

حضور کا ارشاد کہ کیا تم نے مجھ کو اللہ کا مثیل بنا دیا ہے۔ تو اس کا کیا حال ہوگا کہ جس

نے کہا ہے کہ حضور کے علاوہ میری کوئی جائے پناہ نہیں اور اس کے بعد کے دو شعر بھی

ایسے ہی ہیں۔

شیخ نجدی کا اشارہ علامہ بوصیری علیہ الرحمہ کے اس شعر کی طرف ہے۔

يا اكرم الخلق ما لى من الوذ به سواك عند حلول الحادث العمم

Marfat.com

الـقـول

جب شاعر "یا اکرم الخلق" کہہ کر خطاب کر رہا ہے تو پھر شرک کا کون سا شائبہ رہ گیا؟ ذات اقدس جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو مومنین کے لئے جائے پناہ تو حق تعالیٰ نے بنایا چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحيما۔ (قرآن پاک پ۵)

اگر وہ لوگ جس وقت اپنا نقصان کر بیٹھے تھے اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے اور رسول بھی ان کو بخشواتے تو البتہ اللہ کو پاتے معاف کرنے والا مہربان۔

امور دنیا سے قطع نظر امور عقبیٰ کو دیکھئے۔ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ قیامت میں بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مصیبت زدہ امتیوں کے جائے پناہ ہوں گے یہ وہ وقت ہوگا جب کسی نبی کے دامن میں پناہ نہ ملے گی ہاں حضور کے دامن رحمت میں ضرور پناہ ملے گی اور آپ اپنے امتیوں کی بخشش کے لیے دربار الٰہی میں حاضر ہوں گے اور مقام محمود پر فائز ہوں گے۔ ترمذی شریف اور دوسری کتب احادیث میں یہ طویل حدیث موجود ہے۔ پس اگر علامہ بوصیری نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدح میں فرمایا کہ "ما لی من الوذ به سواک" الخ تو یہ قرآن وحدیث کے عین مطابق اور منشاء ربانی کے عین موافق ہے۔ خود صحابہ کرام سے اس قسم کے اقوال واشعار منقول ہیں، چنانچہ غزوۂ خیبر کے موقع پر حضرت عامر رضی اللہ عنہ کے رجزیہ اشعار میں ایک شعر یہ بھی تھا۔

فاغفر فداء لك ما ابقينا وابقين سكينة علينا

Marfat.com

توحضور بخش دیجیے، جو گناہ ہمارے رہ گئے ہیں ہم حضور پر قربان اور ہم پر سکینہ اتاریئے

ویثبت الاقدام ان لاقینا

ونحن عن فضلك ما استغنیا

جب ہم دشمن سے مقابلہ کریں تو ہمیں ثابت قدم رکھیں ہم حضور کے فضل سے بے نیاز نہیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محسن و مشفق عم محترم حضرت ابو طالب حضور کی شان اقدس میں فرماتے ہیں :-

تلوذ به الهلاك من آل هاشم

فهم عنده فی نعمة و فواضل

بنی ہاشم تباہی کے وقت ان کی پناہ میں آتے ہیں ان کے پاس نعمت و فضل میں بسر کرتے ہیں۔ (تصحیح العقائد ص ۲۱)

(پروفیسر مسعود احمد صاحب کی تحریر ختم ہوئی۔)

Marfat.com

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے ناامیدی

سعودی نجدیوں اور برطانوی سامراج کا شرمناک گٹھ جوڑ

قرآن حکیم میں ارشاد خداوندی ہے۔

"یوں عرض کر اے اللہ ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے بے شک تو سب کچھ کرسکتا ہے"

قرآن حکیم پ۳ رکوع ۱۱ ترجمہ کنز الایمان)

اس ارشاد خداوندی کی روشنی میں ایک صاحب ایمان کا عقیدہ تو یہ ہونا چاہیئے کہ حکمت و سلطنت عطیہ خداوندی ہے۔ رب تبارک و تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جسے چاہے عطا فرمائے اور جس سے چاہے چھین لے پھر اگر وہ کسی کو عطا کرنے پر قدرت رکھتا ہے تو چھیننے پر بھی قدرت رکھتا ہے کیونکہ عزت و ذلت کا عطا فرمانا بھی اسی قادر مطلق کا کام ہے۔

مگر حیرت و استعجاب کا مقام ہے کہ جس قوم نے توحید پرستی کا پُرفریب نعرہ لگا کر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کی بارگاہ اقدس میں گستاخیاں کیں سرزمین حجاز پر بسنے والے ہزارہا اہل ایمان پر نام نہاد شرک کا الزام لگا کر انہیں سربازار قتل کر کے یہود و نصاریٰ کی اسلام دشمن خواہشات کی تکمیل کی۔ جنہوں نے اہلبیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مزارات مقدسہ کو شرک و بت پرستی کا مرکز قرار دے کر عالم اسلام کو رلوایا اور یہود و نصاریٰ کے ایوانوں میں خوشی و مسرت کے شادیانے بجوائے کہ اہل اسلام کے ان تاریخی مقامات مقدسہ کی بے حرمتی جو قوم یہود خود نہ کرسکی وہ توحید پرستی کے خوشنما لبادہ میں چھپے ہوئے ان زر پرستوں اور

Marfat.com

حکومت وسلطنت کے پجاریوں سے کرانے میں وہ کامیاب ہوئی۔ کہاں تو توحید پرستی کا یہ ڈھونگ کہ "جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں" کہاں جہالت کا یہ عالم کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں توسل طلب کرنے والے کو مشرک اور واجب القتل قرار دیا جائے اور اس کے مال کو حلال قرار دیا جائے اور کہاں ہوسِ ملک گیری اور زر پرستی اور حکومت وسلطنت کی محبت ووارفتگی کا یہ بھیانک اور خوفناک منظر کہ جس حکومت کے حصول کے لئے اسلامی سلطنتوں کی بنیادیں ہلادی گئیں حجاز مقدس کی سرزمین کو اہل ایمان کے قیمتی خون سے لالہ زار کردیا گیا ڈاکوؤں کی طرح رات کی تنہائیوں میں بستیوں کو آگ وخون میں نہلایا گیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مزارات مقدسہ کو بے دردی سے شہید کیا گیا اور پھر حکومت بھی کس مقدس سرزمین کی جو امین بیت اللہ ہے جس کو خود قرآن حکیم بلدالامین کہہ رہا ہے وہ سرزمین جو قیام قیامت تک کسی کی ملکیت نہیں ہوسکتی ہے جو عالم اسلام کی مشترکہ امانت ہے جس سرزمین پر ہر کلمہ گو کا حق ہے افسوس صد افسوس کہ نجد کے ان نام نہاد توحید پرستوں نے اس سرزمین پر ظالمانہ اور جابرانہ تسلط کے بعد اس کی حفاظت کی ذمہ داری خدائے وحدہٗ لاشریک کو نہ سونپی جو اس سرزمین مقدس کا حقیقی مالک ہے بلکہ خدا کی بارگاہ کو چھوڑ کر حکومت وسلطنت کے تحفظ کی ضمانت کے لیے یہ مردودانِ بارگاہ خدا ورسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سجدہ ریز ہوئے بھی تو کہاں۔ برطانوی سامراج کے آستانہ مشرکاں پر سے ؎

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

آئیے اب ان تمہیدی کلمات کے بعد اس سیاہ معاہدہ کو پڑھیے جو سرزمین حجاز کے سلسلہ میں ابن سعود نجدی اور حکومت برطانیہ کے درمیان ہوا تھا جس میں آئینہ کی طرح

Marfat.com

نظر آرہا ہے کہ سعودی اور ان کی حکومت برطانوی سامراج کے کیسے کمزور اور بے بس غلام ہیں جن موحدین کو امام الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں شرک نظر آرہا تھا جب ایمان کی لازوال دولت سے محروم ہوئے تو یہود و نصاریٰ کی غلامی میں توحید کے جلوے نظر آنے لگے۔

معاہدے کی ایک ایک سطر کو پڑھتے جائیے اور سعودیوں کی نصاریٰ نوازی پر غور و فکر بھی کرتے جائیے۔ یہ معاہدہ ۱۹۱۵ء میں انگریزوں اور نجدیوں کے مابین ہوا جس کی تصدیق ۱۹۲۰ء میں ہوئی۔

ابن سعود اور انگریزوں کا معاہدہ

دفعہ اول حکومت برطانیہ اعتراف کرتی ہے اور اس کو اس امر کے تسلیم کرنے میں کوئی عذر نہیں ہے کہ علاقہ جات نجد، احسا، قطیف، جبیل اور خلیج فارس کے ملحق مقامات، جن کی حد بندی بعد کو ہوگی۔ یہ سلطان ابن سعود کے علاقہ جات ہیں اور برطانیہ اس امر کو تسلیم کرتی ہے کہ ان مقامات کا مستقل حاکم سلطان مذکور اور اس کے اجداد ہیں۔ ان کو ان ممالک اور قبائل پر خود مختار حکومت حاصل ہے اور اس کے بعد ان کے لڑکے ان کے صحیح وارث ہوں گے لیکن ان ورثا میں سے کسی ایک کی سلطنت کے انتخاب و تقرر کے لیے یہ شرط ہوگی کہ وہ شخص سلطنت برطانیہ کا مخالف نہ ہو اور شرائط مندرجہ معاہدہ ہٰذا کے بھی خلاف نہ ہو۔

دفعہ دوم اگر کوئی اجنبی طاقت سلطان ابن سعود اور اس کے ورثا کے ممالک پر حکومت برطانیہ سے مشورہ کیے بغیر یا اس کو ابن سعود سے مشورہ کرنے کی فرصت دیئے بغیر حملہ آور ہوئے تو حکومت برطانیہ ابن سعود سے مشورہ کر کے حملہ آور

Marfat.com

حکومت کے خلاف ابن سعود کو امداد دے گی اور اپنے حالات کو ملحوظ رکھ کر ایسی تدابیر اختیار کرے گی جن سے ابن سعود کے اغراض و مقاصد اور اس کے ممالک کی بہبود محفوظ رہ سکے۔

دفعہ سوم ابن سعود اس معاہدہ پر راضی ہے اور وعدہ کرتا ہے کہ (۱) وہ کسی غیر قوم یا کسی سلطنت کے ساتھ کسی قسم کی گفتگو یا سمجھوتہ اور معاہدہ کرنے سے پرہیز کرے گا۔

(۲) ممالک مذکورہ بالا کے متعلق اگر کوئی سلطنت دخل دے گی تو ابن سعود فوراً حکومت برطانیہ کو اس امر کی اطلاع دے گا۔

دفعہ چہارم ابن سعود عہد کرتا ہے کہ وہ اس عہد سے پھرے گا نہیں اور وہ ممالک مذکورہ یا اس کے کسی دوسرے حصہ کو حکومت برطانیہ سے مشورہ کیے بغیر بیچنے، رہن رکھنے، متاجری یا کسی قسم کے تصرف کرنے کا مجاز نہ ہوگا۔ اس کو اس امر کا اختیار نہ ہوگا کہ کسی حکومت یا کسی حکومت کی رعایا کو برطانیہ کی مرضی کے خلاف ممالک مذکورہ بالا میں کوئی رعایت لائسنس دے۔ ابن سعود وعدہ کرتا ہے کہ وہ حکومت برطانیہ کے ارشاد کی تعمیل کرے گا اور اس میں اس امر کی قید نہیں ہے کہ وہ ارشاد اس کے مفاد کے خلاف ہو یا موافق۔

دفعہ پنجم ابن سعود عہد کرتا ہے کہ مقامات مقدسہ کے لیے جو راستے اس کی سلطنت سے ہو کر گزرتے ہیں وہ باقی رہیں گے اور ابن سعود حجاج کی آمد و رفت کے زمانے میں ان کی حفاظت کرے گا۔

دفعہ ششم ابن سعود اپنے پیشرو سلاطین نجد کی طرح عہد کرتا ہے کہ وہ علاقہ جات کویت، بحرین، علاقہ جات رؤساد

Marfat.com

شیوخ عرب عمان کے ان ساحلی علاقہ جات اور دیگر ملحقہ مقامات کے متعلق جو برطانوی حمایت میں ہیں، کسی قسم کی مداخلت نہیں کرے گا۔ ان ریاستوں کی حد بندی بعد کو ہوگی جو برطانیہ سے معاہدہ کر چکی ہیں۔

دفعہ ہفتم اس کے علاوہ حکومت برطانیہ اور ابن سعود اس امر پر راضی ہیں کہ طرفین کے بقیہ باہمی معاملات کے لیے ایک اور مفصل عہد نامہ مرتب و منظور کیا جائے گا۔

مورخہ ۱۸ صفر ۱۳۳۴ھ ہجری

۲۶ نومبر ۱۹۱۵ء عیسوی

مہر و دستخط عبدالعزیز السعود

دستخط پی ریڈ کاکس وکیل معاہدہ ہٰذا نمائندہ برطانیہ، خلیج فارس

دستخط چیمسفورڈ نائب ملک معظم وائسرائے ہند۔

یہ معاہدہ وائسرائے ہند کی طرف سے گورنمنٹ آف انڈیا بمقام شملہ ۱۸ مئی ۱۹۱۶ء کو تصدیق ہو چکا ہے ـــــ دستخط اے۔ ایچ گرانٹ سکریٹری حکومت ہند شعبہ خارجہ دیا گیا۔

Marfat.com

دامن کو لیے ہاتھ میں کہتا تھا یہ قاتل
کب تک اسے دھویا کروں لالی نہیں جاتی

۱۸۵۷ء کے انگریزی مظالم اور ہندوستان کے نجدی علما

آخری مغل تاجدار بہادر شاہ ظفر کی برائے نام حکومت کا جب چراغ بجھنے کو تھا اور فرنگیوں کے مظالم پورے شباب پر تھے اور علمائے حق برطانوی سامراج کے خلاف اپنی عزت و ناموس کو داؤں پر لگا کر دہلی کی شاہی جامع مسجد میں مسلمانوں کو جہاد کا فتویٰ دے رہے تھے اس وقت برطانوی سامراج کی حمایت کرنے والے انہیں ندوی، نعمانی اور ٹانڈوی کے اکابرین کیا گل کھلا رہے تھے اس پر تاریخی شہادت پیش کرنے سے قبل میں علمائے حق کے کردار اور برطانوی سامراج کے وحشیانہ مظالم کی ایک ادنیٰ سی جھلک پیش کرتا چلوں۔

منشی جیون لال کے روزنامچہ (۱۶ر اگست ۲-۶-ستمبر ۱۸۵۷ء) کی تفصیلات پیش کرتے ہوئے "خون کے آنسو" کے مصنف علامہ مشتاق احمد صاحب نظامی رقم طراز ہیں

> آخر میں علامہ فضل حق نے ترکش سے آخری تیر نکالا۔ بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں علماء کے سامنے تقریر کی استفتا پیش کیا۔ مفتی صدر الدین خاں۔ مولوی عبدالقادر۔ قاضی فیض اللہ۔ مولانا فیض احمد بدایونی۔ وزیر خاں اکبر آبادی سید مبارک حسین رامپوری نے دستخط کر دیئے۔ اس فتوے کے شائع ہوتے ہی ملک میں عام شورش بڑھ گئی۔ دہلی میں ۹۰ ہزار سپاہ جمع ہو گئی تھی۔

Marfat.com

بادشاہ گرفتار کر کے قلعہ میں بند کر دیئے گئے۔ تین شاہزادوں کو قلعہ میں داخل ہوتے ہی گولی کا نشانہ بنا دیا گیا اور ان کے سروں کو خوان پوش سے ڈھک کر خوان میں لگا کر بادشاہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ علامہ فضلِ حق دہلی سے ۶ ستمبر ۱۸۵۷ء کو روانہ ہو گئے تھے۔ ۱۹ ستمبر ۱۸۵۷ء کے بعد ہندستانیوں پر مصائب کے جو پہاڑ ٹوٹے اس کی نظیر تاریخ میں مشکل سے ملے گی جن مظالم کو لکھتے ہوئے دل لرزتا ہے۔ سینۂ قلم شق اور جگر قرطاس پارہ پارہ ہوتا ہے۔ زندہ مسلمانوں کو سوّر کی کھال میں سلوا کر گرم تیل کے کڑھاؤ میں ڈلوانا۔ فتح پوری مسجد سے قلعہ کے دروازے تک درختوں کی شاخوں پر مسلمانوں کی لاشوں کو لٹکانا۔ مساجد کی بے حرمتی۔ جامع مسجد دہلی کے حجروں میں گھوڑوں کا باندھنا۔ حوض میں وضو کے پانی کی جگہ گھوڑوں کی لید ڈلوانا۔ ناقابل معافی وغیر ممکن تلافی جرم ہیں۔ اب قتل و غارتگری کا بازار گرم ہو چکا تھا۔ علامہ فضل حق کو بھی باغی قرار دے دیا گیا تھا۔

(ختم ہوئی علامہ نظامی کی تحریر)

غدر ۱۸۵۷ء کے حالات دہلی کے جن اہل علم نے قلم بند کیے ہیں ان کے محتاط اندازے کے مطابق ظلم و ستم کے اس بھیانک طوفان نے کم و بیش ۲۰ ہزار مسلمانوں کو اپنی لپیٹ میں لیا۔ ہزاروں گھر برباد ہوئے۔ بیواؤں اور یتیموں کی پرسوز آہوں سے دہلی کے در و دیوار لرز گئے اور جس انگریز نے یہ سارے ظلم و ستم کیے۔ زر پرست اور مردہ ضمیر پیر دکاران نجدان الفاظ میں اسی انگریز کی مدح سرائی میں مصروف تھے۔

مفسدہ ۱۸۵۷ء میں جو مسلمان شریک ہوئے تھے وہ سخت گناہگار اور بہ حکم قرآن و حدیث وہ مفسد و باغی بدکردار تھے۔ اکثر ان میں عوام کالانعام تھے

Marfat.com

بعض جو خواص و علماء کہلاتے تھے وہ بھی اصل علوم دین (قرآن و حدیث) سے بے بہرہ تھے یا نافہم و بے سمجھ، باخبر و سمجھ دار علماء اس میں ہرگز شریک نہیں ہوئے اور نہ اس فتوے پر جو اس غدر کو جہاد بنانے کے لیے مفسد لئے پھرتے تھے انہوں نے خوشی سے دستخط کئے۔ اس کی تفصیل ہم اشاعۃ السنۃ نمبر دس جلد آٹھ میں کر چکے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ مولوی اسمٰعیل دہلوی جو حدیث و قرآن سے باخبر اور اس کے پابند تھے، اپنے ملک ہندوستان میں انگریزوں سے (جن کے امن و عہد میں رہتے تھے) نہیں لڑے اور نہ اس ملک کی ریاستوں سے لڑے ہیں۔ اس ملک سے باہر ہو کر قوم سکھوں سے (جو مسلمانوں کے مذہب میں دست اندازی کرتے تھے، کسی کو اونچی اذان نہیں کہنے دیتے تھے) لڑے، اس کی تفصیل بھی آنرایبل سید احمد خاں صاحب سی ایس آئی کا رسالہ جواب ڈاکٹر ہنٹر سے اشاعت السنۃ نمبر (۱۰) جلد (۸) میں گزر چکی ہے۔ [1]

یہ مولانا محمد حسین لاہوری مولوی اسمٰعیل صاحب کے خصوصی معتقدین میں شمار کیے جاتے ہیں جو برٹش عہدِ حکومت کو امن و امان کا دور قرار دے رہے ہیں اور برطانوی سامراج کے خلاف جہاد کا فتویٰ دینے والے علمائے حق کو قرآن و حدیث سے بے بہرہ اور نافہم قرار دے رہے ہیں۔ (لعنۃ اللہ علی الکاذبین)

---

[1] ملاحظہ کریں مولانا محمد حسین لاہوری کا رسالہ الاقتصاد فی مسائل الجہاد" حصہ اول ص ۴۹ و ص ۵۰

Marfat.com

یہ قصۂ لطیف ابھی ناتمام ہے
جو کچھ بیاں ہوا ہے وہ آغازِ باب تھا

برطانوی سامراج کے حامی نجدی علما کا اظہارِ وفاداری

آیئے اب اسماعیلی اسکول کے تربیت یافتہ نجدی پیروکار علما کی انگریز دوستی پر چند تاریخی شواہد اور ملاحظہ کرتے چلیں تاکہ شکوۂ تشنگی نہ رہ سکے۔

مولوی رشید احمد گنگوہی علمائے حق پر طنز کرتے ہوئے برٹش سامراج کا حق نمک ادا کر رہے ہیں ارشاد فرماتے ہیں۔

★ "بعض کے سروں پر موت کھیل رہی تھی انہوں نے کمپنی (انگریزی حکومت) کے امن و عافیت کا زمانہ قدر کی نگاہ سے نہ دیکھا اور اپنی رحم دل گورنمنٹ کے سامنے بغاوت کا علم قائم کیا۔ (تذکرۃ الرشید حصہ اول ص۷۴)

★ جب میں حقیقت میں سرکار (برٹش) کا فرماں بردار رہوں ان جھوٹے سے میرا بال بھی بیکا نہ ہوگا اور اگر مارا بھی گیا تو سرکار مالک ہے اُسے اختیار ہے جو چاہے کرے۔" (تذکرۃ الرشید حصہ اول ص۸۰)

کہیے نعمانی صاحب؟ آپ کو محبتِ رسول اور عقیدتِ اہلبیت کی بنیاد پر تو مسلمانوں میں شرک نظر آگیا مگر اپنے شیخ گنگوہ کی نصاریٰ نوازی میں تو یقیناً "توحید" کے جلوے نظر آ رہے ہوں گے۔

مولوی اشرف علی تھانوی کی انگریز دوستی پر مولوی حفظ الرحمٰن کی شہادت

حوالہ مکالمۃ الصدرین ص ۱۰،۱۱ کی عبارت ملاحظہ فرمایئے اور مولانا تھانوی کے

Marfat.com

انگریز بہادر سے قلبی تعلقات پر آفریں صد آفریں کہیے۔

مولوی شبیر احمد صاحب دیوبندی صدر جمعیۃ الاسلام کلکتہ نے مولوی حفظ الرحمٰن صاحب کے جواب میں کہا کہ دیکھیے مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے اور آپ کے مسلّم بزرگ و پیشوا تھے، ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ ان (یعنی مولانا تھانوی) کو چھ سو روپے ماہوار حکومت کی جانب سے دیئے جاتے تھے۔"

؎ ایں ہمہ خانہ آفتاب است

مولوی اسمٰعیل کے مقلدین کی انگریز دوستی کا تذکرہ کرتے ہوئے راجہ غلام محمد لکھتے ہیں:۔

مولوی محبوب علی دہلوی نے زمانہ غدر کی لڑائی کی نسبت جس میں بخت خاں باغی نے ان کو شریک کرنا چاہا تھا جہاد ہونے کا انکار اور مولوی محمد حسین لاہوری بھی اب تک بذریعہ پرچہ اشاعت السنہ جہاد کا نسبت گورنمنٹ ہند کے انکار کرتے ہیں۔" (رسالہ امتیاز حق۔ از راجہ غلام محمد ص۸۲ و ۸۳)

راجہ غلام محمد نے مولوی سید نذیر حسین بہاری دہلوی کی سوانح حیات "الحیاۃ بعد المماۃ" کے صفحہ ۱۲۵، ۱۲۷، ۱۴۰ سے انگریزوں کی عنایات کا ذکر کیا ہے جو مولوی صاحب پر کی گئی ہیں۔ مولوی صاحب جب حج کے واسطے روانہ ہوئے، ان کو یہ سرٹیفکٹ دیا گیا۔

مولوی نذیر حسین دہلی کے ایک بہت بڑے معتدر عالم ہیں جنہوں نے نازک وقت میں اپنی وفاداری گورنمنٹ برطانیہ کے ساتھ ثابت کی ہے

Marfat.com

جس کسی برٹش افسر کی وہ مدد چاہیں گے وہ ان کو مدد دے گا۔ کیوں کردہ کامل طور سے اس مدد کے مستحق ہیں[1]۔

دستخط جے' ڈی' ٹریملٹ بنگال سروس
کمشنر دہلی و سپرنٹنڈنٹ' ۱۰ اگست ۱۸۸۳ء"

مولوی اسعد ٹانڈوی صاحب کے اکابرین کی یادگار

دارالعلوم دیوبند کو برٹش وفاداری کا سرٹیفکیٹ

مولانا محمد احسن نانوتوی کی سوانح حیات مکتبہ عثمانیہ کراچی پاکستان سے شائع ہوئی ہے جو ایک فاضل دیوبند کی مرتب کردہ ہے۔

اپنی کتاب میں مصنف نے اخبار "انجمن" پنجاب لاہور مجریہ ۱۹ فروری ۱۸۷۵ء کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ۳۱ جنوری ۱۸۷۵ء بروز یکشنبہ لیفٹننٹ گورنر کے ایک خفیہ معتمد انگریز مسمیٰ پامر نے مدرسہ دیوبند کا معائنہ کیا۔ معائنہ کی جو عبارت موصوف نے اپنی کتاب میں نقل کی ہے اس کی یہ چند سطریں خاص طور پر پڑھنے کے قابل ہیں۔

" جو کام بڑے بڑے کالجوں میں ہزاروں روپے کے صرف سے ہوتا ہے وہ یہاں کوڑیوں میں ہو رہا ہے۔ جو کام پرنسپل ہزاروں روپیہ ماہانہ تنخواہ لے کر کرتا ہے وہ یہاں ایک مولوی چالیس روپیہ ماہانہ پر کر رہا ہے۔ یہ مدرسہ خلاف سرکار نہیں بلکہ موافق سرکار ممد و معاون سرکار ہے"۔

(مولانا محمد احسن نانوتوی ص۲۱۷)

---

[1] راجا غلام محمد نے ۸۰ کتابوں سے یہ رسالہ "امتیاز حق" مرتب کیا ہے برائے تحقیق اس رسالہ کی طرف رجوع کریں

Marfat.com

مت پوچھئے کہ داغ جگر میں کہاں کے ہیں
کچھ آپ کے دیئے ہیں اور کچھ آسماں کے ہیں

فتنۂ قادیانیت کو برطانوی سامراج کی تائید

گذشتہ صفحات میں آپ بیس بڑے مسلمان کا اقتباس پڑھ چکے ہیں کہ انگریز حکمرانوں کو ایک ایسے غدار کی تلاش تھی جو دعویٰ نبوت کر سکے تاکہ اس کی سرپرستی میں برطانوی سامراج کی وفاداری کے گن گانے والوں کی ایک پوری ٹیم تیار کی جا سکے۔

مثل مشہور ہے جوئندہ۔ پائندہ۔ انگریز نے تلاش کی اور اُسے مرزا غلام احمد قادیانی مل گیا جس نے ۱۸۹۱ء میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا انکار کرتے ہوئے خود ہی مسیح ہونے کا دعویٰ کر دیا اور سن ۱۹۰۱ء میں ختم نبوت کے عقیدے کو لغو اور باطل قرار دے کر خود مدعی نبوت ہوا۔ براہین احمدیہ جلد پنجم کے ضمیمہ ص۲۵۴ پر لکھتا ہے۔

"یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ یہ خیال کیا جائے کہ بعد آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وحی کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا۔"

غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کو مذہبی طور پر سب سے بڑی مدد دارالعلوم دیوبند کے بانی مولانا محمد قاسم نانوتوی کی کتاب تحذیرالناس کی ان عبارات سے ملی جو انہوں نے عقیدۂ ختم نبوت کے تعلق سے اپنی خود ساختہ تاویلات پیش کر کے لکھی تھیں۔ اس خود ساختہ اور کاذب غلام احمد قادیانی کی انگریز دوستی اسی کے قلم سے ملاحظہ فرمائیں۔

"مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی وہ یہ تھی کہ میں نے ۵۰ ہزار کے قریب کتابیں اور رسائل اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور نیز

Marfat.com

دوسرے بلاد اسلام میں اس مضمون کے شائع کیے کہ گورنمنٹ ہم مسلمانوں کی محسن ہے۔ لہٰذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے اور دل سے اس دولت کا شکر گذار اور دعا گو رہے اور یہ کتابیں میں نے مختلف زبانوں یعنی اردو، فارسی اور عربی میں تالیف کر کے اسلام کے تمام ملکوں میں پھیلا دیں اور یہاں تک کہ وہ اسلام کے دو مقدس شہروں مکے اور مدینے میں بھی بخوشی شائع کر دیں اور رُوم کے پایۂ تخت قسطنطنیہ اور بلاد شام اور مصر اور کابل اور افغانستان کے متفرق شہروں میں جہاں تک ممکن تھا اشاعت کر دیا۔

جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلط خیالات چھوڑ دیئے جو نافہم ملاؤں کی تعلیم سے ان کے دلوں میں تھے یہ ایک ایسی خدمت مجھ سے ظہور میں آئی کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اس کی نظیر کوئی نہیں دکھلا سکتا۔[1]

اس فتنۂ قبیح نے بھی مسلمانان ہند کے اتحاد و اتفاق کے خرمن کو جو آگ لگائی اس کی تباہ کاریوں کی جھلک آج بھی ہندستان سے زیادہ پاکستان میں دیکھی جا سکتی ہے۔

پیروکاران نجد کی برطانوی سامراج سے سانٹھ گانٹھ اور دوستی و وفاداری کی یہ تاریخی سرگذشت نامکمل رہے گی جب تک ندوۃ العلماء لکھنؤ کی تاریخ اور اس کا پس منظر بیان نہ کیا جائے۔ یہی وہ ادارہ ہے جو اس وقت سرزمین ہند پر نجدی مفادات کے زرخرید

---

[1] ص۶ ستارۂ قیصرہ از غلام احمد قادیانی

Marfat.com

ایجنٹ کے طور پر مصروف کار ہے اور جس کے روح رواں آج کل جناب سید ابوالحسن علی ندوی اور ان کے رفیق کار جناب مولوی منظور نعمانی ہیں جن کی رسول دشمنی کے ایمان سوز مناظر آپ گذشتہ صفحات میں دیکھ چکے ہیں۔

آیئے اب ندوۃ العلما پر برطانوی حکمرانوں کی مہربانیوں اور نوازشات کو دیکھیں۔

قیامت خیز ہے افسانۂ پُر درد و غم میرا
نہ کھلواؤ زباں میری نہ اُٹھواؤ قلم میرا

ندوۃ العلما پر انگریز بہادر کی نوازشات

دارالمصنفین اعظم گڑھ کے بانی جناب مولوی شبلی نعمانی صاحب نے ندوۃ العلماء کا سنگ بنیاد ۱۹۰۸ء میں برطانوی سامراج کے یو پی کے لیفٹنٹ گورنر سے رکھوایا تھا۔ مقام حیرت ہے کہ پورے ملک میں ہزارہا علماء و صلحاء و مشائخ موجود تھے مگر شبلی صاحب کی نگاہ میں جو عزت و بزرگی انگریز بہادر کو حاصل تھی اور کسی کو نہ ہوئی۔ کیوں نہ ہوتی۔

پیا جس کو چاہے وہی ہے سہاگن

مذہبی بے راہ روی اور رسول دشمنی کے اس مرکز کے سنگ بنیاد کی رسم کی تقریب کی منظر کشی کرتے ہوئے جناب شبلی نعمانی صاحب مسرت بھرے جذبات میں ڈوب کر تحریر کرتے ہیں۔

"یہ پہلا ہی موقع تھا کہ ترکی ٹوپیاں اور عمامے دوش بدوش نظر آتے تھے یہ پہلا ہی موقع تھا کہ مقدس علما عیسائی فرماں روا کے سامنے دلی شکر گذاری

Marfat.com

کے ساتھ ادب سے خم تھے۔

یہ پہلا ہی موقع تھا کہ ایک مذہبی درس گاہ کا سنگ بنیاد ایک غیر مذہب کے ہاتھ سے رکھا جارہا تھا۔ غرض یہ پہلا ہی موقع تھا کہ ایک مذہبی سقف کے نیچے نصرانی مسلمان شیعہ سنی حنفی وہابی رند زاہد صوفی واعظ خرقہ پوش اور کج کلاہ سب جمع تھے "۔

(شبلی نامہ۔ مرتبہ شیخ محمد اکرام ایم اے صفحہ ۱۴۰)

اور یہ بھی واضح رہے کہ انگریز بہادر صرف سنگ بنیاد رکھ کر ہی نہیں گئے صاحب شبلی نامہ کے مطابق "حکومت کی طرف سے بعض مقاصد کے لیے ندوہ کو پانچ سو روپیہ ماہوار امداد بھی ملنی شروع ہوئی "۔

اب یہ وضاحت تو منظور نعمانی صاحب ہی کر سکتے ہیں کہ وہ بعض مقاصد کیا تھے جن کے لیے انگریز بہادر پانچ سو روپیہ ماہوار بصد ادب و احترام پیش کرتا تھا۔

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

ندوۃ العلما جناب ابوالکلام آزاد صاحب کی نظر میں

بانئ ندوہ جناب شبلی نعمانی صاحب کے دست راست اور ندوہ کے دانائے راز ہندوستان کے سابق وزیر تعلیم جناب مولوی ابوالکلام آزاد صاحب نے بانیان ندوہ کے جبہ و دستار کی نقاب کشائی ان الفاظ میں کی ہے آپ بھی پڑھیں۔

" ندوۃ العلماء کے اجتماع نے مجھے روشن خیال علما کی جو حالت منکشف ہوئی کیونکہ منتسبین ندوہ کی طرف میرا ایسا ہی حسن ظن تھا۔ اس سے

Marfat.com

طبیعت کو اور زیادہ مایوسی اور طبقۂ علما کی طرف سے سخت وحشت پیدا ہو گئی۔

مخالفین ندوہ وہاں جو کچھ کہہ رہے تھے اور کر رہے تھے ان کی نسبت تو خیال تھا کہ یہ روشن خیال نہیں ہیں لیکن جو لوگ ندوے کے لیے سرگرم تھے ان کی بھی عجیب حالت نظر آ رہی تھی۔ چونکہ پانچ چھ مہینے تک ان سرگرمیوں کو بالکل قریب سے دیکھتا رہا اس لیے اندرونی حالت بالکل میرے سامنے تھی۔

میں نے دیکھا کہ چالاک دنیاداروں کی سی کارروائیاں کی جاری ہیں اور وہ تمام وسائل بے دریغ عمل میں لائے جاتے ہیں جو اپنی کامیابی کے لیے ایک شاطر سے شاطر اور عیار سے عیار جماعت کر سکتی ہے لوگوں کو شامل کرنے کے لیے ہر طرح کی عیاریاں کی جاتی تھیں [1]

نعمانی صاحب کا بقلم خود اعلان وفاداری

بانیٔ ندوہ جناب شبلی نعمانی صاحب پر برطانوی سامراج کی محبت کا جنون کس حد تک سوار تھا یہ جاننے کے لیے کسی غیر کی نہیں انہیں کی زبان سے سنیے۔

۱۹۰۸ء میں میں نے ماہنامہ الندوہ لکھنؤ میں ایک مستقل مضمون کے ذریعہ یہ ثابت کیا ہے کہ مسلمانوں پر انگریزی حکومت کی اطاعت اور وفاداری

---

[1] آزاد کی کہانی ص۲۱۷ و ص۲۱۸

Marfat.com

مذہباً فرض ہے "

(شبلی نامہ۔ مرتب شیخ محمد اکرام ایم اے)

غلامی ہو تو ایسی ہو وفاداری بھی ایسی ہو

یہی وہ فتنہ پرور پالیسی تھی بانیان ندوہ کی جس نے مسلم عوام وخواص علماء ومشائخ سب کو اس ادارہ سے متنفر کر دیا اور آج تک یہ ادارہ صرف غیر ملکی امداد پر اپنا وجود باقی رکھے ہوئے ہے ——————

ایک عالمِ دین کا بیان

اہلسنت کے ایک معروف عالم مولانا احمد حسن صاحب مرحوم کا واقعہ ہے کہ جب وہ ندوہ کے اجلاس سے شرکت کے بعد بریلی تشریف لائے اور حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز نے اُن سے اجلاس ندوہ میں ان کی شرکت پر حیرت کا اظہار کیا تو انہوں نے اپنی شرکت کا اقرار اور آئندہ سے اظہار بیزاری کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تو ناظم ندوہ سے یہ کہہ کر آیا ہوں کہ

"مولوی صاحب آپ اس مجمع کو دیکھتے ہیں یہ سب جہنم میں جائے گا اور ان کے آگے میں اور آپ ہوں گے یہ نہیں جانتا کہ پہلے آپ جائیں گے یا پہلے میں"

بہرحال ملک کے اہل علم نے جن خدشات کا اظہار کیا تھا وہ حرف بہ حرف صحیح ثابت ہوئے اور آج ندوۃ العلماء صرف اور صرف نجدی حکومت کے سیاسی مفادات کا ایک مرکز بن کر رہ گیا ہے اور علی میاں اور منظور نعمانی صاحب ساجھے داری میں ملت

Marfat.com

اسلامیہ کے اتحاد و اتفاق کی خون ریزی میں مصروف ہیں۔ حال ہی میں کئی ایسی کتابیں ان دونوں حضرات نے شائع کی ہیں جن کے ذریعہ مسلمانان ہند میں گروہی اختلافات کی تباہ کن آگ لگانے کی ناکام کوشش کر کے اپنے نجدی آقاؤں کی خوشنودی حاصل کی ہے۔ مولائے کریم مسلمانان ہند کو ان کی زہر آلود اور ایمان سوز تحریروں سے محفوظ رکھے (آمین)

رکھیو غالب مجھے اس تلخ نوائی پہ معاف

سرزمین ہند پر نجدی تحریک اور اس کے مقلدین میں مولوی اسماعیل سے لے کر مولوی منظور نعمانی صاحب تک ہر ایک کا کردار ان کے عقائد ان کی نصاریٰ نوازی کے بکھرے ہوئے واقعات تاریخ کے منتشر اوراق سے میں نے یکجا کر کے آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے ہیں اس اجمالی تعارف میں بعض مقامات پر جذبات کی شدت کا یقیناً احساس کیا جائے گا۔ مگر قارئین مجھے معاف فرمائیں کہ کیسا ہی کوئی معتدل مزاج انسان کیوں نہ ہو لیکن جب اس کے جاں نواز محبوب کی شان اقدس میں کوئی گستاخی کی جسارت کرتا ہے تو وہ بھی چیخ اٹھتا ہے۔

للہ انصاف کیجئے! امت کا وہ محسن اعظم جو اندھیری راتوں میں اس امت کی بخشش و مغفرت کے لیے بارگاہ خداوندی میں اشک بار رہا کیا اس کے احسان عظیم کا بدلہ یہی ہے کہ ہم آپ کی عظمت و مدح سرائی کے بجائے آپ کے حضور زبان و قلم کو ایسا بے لگام کر دیں کہ خود گویائی شرمانے لگے۔

کیا کوئی اہل ایمان ایک لمحے کے لیے بھی یہ گوارا کر سکتا ہے کہ وہ اپنی پسندیدہ کسی بھی شخصیت پر خدا کے آخری رسول حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو

Marfat.com

قربان کر دے۔ معاذ اللہ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔

اس باب کے خاتمہ پر میں بارگاہ خداوندی میں دعاگو ہوں کہ مولائے کریم ہماری نئی نسلوں کو اس گروہ راہزن کی ایمان سوز مخالف اسلامی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رکھے اور ملت اسلامیہ میں عظمت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور محبت اہلبیت اطہار و صحابہ کرام و خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے پاکیزہ جذبات بیدار فرما کر ملت اسلامیہ کو اتحاد و اتفاق کی لازوال دولت سے مالامال فرمائے اور یہود و نصاریٰ اور ان کے متبعین اور معاندین کی ناپاک سازشوں سے عالم اسلام کو اپنی حفظ و پناہ عطا فرمائے۔ (آمین)

بہار شباب ہدیہ ۴/۵۰
دارالکتب حنفیہ کھارادر پی او بکس ۴۶۰۴ کراچی

Marfat.com

دین وایمان کا خون کس نے کیا، کس نے ناموسِ ملت کے سودے کئے
کس نے لوٹا ہے دینِ نبی کا چمن، رہنما جس کو سمجھے وہ تھا راہزن

نجدی پیروکاروں کی انگریز دوستی کے تاریخی شواہد

اس عنوان کے تحت میں تاریخ کے زریں اوراق سے چند ناقابل تردید شہادتیں پیش کر رہا ہوں تاکہ آج کی نوجوان نسل کو اس مسئلہ پر اندھیرے میں نہ رکھا جاسکے کہ ایک مشرک حکومت کے استحکام کے لیے ہندوستان کے مظلوم مسلمانوں کے مذہبی جذبات سے کھلواڑ کرنے والے گروہِ باطل کے پیروکار آج پھر نت نئے روپ میں ملت کی ٹھیکیداری کا پرچم لیے میدان عمل میں جلوہ افروز ہیں۔ میں تمام تاریخی حقائق کو بغیر کسی تبصرہ کے آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں اور آپ ہی کے ضمیر سے دیانت دارانہ فیصلے کی امید قوی رکھتا ہوں۔

مولوی اسمٰعیل دہلوی کا افسانۂ جہاد

گذشتہ صفحات میں آپ دہلوی صاحب کی رسول دشمنی کے جذبات سے لبریز زہرآلود تحریریں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ شیخ نجدی کی پیروی میں آپ نے بھی امامت وخلافت کے حصول کے لیے جہاد کیا تھا۔ اس جہاد کی حقیقت تاریخ کی روشنی میں ملاحظہ فرماتے چلیں (یہ دہلوی صاحب نعمانی صاحب کے مذہبی پیشوا ہیں)

یہ اقتباس میں حضرت مولانا سید ابوالحسن صاحب دامت برکاتہم کی کتاب مولانا اسمٰعیل اور تقویۃ الایمان سے نقل کر رہا ہوں۔

Marfat.com

میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ تقویۃ الایمان لکھ کر مولانا اسماعیل نے محمد بن عبدالوہاب کی پیروی میں ابتدائی قدم اٹھایا ہے اور آخری قدم آپ کی تحریک جہاد ہے، کیوں کہ آپ نے دیکھ لیا کہ محمد بن عبدالوہاب کو اس وقت کامیابی ہوئی جب ان کو "رکنِ شدید" کی پشت پناہی حاصل ہوگئی۔ چنانچہ آپ نے جہاد کی راہ ہموار کی۔ ابتدائی مراحل خیر و خوبی سے طے ہوئے اور آپ اپنے پیر و مرشد اور رفقا کی معیت میں برائے جہاد روانہ ہوئے چونکہ اس تحریک میں نجدیت کے اثرات نمایاں ہیں۔ اس لیے مختصر طور پر اس کا بیان کرتا ہوں۔

جہاد:۔ دوشنبہ، ۷ جمادی الآخرہ ۱۲۴۱ھ (۷ جنوری ۱۸۲۶ء) کو مولانا اسماعیل اپنے پیر و مرشد جناب سید احمد اور مجاہدین کی ایک جماعت کے ساتھ رائے بریلی سے جہاد کے واسطے روانہ ہوئے۔ یہ قافلہ گوالیار، اجمیر، سندھ، بلوچستان، قندھار، مقر، غزنی، کابل، ہفت آسیاب، چار باغ، جلال آباد، پشاور ہوتا ہوا ماہ جمادی الاولیٰ ۱۲۴۲ھ (دسمبر ۱۸۲۶ء) کو چارسدہ کے علاقے ہشت نگر پہنچا۔ ابھی ایک مہینہ نہیں گزرا تھا کہ آپ نے اپنے پیر و مرشد کو امام برحق اور امیر المومنین بنا دیا۔ اس سلسلے میں مولانا اسماعیل نے لکھا ہے۔ (مکتوبات سید احمد شہید ص ۱۶۹)

"ہر کہ امامت آں جناب ابتداءً قبول نہ کند یا بعد القبول انکار نماید، پس ہرن است باغی مستحل الدم کہ قتل او مثلِ قتلِ کفار عین جہاد است و ہتک او مثل سائر اہلِ فساد عین مرضیٔ رب العباد چہ امثال این اشخاص بہ حکم حدیث متواترہ از جملہ کلاب رفتار و ملعون اشرار اند این است مذہب این ضعیف

بدیں مقدمہ، پس جوابات اعتراضات معترضین ضرب بالسیف است نہ تحریر و تقریر۔"

یعنی "جو شخص آں جناب کی امامت ابتداہی سے قبول نہ کرے یا قبول کرنے کے بعد اس سے انکار کرے وہ ایسا باغی ہے کہ اس کا خون بہانا حلال ہے اور اس کا قتل کرنا کافروں کے قتل کی طرح عین جہاد ہے۔ اس کی ہتک کرنی فسادیوں کی ہتک کی طرح رب العباد کی عین مرضی کیونکہ ایسے لوگ احادیث متواترہ کے حکم سے کتے کی چال چلنے والے ملعونین اشرار ہیں۔ اس معاملے میں عاجز کا یہی مسلک ہے لہٰذا اعتراض کرنے والوں کے اعتراضات کا جواب تلوار کی مار ہے نہ تحریر و تقریر۔"

یہ ہے تکفیر مسلمین اور مومنین کے قتل ناحق کے سلسلہ میں نجدی پیروکاروں کی شرمناک تاریخ۔ آگے چلیں۔ جہاد انگریز کے خلاف تھا یا مسلم حکمرانوں کے خلاف برطانوی سامراج کی حمایت میں اس کی حقیقت پر بھی ایک نگاہ ڈالتے چلیں۔

مولانا اسماعیل کے پیر و مرشد جناب سید احمد نے افغانستان کے بادشاہ امیر دوست محمد خاں کو مکتوب ارسال کیا ہے اس میں لکھتے ہیں۔

"۱۲ جمادی الثانیہ ۱۲۴۲ھ مقدس کو مشاہیر کرام، مشائخ عظام، قابل احترام شہزادوں، صاحب حشمت خوانین اور تمام خاص و عام مسلمانوں کے اتفاق رائے سے سب نے امامت کی بیعت اس عاجز کے ہاتھ پر کی اور جمعے کے روز عاجز کا نام خطبے میں لیا گیا۔ اس خاکسار ذرہ بے مقدار کو اس بلند مرتبے کے حاصل ہونے کی بشارت غیبی اشارے اور الہام کے ذریعے جس میں شک اور شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے دی گئی تھی۔"

Marfat.com

جب اس خود ساختہ اعلان خلافت و امامت نے ہندوستان کے مسلمانوں میں شورش پیدا کی اور یہ خبر مولوی اسمٰعیل تک پہنچی تو انہوں نے نواب وزیر الدولہ رئیس ٹونک کو لکھا کہ

"معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے رہنے والے اکثر اسلام کے مدعی، جن میں عقلمند فضلاء، مشائخ طریقت، مغرور امرا اور ان کے فاجر و فاسق پیر و بلکہ تمام شریر النفس منافق اور بد خصلت فاسقوں نے دین محمدی کو خیر باد کر کے کفر و ارتداد کا راستہ اختیار کر لیا ہے اور جہاد کی کوشش کرنے والوں پر طعن و تشنیع کی زبان کھول رکھی ہے۔" (مکتوب نمبر ۳۰)

گمراہی اور ضلالت کی انتہا ہے کہ مولوی اسمٰعیل کے پیر و مرشد کی خود ساختہ خلافت و امامت بغیر کسی شرعی جواز کے خلافت راشدہ سے بڑھ گئی کہ جس نے فوری طور پر آپ کی امامت و خلافت کے تسلیم کرنے میں تامل کیا وہ کافر واجب القتل اور اس کا مال مالِ حلال قرار دیا گیا۔ خدارا انصاف کیجئے کیا اس افسانۂ جہاد سے برطانوی سامراج کی مخالفت کا کوئی ادنیٰ پہلو بھی نکلتا ہے؟ البتہ تاریخ شاہد ہے کہ اس جہاد کے پردے میں جہاں حصولِ خلافت و امامت کے سنہرے خواب تھے وہیں انگریزی سامراج کی در پردہ حمایت کے جذبات بھی کار فرما تھے۔ چند مزید تاریخی شہادتیں ملاحظہ فرماتے چلیں۔

یاغستانی مسلمانوں پر سید احمد بریلوی کا حملہ

صاحب تذکرۃ الرشید صفحہ ۲۷۱ پر رقمطراز ہیں۔

"حضرت مولوی رشید احمد گنگوہی" نے اس سلسلہ میں فرمایا کہ حافظ جانی

Marfat.com

سالکن انبیٹھ نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ ہم قافلہ میں ہمراہ تھے بہت سی کرامتیں وقتاً فوقتاً حضرت سید صاحب سے دیکھیں مولوی عبدالحیٔ صاحب لکھنوی اور مولوی اسمٰعیل دہلوی اور مولوی محمد حسین رامپوری بھی ہمراہ تھے اور یہ سب حضرات سید صاحب کے ہمراہ جہاد میں شریک تھے سب سے پہلا جہاد مسمیٰ یار محمد خاں حاکم باغستان سے کیا تھا۔"

خدارا انصاف کیجیے کہ یار محمد خاں کسی مسلمان کا نام ہو سکتا ہے یا سکھ کا یا کسی انگریز حکمراں کا۔ اس نام نہاد جہاد کو برٹش گورنمنٹ کی کیسی سرپرستی حاصل تھی یہ نعمانی صاحب کے دست راست مولوی ابوالحسن علی ندوی سے سنیئے وہ سیرت سید احمد کے حصہ اول کے صفہ ۱۹۰ پر انکشاف کرتے ہیں۔

"اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ انگریز گھوڑے پر سوار چند پالکیوں میں کھانا رکھے کشتی کے قریب آیا اور پوچھا کہ پادری صاحب کہاں ہیں۔ حضرت نے کشتی پر سے جواب دیا کہ میں یہاں موجود ہوں انگریز گھوڑے پر سے اترا اور ٹوپی ہاتھ میں لیے کشتی پر پہنچا اور مزاج پرسی کے بعد کہا کہ تین روز سے میں نے اپنے ملازم یہاں کھڑے کر دیئے تھے کہ آپ کی اطلاع کریں۔ آج انہوں نے اطلاع دی کہ اغلب یہ ہے کہ حضرت قافلہ کے ساتھ تمہارے مکان کے سامنے پہنچیں۔ یہ اطلاع پاکر غروب آفتاب تک میں کھانے کی تیاری میں مشغول رہا۔ سید صاحب نے حکم دیا کہ کھانا اپنے برتنوں میں منتقل کر لیا جائے۔ کھانا لے کر قافلے میں تقسیم کر دیا گیا اور انگریز دو تین گھنٹہ ٹھہر کر چلا گیا۔"

مندرجہ بالا عبارت نے اسماعیلی نام نہاد تحریک جہاد کو اس قدر عریاں و بے نقاب کر دیا کہ اب اس جنگ زرگری کی کوئی بھی کڑی محل خفا میں نہ رہ گئی۔ بار بار اس عبارت کو

Marfat.com

پڑھیے اور اندازہ کیجیے کہ سید صاحب اور اسمٰعیل صاحب انگریزوں کے اشارے پر کیسا دلفریب ڈرامہ کھیل رہے تھے۔

انگریزوں کی حمایت میں مولوی اسمٰعیل کا فتویٰ

حیات طیبہ ص۲۹۶، مرتبہ مرزا حیرت دہلوی مطبوعہ فاروقی۔ دہلی "کلکتہ میں جب مولانا اسمٰعیل نے جہاد کا وعظ فرمانا شروع کیا ہے اور سکھوں کے مظالم کی کیفیت پیش کی ہے تو ایک شخص نے دریافت کیا' آپ انگریزوں پر جہاد کا فتویٰ کیوں نہیں دیتے۔ آپ نے جواب دیا اُن پر جہاد کرنا کسی طرح واجب نہیں ہے ایک تو ان کی رعیت ہیں دوسرے ہمارے مذہبی ارکان کے ادا کرنے میں وہ ذرا بھی دست اندازی نہیں کرتے ہمیں ان کی حکومت میں ہر طرح آزادی ہے بلکہ ان پر کوئی حملہ آور ہو تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس سے لڑیں ۔ اور اپنی گورنمنٹ پر آنچ نہ آنے دیں۔"

نوٹ: حیات طیبہ کے علاوہ یہی واقعہ تواریخ عجیبہ ص۷۳، مرتبہ محمد جعفر تھانیسری مطبوعہ فاروقی دہلی میں بھی درج ہے۔

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں

تواریخ عجیبہ ص۱۸۲ پر تحریر شدہ ایک اور گواہی بھی ملاحظہ فرماتے چلیں۔

"اس سوانح اور مکتوبات منسلکہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سید صاحب کا سرکار انگریز سے جہاد کرنے کا ہرگز ارادہ نہ تھا وہ اس آزاد عملداری کو اپنی ہی عملداری سمجھتے

Marfat.com

تھے اور اس میں شک نہیں کہ اگر سرکار انگریزی اس وقت سید صاحب کے خلاف ہوتی تو ہندوستان سے سید صاحب کو کچھ مدد نہ پہنچتی مگر سرکار انگریزی اس وقت دل سے چاہتی تھی کہ سکھوں کا زور کم ہو۔"

برطانوی حکومت پر سید احمد کا پیار

"سرکار انگریز پر کس سبب سے جہاد کریں اور خلاف اصول مذہب طرفین کا خون بلا سبب گرادیں۔"

(تواریخ عجیبہ صہ ۹۱ پر جناب سید احمد بریلوی کا قول)

مسلم امراء حکام سے اسماعیلیوں کا مقابلہ

انگریزی کی سرپرستی میں جاری اس تحریک جہاد کا بنیادی مقصد صرف اور صرف یہ تھا کہ ہندوستان کے قرب و جوار میں جو مسلم حکمران چھوٹی چھوٹی ریاستوں پر حکومت کر رہے تھے ان کی حکومت کو ختم کیا جائے تاکہ برطانوی سامراج کے قدم اور مستحکم ہوسکیں یہی وجہ ہے کہ مولوی اسماعیل اور ان کے پیروکاروں نے اس نام نہاد جہاد کے ذریعہ اپنی پوری قوت مسلم فرمانرواؤں کے خلاف محاذ جنگ گرم رکھنے میں صرف کی اور اس مقصد کے حصول کے لیے خلافت و امامت کا ڈھونگ رچایا گیا۔

اس مسلم کش ذہن کی عکاسی اہلسنت کے عالمگیر شہرت یافتہ بزرگ عالم فاضلِ محقق حضرت علامہ شاہ زید ابوالحسن فاروقی نے اپنی معروف تحقیقی تصنیف "مولانا اسماعیل اور تقویۃ الایمان" میں انتہائی پُر درد انداز میں فرمائی ہے۔ انہیں کی زبانی

Marfat.com

سنیئے۔

"افسوس ہے مولانا اسماعیل نے جہاد کا رُخ غیر مسلموں سے مسلمانوں کی طرف موڑ دیا علی گڑھ کے سید مراد علی ۱۸۷۲ء میں بہ سلسلہ ملازمت بالاکوٹ وغیرہ گئے۔ وہاں بوڑھے افراد سے واقعات معلوم کیے۔ بالاکوٹ کے واقعے کو اکتالیس سال گزرے تھے مُعتبر اور چشم دید افراد سے جو کچھ اُن کو معلوم ہوا، اُسے ایک رسالے کی صورت میں قلم بند کر لیا۔ اس رسالے کا نام "تاریخ تناولیان" ہے۔ اس کا خلاصہ درج ذیل ہے[1]

خلاصہ:۔ سردار پائندہ خاں ولد سردار نواب خاں کا کچھ علاقہ سکھوں نے فتح کر لیا تھا۔ پائندہ خاں نے ۱۸۲۵ء میں قلعہ دربند فتح کیا۔ ۱۸۳۰ء میں خلیفہ سید احمد نے پشاور اور کوہاٹ کے حاکم یار محمد خاں کو شکست دی۔ یار محمد خاں کابل کے امیر دوست محمد خاں کے بھائی تھے۔ پشاور اور کوہاٹ فتح کرنے کے بعد خلیفہ سید احمد، سید بادشاہ کے لقب سے مشہور ہوئے۔ سرداروں اور رئیسوں نے خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ سردار پائندہ خاں نے بیعت نہ کی۔ لہٰذا مجاہدین کی پائندہ خاں سے لڑائی ہوئی اور پائندہ خاں کا سارا علاقہ مجاہدوں کے تصرف میں آگیا۔ پائندہ خاں اپنی بیوی بچوں کو لے کر دریا پار موضع شہرہ علاقہ اگرور میں مقیم ہوئے چھ مہینے کے بعد انہوں نے عاجزی بھرا خط سردار ہری سنگھ کو بھیجا اور ان سے مدد طلب کی، اور پھر ہری سنگھ نے پائندہ خاں کے بیٹے جہاں داد خاں کو گروی رکھ کر

[1] جس کو تفصیل مطلوب ہو تاریخ تناولیان ص ۴۷ سے ص ۵۶ تک ملاحظہ کریں

Marfat.com

دو پلٹنوں سے جو مع ساز و سامان کے تھیں پائندہ خاں کی مدد کی اور پائندہ خاں اس مدد کو لے کر موضع جھریالی میں ہندوستانیوں سے لڑا اور فتح یاب ہوا۔ خلیفہ سید احمد اب چھوڑ کر پنجتار چلے گئے۔ پائندہ خاں اپنے ملک پر متصرف ہوا۔ اس نے سکھوں کے افسران اور سپاہ کو بہ قدرِ مراتب انعام و خلعت دے کر رخصت کیا اور سردار ہری سنگھ سے اپنے بیٹے جہاں داد خاں کو طلب کیا۔ ہری سنگھ نے جہاں داد خاں کو لاہور رنجیت سنگھ کے پاس بھیج دیا تھا، وہاں سے سات سال بعد جہاں داد خاں کی آمد ہوئی۔

سید مراد علی علیگڑھی نے سردار پائندہ خاں کا واقعہ سنایا کہ انہوں نے اپنے فرزند جہاں داد خاں کو گروی رکھ کر سکھوں کی مدد حاصل کی اور مجاہدوں سے اپنا ملک حاصل کیا اور اسی طرح کا واقعہ ہم کو تھانیسری بھی سنا رہے ہیں۔ واقعہ یہ پیش آیا کہ مجاہدین نے پشاور پر حملہ کر کے اُسے فتح کر لیا۔ تقریباً دو ہزار قبائلی مقتول اور ایک ہزار مجروح ہوئے۔ مجاہدین کا نقصان نہ ہونے کے برابر تھا۔ پشاور اور اس کا سارا علاقہ جناب سید احمد کی مملکت کا حصہ بن گیا۔ آپ نے وہاں قاضی، مفتی اور عامل مقرر کیے۔ بہ ظاہر مجاہدوں کی یہ بڑی جیت تھی لیکن حقیقت میں یہ واقعہ اُن کی کامل بربادی کا ذریعہ بنا۔ تھانیسری نے لکھا ہے[1]

سلطان محمد خاں برادر یار محمد خاں مغضوب نے اس وقوعہ کے بعد اسپ موسوم بہ لیلیٰ و مروارید جس کو مدت سے مہاراجہ رنجیت سنگھ طلب کر رہا تھا اور

---

[1] تواریخ عجیبہ، ص ۱۴۹

یہ سرداران کے دینے سے انکار کر دیتا تھا۔ اب سید صاحب سے خائف ہو کر مہاراجہ رنجیت سنگھ کو نذر کر کے طالب اعانت ہوا۔"

افسوس صد افسوس دو سال پہلے کیا اتحاد و اتفاق تھا، بے گھر اور بے در مجاہدوں کو صرف اسلام کے نام پر قبائلیوں نے جگہ دی اور اب کیا نفرت و بیزاری ہے کہ کوئی اپنے بیٹے کو سکھوں کے پاس گروی رکھ کر فوجی مدد طلب کر رہا ہے اور کوئی عمدہ گھوڑے تحفہ بھیج کر اعانت کا طلب گار ہو رہا ہے تاکہ مجاہدوں کا استیصال کیا جائے۔ ؎

یہ ہے اس اسمٰعیلی افسانۂ جہاد کی تاریخی حقیقت جس کو توڑ مروڑ کر پیش کیا جاتا ہے ذرا غور تو کیجیے کہ انگریز پالکی میں خوان لے کر حاضر ہوتا اور پھر اس جہاد کی اجازت بھی اسی انگریز حکمراں سے طلب کی جاتی۔

آئیے حیات طیبہ ص ۲۰۲ کی ایک اور عبارت ملاحظہ فرماتے چلیں۔

"سید صاحب کے پاس مجاہدین جمع ہونے لگے تو سید صاحب نے مولانا اسمٰعیل کے مشورے سے شیخ غلام علی رئیس الٰہ آباد کی معرفت لیفٹیننٹ گورنر ممالک مغربی شمال کی خدمت میں اطلاع دی کہ ہم لوگ سکھوں پر جہاد کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ سرکار کو تو اس میں کچھ اعتراض نہیں ہے؟ لیفٹیننٹ گورنر صاحب نے صاف لکھ دیا کہ ہماری عملداری میں اور امن میں خلل نہ پڑے تو ہمیں کچھ سروکار نہیں۔"

؎ مولانا اسمٰعیل اور تقویۃ الایمان ص

Marfat.com

اس مقام پر حقیقت واضح ہو گئی کہ اسماعیلی جہاد قرآن و حدیث کی روشنی یا اسلامی تقاضے کی بنیاد پر نہ تھا بلکہ انگریز بہادر کے ایما و اشارے اور ان کی اجازت پر موقوف تھا پھر مزید یہ کہ اس نام نہاد تحریک جہاد کو برٹش گورنمنٹ کی جانب سے مالی امداد بھی دی جاتی تھی چنانچہ تواریخ عجیبہ کے مصنف جعفر تھانیسری صاحب صفحہ ۸۹ پر رقم طراز ہیں۔

"سید صاحب جہاد میں مصروف تھے اس وقت ایک ہنڈی سات ہزار روپے کی جو بذریعہ ساہوکاران دہلی مرسلہ محمد اسحاق صاحب بنام سید صاحب روانہ ہوئی تھی ملک پنجاب میں وصول نہ ہونے پر اس سات ہزار کی واپسی کا دعویٰ عدالت دیوان میں دائر ہو کر ڈگری ہوا اور پھر ہنگام اپیل عدالت عالیہ دیوان ہائی کورٹ آگرہ میں بھی حکم ڈگری بحکم مدعی بحال رہا۔"

آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ انگریز بہادر کی جانب سے اس تحریک کو روپیہ بھی دیا جاتا تھا اور عدم وصولی کی شکل میں مقدمہ کی پیروی بھی انگریز بہادر کرتے تھے۔

نام نہاد تحریک جہاد کا بھیانک انجام

تحریک جہاد کے نام پر مولوی اسماعیل صاحب کے مقلدین نے جب اپنے سیاہ کارنامے دکھانے شروع کیے اور افغانستان کے پٹھانوں کی لڑکیوں سے جبراً نکاح کا سلسلہ شروع ہوا تو وہاں کے تمام علماء و مشائخ نے متفقہ طور پر اس گروہ بدکردار پر ملحد و زندیق کا فتویٰ صادر کیا جس کے نتیجہ میں وہاں کے مسلمان امراء و عوام ان خود ساختہ امام و خلیفہ صاحب کی نام نہاد خلافت کے خلاف سینہ تان کر کھڑے ہو گئے۔ تصویر کا یہ رخ دیکھ کر حکومت و خلافت کے پجاریوں کے پیر اکھڑ گئے۔ چنانچہ جناب جعفر تھانیسری مصنف تواریخ عجیبہ

Marfat.com

نے اس اعلام نامہ کو اپنی کتاب میں نقل کیا ہے جو سرحدی علاقہ کے علماء و مشائخ کے نام جناب سید احمد نے جاری کیا۔

اعلام نامہ : ۶ ربیع الاول ۱۲۴۵ھ ۵ ستمبر ۱۸۲۹ء بہ اتفاق رائے جملہ علماء و رؤسا ایک اعلام نامہ شرعی بہ نام سلطان محمد خاں حاکم پشاور اور اس کی نقول بہ نام ساکنان شہر پشاور اور اطراف پشاور کے روانہ کی گئیں۔

یہ اعلان نامہ مکتوبات سید احمد شہید میں صفحہ ۱۹ سے ۲۸ تک ہے اس کے صـ۲۳ میں ہے

نہ با کسے از امرائے مسلمین منازعت داریم و نہ با کسے از رؤسائے مومنین مخالفت با کفار لئام مقابلہ داریم نہ با مدعیان اسلام۔

" نہ مسلمان امرا میں سے کسی کے ساتھ ہماری منازعت ہے اور نہ مومنین رؤسا میں سے کسی کے ساتھ ہماری مخالفت ہے۔ لئیم کافروں سے ہمارا مقابلہ ہے، نہ مدعیان اسلام سے۔"

جعفر تھانیسری پھر لکھتے ہیں کہ سردار سلطان محمد خاں نے اس نامہ فیض شمامہ کا یہ جواب لکھا،

" ہم نے آپ کے مضمون نامے پر اطلاع پائی، آپ نے جو لکھا ہے کہ ہم خدا کے واسطے اس ملک میں کفار سے جہاد کرنے کو آئے ہیں اور کلمہ گویان سے لڑنے نہیں آئے، یہ سب آپ کی ابلہ فریبی ہے، آپ کا عقیدہ فاسد اور نیت کاسد ہے۔ آپ فقیر ہو کر ارادۂ امامت حکومت کا رکھتے ہیں پس ہم نے بھی خدا کے واسطے کمر باندھی ہے کہ تم کو قتل کر کے اس زمین کو تم سے پاک کریں گے۔"

Marfat.com

اس جواب کے پہنچنے کے بعد خلافت وامامت کے متوالوں کے حواس باختہ ہو گئے، کہاں تو چلے تھے جہاد کرنے اور کہاں یہ نوبت آپہنچی کہ جب زندہ مسلمانوں پر ظلم وستم اور خون ریزی سے تسکین قلب کا سامان فراہم نہ ہو سکا تو مومنین کی قبروں کو منہدم کرانے کی مہم پر خاموشی کے ساتھ روانہ ہو گئے اور غریب مجاہدین خلیفہ صاحب کو تلاش ہی کرتے پھرے علامہ مشتاق احمد نظامی اپنی کتاب "خون کے آنسو" کے ص۴۰ پر رقم طراز ہیں کہ

"تیسرے ایک شخص نے بیان کیا کہ سید صاحب کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے ہم ایک گاؤں میں ایک جگہ آئے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ قبر جو ڈھئی ہوئی تازہ پڑی ہے اس کو سید صاحب ابھی ڈھوا کر گئے ہیں کیونکہ اونچی تھی۔ اِدھر اُدھر دیکھا تو پتہ نہ لگا۔"

مولوی اسماعیل دہلوی اور جناب سید احمد کے قتل کے سلسلہ میں بھی محققین کی دو رائیں ہیں مولانا عبیداللہ سندھی نے حزب ولی اللہ کی تاریخ کے مقدمہ میں ص۱۷ پر جو تفاصیل دی ہیں ان کے مطابق ہر دو حضرات ۶ مئی ۱۸۳۱ء کو مہاراجہ شیر سنگھ کی فوج کے ساتھ مقابلے میں مارے گئے جبکہ مصنف خون کے آنسو مولانا مشتاق احمد نظامی کی تحریر کے مطابق یہ حضرات اپنے ظلم وستم کی وجہ سے پٹھانوں کے ہاتھ مارے گئے۔ نظامی صاحب لکھتے ہیں۔

"سید احمد اور مولوی اسماعیل دہلوی جب مقام پنج تار پہنچے تو وہاں کے رئیس فتح خاں نامی نے شروع میں ان لوگوں کی خاطر تواضع کی اور یہ لوگ چند دن وہاں رہے لیکن ان دونوں نے وہاں کے لوگوں پر ظلم وستم شروع کیا۔ ان کو بدعقیدہ، بدمذہب ٹھہرایا۔ بات بڑھ گئی تو ان پٹھانوں نے ان کو وہیں ختم کر دیا۔ یہ لوگ اپنے ظلم وستم

Marfat.com

کی وجہ سے پٹھانوں کے ہاتھ مارے گئے۔"

جو اپنے ظلم وستم کے باعث صحیح العقیدہ پٹھانوں کے ہاتھ مارا گیا اور جس کے دامن پر نہ جانے کتنے بے گناہ مسلمانوں کے خون کی چھینٹیں آہ و فغاں کر رہی ہیں اسی ظالم بدعقیدہ مذبوح کو آج شہید کا لقب دیا جا رہا ہے اور لاکھوں غریب مسلمانوں کی بیکسی و بربادی کی خونی داستان کو یک لخت دریا برد کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

"خون کے آنسو" ص۱۲

بہرحال اس تحریک سے مسلمانان ہند کے اتحاد کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا اور برطانوی سامراج کے قدم مضبوط ہوئے اور یہی اس تحریک کا بنیادی مقصد بھی تھا۔

دل کے پھپھولے جل گئے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

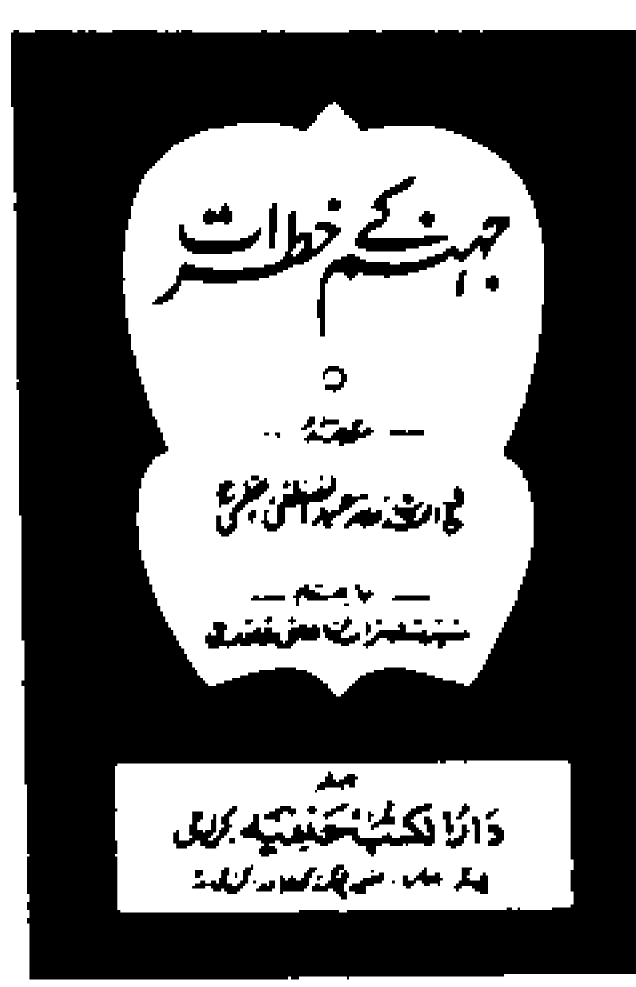

Marfat.com

برصغیر ہندو پاک میں

نجدی تحریک کے مبلغین کا کردار تاریخ کی روشنی میں

جس طرح ترکی کی خلافت عثمانیہ کی بیخ کنی اور اسلامی سلطنتوں کے خلاف سامراجی طاقتوں نے خطہ عرب پر محمد ابن عبدالوہاب نجدی اور ابن سعود کو اپنی اسلام دشمن سازشوں کی تکمیل کیلئے استعمال کیا بالکل اسی طرح ہندستان کی سرزمین پر برطانوی سامراج کو استحکام بخشنے اور بہادر شاہ ظفر کی سلطنت کے خاتمہ میں انگریزوں کی مدد میں نجدی پیروکاروں نے واضح کردار ادا کیا کیونکہ عقائد دونوں کے ایک تھے اس لیے طریقہ کار بھی تقریباً ایک ہی رہا۔

وہاں شیخ نجدی نے اپنی خود ساختہ شریعت کا اعلان کر کے کتاب التوحید کے نام سے شائع کیا اور اس کے عقائد فاسدہ وباطلہ کو جن اہل ایمان نے تسلیم کرنے سے انکار کیا ان کو واجب القتل قرار دے کر ان کے مال کو حلال قرار دیا۔ اس نئے دین کی بہ زور شمشیر اشاعت کے لیے اس نے برطانیہ کے پٹھو ابن سعود سے گٹھ جوڑ کیا بالکل اسی طرح ہندستان میں مولوی اسمٰعیل دہلوی نے کتاب التوحید کا چربہ تقویۃ الایمان کے نام سے شائع کیا اور افتراق وانتشار کی وہ بھیانک آگ جلائی جس کے شعلے آج تک امت مسلمہ کے خرمن اتحاد کو خاکستر کیے دے رہے ہیں۔ مولوی اسمٰعیل کو ہندستان میں تحریک وہابیت کی بنیاد تسلیم کیا گیا۔ مولوی اسمٰعیل کی تحریک پر نظر ڈالنے سے قبل اس حقیقت کا بیان کر دینا بھی ضروری ہے کہ شیخ نجدی اور مولوی اسمٰعیل کی تحریک کے تین بنیادی مقاصد تھے اور یہ مقاصد دونوں کی تحریک میں مشترک پائے جاتے ہیں۔

۱۔۔۔ انبیائے کرام علیہم السلام وصحابہ کرام واہل بیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

Marfat.com

کی شان اقدس میں گستاخانہ کلمات کا استعمال کرکے مسلمانوں میں مذہبی بے چینی پیدا کرکے افتراق وانتشار کی تخم ریزی کرنا۔

۲۔ مذہب کا لبادہ اوڑھ کر حکومت وخلافت کا دعویٰ کرکے بہ زور شمشیر مسلم حکومتوں اور حکمرانوں کی تباہی کا انتظام کرنا۔

۳ حصول اقتدار کے لیے سامراجی طاقتوں سے مدد حاصل کرنا اور اس مدد کے بدلے یہود ونصاریٰ کی اسلام دشمن سازشوں میں معاون ومددگار ہونا۔

اس عنوان پر میں اپنی جانب سے کچھ نہ لکھتے ہوئے تاریخ کے بکھرے ہوئے اوراق کو یکجا کرکے قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں فیصلہ آپ کو کرنا ہے۔ یہ عنوان تین حصوں پر مشتمل ہے پہلے حصہ میں مولوی اسمٰعیل کی بدنام زمانہ کتاب تقویۃ الایمان سے ان کے عقائد پیش خدمت ہیں اس کے بعد ان کے پیروکاروں کے عقائد جو ان کی کتابوں میں موجود ہیں دوسرے حصہ میں مولوی اسمٰعیل اور ان کے پیروکاروں کی انگریز دوستی کے تاریخی شواہد اور تیسرے حصہ میں مولوی اسمٰعیل کی اس نام نہاد تحریک جہاد کا کچا چٹھا ہے جو انگریز کے اشارے پر چلائی گئی تھی اور اس تحریک کے ذریعہ مسلم فرماں رواؤں پر مولوی اسمٰعیل اور ان کے حواریوں کے انسانیت سوز مظالم کی شرمناک داستان ہے جسے پڑھ کر آپ اپنا کلیجہ مسوس کر رہ جائیں گے واضح ہو کہ مولوی اسمٰعیل کی کتاب تقویۃ الایمان کا عربی ترجمہ حال ہی میں مولوی منظور نعمانی کے رفیق کار مولوی ابوالحسن علی ندوی نے سعودی حکمرانوں کی فرمائش پر شائع کرکے اپنے سیاسی آقاؤں کی خوشنودی حاصل کی ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ مولوی منظور نعمانی اور مولوی علی ندوی ہر دو صاحبان اس وقت ہندستان میں سعودی مفادات کے نگہبان ومحافظ تصور کیے جاتے ہیں اور سعودیوں کے جابرانہ اور غیر اسلامی عزائم کی ناجائز حمایت کے لیے حق

Marfat.com

نمک ادا کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے ۔

نجدی پیروکار مولوی اسمٰعیل کی کتاب

تقویۃ الایمان کی ایمان سوز عبارات

۱۔ جس نے اللہ کا حق اللہ کی مخلوق میں سے کسی کو دے دیا اس نے بڑے سے بڑے کا حق ذلیل سے ذلیل شخص کو دے دیا کیونکہ خدا سب سے بڑا ہے اور خدا کے مقابلہ میں اس کی مخلوق کی غلامانہ حیثیت ہے جیسے کوئی تاجِ شاہی ایک چمار کے سر پر رکھ دے ۔ ۱؎

۲۔ جب ہمارا خالق اللہ ہے تو ہمیں اپنے تمام مشکل اوقات میں اسی کو پکارنا حق ہے کسی اور سے ہمیں کیا واسطہ؟ جیسے کوئی بادشاہ کا غلام ہو گیا تو وہ اپنی ضرورت اپنے بادشاہ ہی کے پاس لے جائے گا اور دوسرے بادشاہوں سے کیا واسطہ؟ کسی بھنگی چمار کا تو ذکر ہی کیا ہے ۲؎

۳۔ تمام انبیا، اولیا اس کے سامنے ایک ذرّے سے بھی کم تر ہیں ۳؎ (معاذ اللہ)

اب تو یہ مولوی منظور نعمانی یا ان کے رفیق کار علی ندوی صاحب ہی بتا سکتے ہیں کہ ان کے مذہبی اور سیاسی جدّ اعلیٰ مولوی اسمٰعیل صاحب کو بھنگی اور چمار سے ایسی کیا خاص محبت تھی جو محبوبانِ باخدا کے ساتھ انہوں نے بڑی وارفتگی کے عالم میں بھنگی چمار کا ذکر کیا ہے ۔

۴۔ سب کاموں کے مختار کا نام اللہ ہے اور جس کا نام "محمد" یا "علی" ہے اس کو کسی چیز کا اختیار نہیں (معاذ اللہ)

۵۔ یعنی شانِ الوہیت میں کسی مخلوق کو دخل نہیں خواہ وہ کتنا ہی بڑا اور کیسا ہی مقرب کیوں نہ ہو مثلاً یوں نہ کہا جائے کہ اللہ اور رسول چاہے گا تو کام ہو جائے گا۔ کیونکہ دنیا

Marfat.com

کا سارا کاروبار اللہ کے چاہنے سے ہوتا ہے رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا ۵
(لعنۃ اللہ علی الکاذبین)

۶۔ یعنی تمام انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں جو بہت بزرگ ہو وہ بڑا بھائی۔ اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کرو باقی سب کا مالک اللہ ہے عبادت اسی کی کرنی چاہیئے۔ معلوم ہوا کہ جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں خواہ انبیاء ہوں، اولیا ہوں وہ سب کے سب اللہ کے بے بس بندے ہیں اور ہمارے بھائی ہیں مگر حق تعالیٰ نے انہیں بڑائی بخشی تو ہمارے بڑے بھائی کی طرح ہوئے۔ (ہم اس کفریات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں)

۷۔ مگر بشر رسول بن کر بھی بشر ہی رہتا ہے بندہ ہونا ہی اس کے لیے سبب فخر ہے۔ نبی بن کر بشر میں خدائی شان نہیں آجاتی اور خدا کی ذات میں نہیں مل جاتا بشر کو بشر ہی کے مقام پر رکھو ۷

۸۔ ایک حدیث پاک کی تشریح کرتے ہوئے مولوی اسمٰعیل اپنی خباثت قلبی کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

پہلے معنی کے لحاظ سے ایک چیونٹی کا سردار بھی آپ کو نہ مانا جائے کیونکہ آپ اپنی طرف سے ایک چیونٹی میں بھی تصرف کے مختار نہیں (معاذ اللہ)

۹۔ اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ آن میں ایک حکم کن سے کروڑوں نبی اور ولی اور جن اور فرشتے، جبرئیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کر ڈالے ۹ (تقویۃ الایمان ص ۳۷)

دیکھا آپ نے کس شاطرانہ انداز میں ختم نبوت کا انکار کرکے نجدیوں کی پیروی کا شرف حاصل کیا جارہا ہے۔

افسوس صد افسوس کہ بارگاہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ ساری گستاخیاں

Marfat.com

توحید پرستی کا خوشنما لبادہ اوڑھ کر کی گئیں۔

اس کتاب کی اشاعت نے مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کو خاک میں ملا دیا۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوانے خون کے آنسو رو دیئے کر جبہ و دستار میں چھپے ہوئے ایسے نفوس موجود ہیں کہ جن کی قلم کی تحریر کردہ گستاخیاں یہود و نصاریٰ کی رسول دشمنی کو شرما رہی ہوں دہلی سے لے کر خیر آباد تک علمائے حق نے بیک زبان و قلم ان کفریہ عبارات کا رد تحریر فرما کر دین حق کے تحفظ کا حق ادا کر دیا۔

اس کتاب کی اشاعت کے پس پردہ کون سی طاقتیں کارفرما تھیں اس سلسلے میں مجھے اپنی جانب سے کچھ نہیں کہنا۔ عالم اسلام کے مشہور محقق فاضل جامعہ ازہر (مصر) اور اہل سنت کے جلیل القدر بزرگ عالم حضرت مولانا شاہ زید ابو الحسن فاروقی نقشبندی مجددی کی مایۂ ناز تصنیف "مولانا اسمٰعیل اور تقویۃ الایمان" اس وقت میرے سامنے ہے کتاب کے ص۵ پر حضرت نے ایک تاریخی حقیقت کو آشکارا کیا ہے فرماتے ہیں "ڈاکٹر قمر النسا ایم اے نے عربی میں کتاب اَلْعَلَّامَۃُ فَضْلِ حَقِّ الْخَیْرآبَادِیْ" لکھ کر عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد دکن سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی ہے یہ کتاب اب تک چھپی نہیں ہے میں نے قلمی نسخہ کا مطالعہ کیا ہے ص۱۵۲ میں لکھا ہے:۔

پروفیسر شجاع الدین صدر شعبہ تاریخ دیال سنگھ کالج لاہور نے جن کی وفات ۱۹۶۵ء میں ہوئی ہے ——— اپنے خط میں پروفیسر خالد بزمی کو لاہور لکھا ہے اور اس کا اعتراف کیا ہے کہ انگریزوں نے کتاب تقویۃ الایمان بغیر قیمت کے تقسیم کی ہے اس کے بعد حضرت تحریر فرماتے ہیں۔

انگریزوں نے وہ ہنگامے دیکھے ۱۸۲۵ء میں دہلی کی جامع مسجد میں ہوئے اور

Marfat.com

پھر دیکھا کہ کس طرح مسلمان فرقوں اور ٹولیوں میں بٹے اور یہ سب کچھ اس کتاب کی وجہ سے ہوا۔ لہٰذا اس کتاب کو ہندستان کے گوشہ گوشہ میں پہنچادیا جائے تاکہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے مخالف ہوں وہ آپس میں لڑیں اور انگریز سکون سے حکومت کرے۔"

جس دور میں تقویۃ الایمان لکھ کر مولوی اسمٰعیل صاحب نے امت میں فتنہ و فساد کی آگ بھڑکائی یہ وہ دور تھا جب انگریز ہندستان کی سرزمین پر اپنے قدم جمانے میں مصروف تھا اور حکومت برطانیہ کے استحکام کے لیے عالمی پیمانہ پر شاطرانہ چالیں کھیلی جاری تھیں انگریز امت مسلمہ کے اتحاد کی اہمیت سے بھی واقف تھا اور اس اتحاد کو پاش پاش کرنے کے لیے کس قسم کے ہتھکنڈے استعمال کیے جارہے تھے اس پر بھی ایک تاریخی نگاہ ڈالتے چلیں۔

لاہور پاکستان میں "بیس بڑے مسلمان" کے نام سے ایک کتاب چھپی ہے اس کا پیش لفظ علامہ خالد محمود ایم اے نے لکھا ہے، وہ لکھتے ہیں:

"۱۸۷۰ء میں وائٹ ہاؤس لندن میں کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں کمیشن مذکور کے نمائندگان کے علاوہ ہندوستان میں متعین مشنری کے پادری بھی دعوت خاص پر شریک ہوئے جس میں دونوں نے علیحدہ علیحدہ رپورٹ پیش کی جو کہ "دی ارائیول آف برٹش ایمپائر ان انڈیا" کے نام سے شائع کی گئی جس کے دو اقتباس پیش کیے جاتے ہیں۔

رپورٹ سربراہ کمیشن سر ولیم ہنٹر

مسلمانوں کا مذہبا عقیدہ یہ ہے کہ وہ کسی غیر ملکی حکومت کے زیر سایہ نہیں رہ سکتے اور ان کے لیے غیر ملکی حکومت کے خلاف جہاد کرنا ضروری ہے۔ جہاد کے اس تصور سے مسلمانوں

Marfat.com

میں ایک شور اور ولولہ ہے اور جہاد کے لیے ہر لمحہ تیار ہیں۔ ان کی کیفیت کسی وقت بھی انہیں حکومت کے خلاف ابھار سکتی ہے۔

رپورٹ پادری صاحبان

"یہاں کے باشندوں کی ایک بہت بڑی اکثریت پیری مریدی کے رجحانات کی حامل ہے اگر اس وقت ہم کسی ایسے غدار کو ڈھونڈنے میں کامیاب ہو جائیں جو ظلِ نبوت کا دعویٰ کرنے کو تیار ہو جائے تو اُس کے حلقہ نبوت میں ہزاروں لوگ جوق در جوق شامل ہو جائیں گے لیکن مسلمانوں میں اس قسم کے دعویٰ کے لیے کسی کو تیار کرنا ہی بنیادی کام ہے، یہ کام ہو جائے تو اس شخص کی نبوت کو حکومت کے زیر سایہ پروان چڑھایا جا سکتا ہے۔ ہم اس سے پہلے برصغیر کی تمام حکومتوں کو غدار تلاش کرنے کی حکمتِ عملی سے شکست دے چکے ہیں، وہ مرحلہ اور تھا۔ اُس وقت فوجی نقطۂ نظر سے غداروں کی تلاش کی گئی تھی۔ لیکن اب جب کہ ہم برصغیر کے چپّہ چپّہ پر حکمراں ہو چکے ہیں اور ہر طرف امن و امان بھی بحال ہو گیا ہے، تو ان حالات میں ہمیں کسی ایسے منصوبے پر عمل کرنا چاہیے جو یہاں کے باشندوں کے داخلی انتشار کا باعث ہو۔"

آپ نے ملاحظہ فرمایا انگریز اس حقیقت کو تسلیم کر چکا تھا کہ حکومت کے استحکام کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہندستان میں بسنے والے مسلمانوں میں داخلی انتشار کی آگ بھڑکائی جائے اور اس آگ کی تباہ کاریوں کے لیے مذہب کی آڑ سب سے بہترین ہتھیار تھا اور کیوں نہ ہوتا جبکہ یہاں جبّہ و دستار میں ایسے ایسے رہزن رہنماؤں کی شکل میں موجود تھے جو برٹش ڈالروں کی جھنکار پر اپنا دین و ایمان بھی قربان کرنے کو تیار تھے انگریز مسلمانوں کے مذہبی حلقوں میں

Marfat.com

کس حد تک اثر انداز ہو چکے تھے اس کے ثبوت کے لیے نواب صدیق حسن خاں صاحب کی یہ تحریر آپ بھی پڑھئے اور ان محبان یہود و نصاریٰ کے مکروہ چہروں کو پہچانیے جب ۱۸۵۷ء میں ہندوستان کے علمائے حق نے انگریز کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا اور دہلی کی جامع مسجد میں حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی علامہ سلامت اللہ بدایونی حضرت علامہ مفتی صدرالدین صاحب آزردہ (اللہ ان سب پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے) اور ان کے متبعین نے برطانوی سامراج کے خلاف صدائے حق بلند کی اس وقت مولوی اسمٰعیل کے ایک مقلد نواب صدیق حسن خاں انگریز کی کاسہ لیسی میں کس حد تک دیوانہ ہو چکے تھے انہیں کے قلم سے لکھے ہوئے الفاظ پڑھیے ۔

"پس فکر کرنا ان لوگوں کا جو اپنے حکم مذہبی سے جاہل ہیں کہ حکومت برٹش مٹ جائے اور یہ امن و امان جو آج حاصل ہے، فساد کے پردہ میں جہاد کا نام لے کر اٹھا دیا جائے سخت نادانی و بے وقوفی کی بات ہے۔ بھلا ان عاقبت نا اندیشوں کا چاہا ہو گا یا اس پیغمبر صادق کا فرمایا ہوا۔ آج ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور اس کے خلاف نہیں ہو سکتا"

نہ نواب صاحب رہے، نہ ان کا مأمن اور مشکل کشا برٹش حکومت اور تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ کا ظہور رہا ۔ (ابجد العلوم ۔ نواب صدیق حسن خاں)

دیدہ دلیری کی انتہا آپ نے ملاحظہ فرمالی کہ برطانوی سامراج کی حمایت میں ایسے بے بہرہ ہوئے کہ برطانوی حکومت کا رشتہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید اور حمایت سے جوڑ ڈالا ۔ یہ تھے وہ نمک خوران حکومت برطانیہ جن کی آڑ میں انگریز مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلتے رہے ۔ مولوی اسمٰعیل دہلوی فتنہ و فساد کی آگ بھڑکا کر رخصت ہو گئے اور اپنے پیچھے اپنے مقلدین کی جو جماعت چھوڑ گئے اس جماعت کے افراد نے آپ کی تقلید کا پورا پورا

Marfat.com

حق ادا کیا اور اپنے انگریزی آقاؤں کو خوش کرنے کے لیے رسول دشمنی اور نصاریٰ نوازی کی وہ تاریخ چھوڑ گئے کہ آج پوری امت مسلمہ کے ماتھے پر ان کی کارگذاری سیاہ کلنک کی طرح الگ ہی نظر آرہی ہے ان مقلدین میں کسی نے اپنی دکان تھانہ بھون میں چمکائی تو کوئی دیوبند میں مسند نشین ہوا اور کسی نے ندوہ کا سنگ بنیاد رکھ کر اپنا علیحدہ وجود قائم کرنے کی کوشش کی۔ ان سب کی انگریز دوستی کی تاریخ پر ایک مختصر نگاہ ڈالنے سے قبل مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان کے مذہبی عقائد و افکار پر بھی ایک نظر ڈال لی جائے تاکہ اس حقیقت کی نقاب کشائی ہو سکے کہ ہندوستان کی سرزمین پر رسول دشمنی اور نصاریٰ نواز تحریک نے کیسے کیسے بھیانک روپ اختیار کیے اور یہاں کے سادہ لوح مسلمانوں کو بے دردی سے گروہوں اور ٹکڑوں میں تقسیم کر کے انگریز کے اقتدار بدکردار کو استحکام بخشا گیا۔

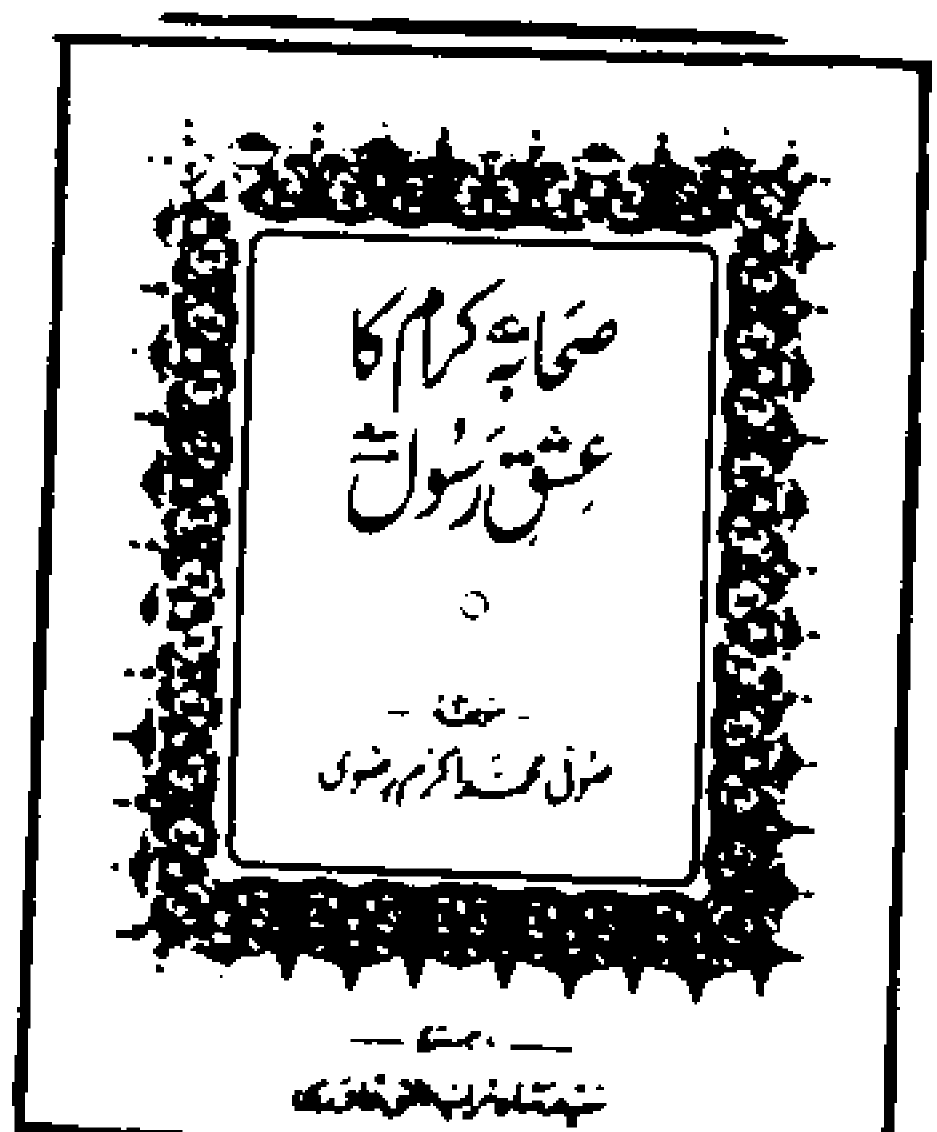

حنفیہ پاک پبلیکیشنز کراچی

Marfat.com

مولوی اسمٰعیل دہلوی کے مقلدین کی رسول دشمنی کے دلخراش مناظر

مولوی منظور نعمانی کے مرشد روحانی مولوی اشرف علی تھانوی کے عقائد

نجدیوں کی تقلید نے اس گروہ گستاخ کو بارگاہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کیسا دلیر کر دیا تھا ایک نمونہ اس دلیری کا ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ علم غیب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر مولوی اشرف علی تھانوی صاحب اپنی کتاب حفظ الایمان میں رقمطراز ہیں۔

"پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنوں بلکہ جمیع بہائم کے لیے حاصل ہے۔" (ص ۷) (معاذ اللہ)

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کا دین

"الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان اور ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط روئے زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے۔"

(براہین قاطعہ۔ مرتبہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی ص ۵۱)

یہ ہے رسول دشمنی کا شرمناک مظاہرہ کہ مولوی خلیل احمد صاحب کو شیطان کے علم کی سند تو

Marfat.com

مل گئی مگر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی سند میں پورے قرآن حکیم اور احادیث طیبات میں کہیں کچھ نظر نہ آسکا ایسے ہی کور دیدہ لوگوں کے لیے حضرت مخمور مرحوم ارشاد فرما گئے ہیں ؎

ضیائے شمس بھی موجود ہے نورِ سحر بھی ہے
بصیرت ہی نہ ہو تو روشنی سے کچھ نہیں ہوتا

عقیدہ ختم نبوت پر مولانا قاسم نانوتوی کا فرمان

دارالعلوم دیوبند کے بانی اور مولانا منظور نعمانی کے قبلہ و کعبہ مولانا قاسم نانوتوی صاحب اپنی کتاب تحذیر الناس میں مسلمانوں کے متفقہ عقیدہ ختم نبوت پر اظہار خیال کرتے ہوئے بہت دور کی کوڑی لائے ہیں وہ کتاب کے صفحہ ۲۴ پر فتویٰ دیتے ہیں۔

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"

مولانا قاسم نانوتوی صاحب نے اس رسالہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت مبارکہ پر عقیدہ ختم نبوت کو ایسی بھول بھلیوں میں الجھایا ہے کہ ایمان و یقین کی بنیادیں ہلا کر رکھ دیں ہیں۔ قاسم نانوتوی صاحب کی تاویلات کو آج تک غلام احمد قادیانی کے ماننے والے بطور سند پیش کرتے ہیں اور بہ بانگ دہل اعلان کرتے ہیں کہ مسئلہ ختم نبوت پر ہمارا وہی عقیدہ ہے جو مولانا قاسم نانوتوی کا تھا۔

مولوی اسمٰعیل دہلوی کی ایک اور خباثت قلبی ملاحظہ فرمائیں

"زنا کے وسوسہ اور اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے اور

Marfat.com

بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا ہے (پھر چند سطور کے بعد) اور غیر کی یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کرلے جاتی ہے" (صراط مستقیم ص۱۳۶)

میرا قلم کانپ رہا ہے اور ہاتھ لرز رہے ہیں اور عقل حیران ہے کہ کس کلیجہ سے مولوی اسمٰعیل نے شان رسالت میں اس شرمناک گستاخی کی جسارت کی "نقلِ کفر کفر نہ باشد" مگر میں تو ان کلمات خبیثہ کو نقل کرنے کے بعد بارگاہ خداوندی میں دست بہ دعا ہوں کہ مولائے کریم ایسے گستاخوں کے سایۂ ناپاک سے بھی مسلمانوں کو دور رکھے۔

شیخ گنگوہ مولوی رشید احمد گنگوہی کی شریعت

شیخ نجدی کے مقلدین میں مولوی اسمٰعیل دہلوی کے علاوہ مولوی رشید احمد گنگوہی بھی شمار کیے جاتے ہیں جنہوں نے اپنی کتابوں میں شیخ نجدی کی بہت زیادہ مدح سرائی بھی کی ہے۔ آپ کے فتاویٰ کتاب کی شکل میں فتاویٰ رشیدیہ کے نام سے شائع ہوئے ہیں۔ ذیل میں چند نمونے پیش خدمت قارئین ہیں پڑھیے اور سر دھنیے کہ قوم مسلم کو گمراہی اور ضلالت کی کن وادیوں میں جھونک کر ان حضرات نے خدمت ملت کا حق ادا کیا ہے

۱۔ سوال:۔ ہندو جو پیاؤ پانی کا لگاتے ہیں سودی روپیہ رکھ کر کے مسلمانوں کو اس کا پانی پینا درست ہے یا نہیں۔

جواب:۔ اس پیاؤ سے پانی پینا مضائقہ نہیں۔ فقط فتاویٰ رشیدیہ کامل ص۴۹۸

۲۔ سوال:۔ محرم میں عشرہ وغیرہ کے روز شہادت کا بیان کرنا نیز سبیل لگانا اور

Marfat.com

چندہ دینا اور شربت دودھ وغیرہ بچوں کو پلانا درست ہے یا نہیں۔
جواب:۔ محرم میں ذکر شہادت حسنین علیہم السلام کرنا اگرچہ بہ روایات صحیحہ ہو یا سبیل لگانا شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ بہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں۔

فتاوی رشیدیہ کامل ص۴۳۸

۳۔ سوال:۔ ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاذ یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا کھانا استاذ و حاکم و نوکر مسلمانوں کو درست ہے یا نہیں۔
جواب:۔ درست ہے۔ فقط رشید احمد (فتاوی رشیدیہ کامل ص۴۸۸)
۴۔ سوال:۔ جس عرس میں صرف قرآن شریف پڑھا جائے اور تقسیم شیرنی ہو شریک ہونا جائز ہے یا نہیں۔
جواب:۔ کسی عرس اور مولود میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی سا عرس اور مولود درست نہیں۔ (فتاوی رشیدیہ کامل ص۱۴۰)
اب یہ فیصلہ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے اہل علم وحق آگاہ افراد ہی کر سکتے ہیں کہ جس دھرم میں سودی پیسہ سے لگائی گئی پیاؤ کا پانی جائز اور نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فاتحہ کا شربت حرام ہو (معاذ اللہ) اور جس خود ساختہ شریعت میں ہولی اور دیوالی کے کھانے جائز اور عرس مقدس و میلاد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میں شرکت ناجائز ہو۔ اس دھرم کے پیروکاروں کا شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں کیا حکم ہے؟

Marfat.com

میں نے تو رسول دشمنی اور مشرک نوازی کی چندان مٹ شہادتیں آپ کی خدمت میں پیش کردی ہیں تاکہ یہ ثابت کیا جائے کہ انگریز بہادر کی محبت نے ان زر پرستوں کو کس قدر آزاد کر دیا تھا کہ ادب و احترام کی تمام قیود سے مبرا ہو کر جس کی شان میں جو منہ میں آیا لکھتے رہے اور نصاریٰ و مشرکین کو خوش کرتے رہے۔

یادگار نجد و گنگوہ

مولوی منظور نعمانی صاحب کی بارگاہِ رسالت میں گستاخی

شیخ نجدی کے مقلدین کی ہند و پاک کی سرزمین پر پیدا کردہ فتنہ پردازیاں جو انہوں نے اپنے خود ساختہ عقائد کے ذریعہ یہاں برپا کیں اور ملت اسلامیہ کے اتحاد کو پاش پاش کر کے انگریز کے ہاتھ مضبوط کئے آپ نے ملاحظہ فرمالیں۔ اب آخر میں اس گروہ نجد کے ہندستان میں سب سے بڑے وکیل اور حکومت سعودیہ کے منظور نظر یادگار نجد و گنگوہ مولوی منظور نعمانی صاحب کی پیشانی کے تیور بھی ملاحظہ کرتے چلیں اپنے بزرگوں کی طرح انہیں بھی نجدی بدبختوں کے علاوہ پورا عالم اسلام شرک و کفر کی وادیوں میں گم نظر آتا ہے اور دنیا کے جس خطہ میں بھی غیر اسلامی بادشاہت کے ظالمانہ اور جابرانہ نظام کے خلاف مسلم عوام برسرپیکار ہوتے ہیں اور مطلق العنانیت کے خلاف اسلام کے حقیقی نظام حکومت کی تشکیل ہوتی ہے محترم نعمانی صاحب سعودی ریالوں کی جھنکار پر رقصاں و شاداں میدان عمل میں اُتر پڑتے ہیں اور اپنے نجدی آقاؤں کی بادشاہت کے تحفظ کے لیے حقیقی اسلامی حکومتوں کے خلاف یہودیوں اور صیہونیوں کی عالمگیر سازشوں میں پردے کے پیچھے سے انتشار و افتراق کے بھیانک منصوبوں کی تکمیل کے لیے اپنا اشتراک و تعاون متضاد روپ

Marfat.com

دھار کر دیتے رہتے ہیں۔

بہرحال یہ چند کلمات تمہیداً تحریر کرنے کے بعد اب میں انہیں نعمانی صاحب کی زہر آلود زبان سے نکلے ہوئے ان جملوں کو نقل کرتا ہوں جن کے ذریعہ ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی گئی ہے پڑھیے اور ان کی شقاوتِ قلبی پر ماتم کیجئے۔

میرے سامنے اس وقت اہلسنت کے جلیل القدر عالم خطیب مشرق حضرت علامہ مشتاق احمد صاحب نظامی الہ آبادی کی معروف تصنیف "خون کے آنسو" موجود ہے موصوف نے اس کتاب کے صفحہ ۲۰۵ پر مولوی منظور نعمانی کے ایک مناظرے کی روداد پر تبصرہ کرتے ہوئے ان کی شقاوتِ قلبی کا جن الفاظ میں ذکر کیا ہے انہیں سے سنیئے۔

بریلی شریف کا مناظرہ مولوی منظور صاحب اور مولانا سردار احمد صاحب کے درمیان ہوا تھا جس میں کھلا کر مولوی منظور نے کہا کہ "رسول اللہ تو بھوکے مرا کرتے تھے" معاذاللہ ثم معاذاللہ۔ اسی جملہ پر استاذ محترم مولانا محمد حبیب الرحمٰن صاحب قبلہ نے مولوی منظور کو گرجتی ہوئی آواز میں پھٹکارا تھا کہ منظور مناظرے کا مقصد یہ ہے کہ توہین نبوت سے تمہاری زبان روکی جائے اور افسوس کہ استخفاف نبوت تمہاری فطرتِ ثانیہ بن چکی ہے ایسے کلمہ پڑھو کر بغیر گالی گلوچ کے تم اپنی گفتگو پر قابو یافتہ نہیں اگر تمہاری زبان میں کیڑے رینگ رہے ہیں جس سے تمہیں بغیر گالی دیئے چین نہیں تو سرمعالم کو نہیں بلکہ حبیب الرحمٰن کو گالیاں دے لو۔

عشق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی لازوال دولت سے اظہار بیزاری کرتے ہوئے نعمانی صاحب اپنی شقاوتِ قلبی کا اظہار ان الفاظ میں کر رہے ہیں۔

(۱) جس طرح محبت عیسوی کے پردے میں الوہیت مسیح کے عقیدے نے نشوونما

Marfat.com

پائی اور جیسے کہ حب اہلبیت کے نام پر رفض کو ترقی ہوئی۔ اسی طرح حب نبوی اور عشق رسالت کا رنگ دے کر مسئلہ علم غیب کو بھی فروغ دیا جا رہا ہے اور بے چارے عوام محبت کا ظاہر عنوان دیکھ کر برابر اس پر ایمان لا رہے ہیں۔"

(القرآن شمارہ ۵ ج ۶ صہ ۱۱)

"چونکہ عقیدہ علم غیب کا یہ زہر محبت کے دودھ میں ملا کر امت کے حلقوں سے پلایا جا رہا ہے اس لیے ان تمام گمراہانہ اعتقادات سے زیادہ خطرناک اور توجہ کا محتاج ہے جن پر محبت وعقیدت کا ملمع نہیں کیا گیا ہے" (القرآن شمارہ ۵ ج ۶ صہ ۱۳)

ایک اور مناظرے کے موقع پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے مسئلہ پر نعمانی صاحب لکھتے ہیں

اگر حضور کو دیوار کے پیچھے کی سب باتوں کا علم ہوتا تو حضرت بلال سے دروازہ پر کھڑی ہونے والی عورتوں کا نام لے کر دریافت کرنے کی کیا ضرورت ہوتی۔

(فیصلہ کن مناظرہ صفحہ ۱۳۶)

خدارا انصاف کیجیے کہ رسول کے حق میں کیا اس سے بھی زیادہ جذبۂ دل کی بیگانگی کا تصور کیا جا سکتا ہے؟

نعمانی صاحب کی نظر میں ہندستانی مسلمان مشرک

مسلمانوں کے خلاف زہر میں ڈوبی ہوئی ایک اور تحریر پڑھیے اور نعمانی صاحب کی توحید پرستی کے تیور دیکھیے۔

"آپ ان مسلمان کہلانے والے قبریوں اور تعزیہ پرستوں کو دیکھ لیجیے شیطان

Marfat.com

نے ان مشرکانہ اعمال کو ان کے دلوں میں ایسا اتار دیا ہے کہ وہ اس سلسلے میں قرآن و حدیث کی کوئی بات سننے کے روادار نہیں۔

میں تو انہیں لوگوں کو دیکھ کر اگلی امتوں کے شرک کو سمجھتا ہوں اگر مسلمانوں میں یہ لوگ نہ ہوتے تو واقعہ یہ ہے کہ میرے لئے اگلی امتوں کے شرک کو سمجھنا بڑا مشکل ہوتا"

(الفرقان ص۳۰)

نعمانی صاحب جواب دیں

شیخ نجد سے لے کر ہند میں نجدی مفادات کے موجودہ محافظ مولوی منظور نعمانی تک جن حضرات کے عقائد ان کی تصانیف سے میں نے بطور نمونہ پیش کیے یہ ایک ادنیٰ سی جھلک ہے ان حضرات کی رسول دشمنی کی ورنہ زہرآلود تحریروں سے ان کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ پھر یہ کہ میرا مقصد عقائد پر بحث کرنا ہے بھی نہیں میرا اصل مدعا تو اس تاریخی حقیقت کو بے نقاب کرنا ہے کہ سامراجی طاقتوں نے برصغیر کے کروڑہا مسلمانوں کے باہمی اتحاد و اتفاق کو برباد کرنے کے لیے جو سازشیں تیار کیں ان سازشوں کی تکمیل کے لیے یہاں کے نجدی مقلدین نے کیا کردار ادا کیا ہے اور کیونکہ افتراق و انتشار کی اس آگ کو بھڑکانے میں مذہبی جذبات کی اہمیت سے انگریزی حکمراں واقف تھے اس لیے انہوں نے یہاں بھی اسی ہتھیار کو استعمال کیا اور جبہ و دستار سے مزین افراد کا قلم خریدا گیا اور اس قلم کی جولانیوں نے فتنہ و فساد کے جو شعلے بھڑکائے ان کی تپش امت کے اہل درد حضرات آج تک محسوس کر رہے ہیں اور خون کے آنسو رو رہے ہیں۔

اب جبکہ میں اس عنوان کو ختم کر رہا ہوں آخر میں نہایت ہی ادب و احترام کے ساتھ سعودیوں کے ڈھنڈورچی مولوی منظور نعمانی صاحب سے سوال کرنا چاہتا ہوں کہ

Marfat.com

آپ کے مسلک کے مقتداو پیشوا شیخ نجدی سے لے کر آپ کے مرشد روحانی مولوی اشرف علی تھانوی تک جن تمام حضرات کے وہ عقائد جو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور حضرات اہلبیت (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کے سلسلہ میں ان حضرات نے بیان کیے ہیں کیا امت مسلمہ کی ۱۲ سو برس کی سابقہ تاریخ میں زمانہ صحابہ (رضی اللہ عنہم) سے لے کر ہندوستان کی سرزمین پر اہلسنت کے امام برحق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ یا آپ کے بعد حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تک اسلاف کرام کی جماعت مقدسہ میں متقدمین سے لے کر متاخرین تک کسی کے یہ عقائد تھے اگر نہیں تھے اور یقیناً نہیں تھے تو اب یہ جواب نعمانی صاحب ہی کو دینا ہے کہ جس نئے دھرم کی بنیاد ان کے مقتدا مولوی اسمٰعیل دہلوی نے ہندوستان میں رکھی اور جس دھرم کی حفاظت کے لیے آج آپ مسلمانوں پر مشرک کا لیبل چسپاں کر کے فتنہ و فساد کی آگ بھڑکانے میں مصروف ہیں اگر یہ نوزائیدہ دھرم انگریز بہادر کی دماغی کاوشوں کا ثمرہ نہیں تو پھر کیا ہے؟

کیا بارہ سو برس میں گذرنے والے امت کے ہزارہا صلحا علماء۔ اولیاء مشائخ و محدثین (رحمہم اللہ) میں کسی کو بھی امت میں شرک کا یہ نام نہاد فتنہ نظر نہ آیا جو شیخ نجدی اور حضرتِ تھانوی اور جناب دہلوی کے بعد خود جناب نعمانی صاحب کو ہندوستان کی سرزمین پر چلتا پھرتا نظر آ گیا۔ خدارا اگر آپ کے جسم میں ضمیر نام کی کوئی شے باقی ہے اور اس میں حقیقی ایمان جیسی لازوال دولت کی کوئی ایک دم توڑتی چنگاری بھی موجود ہے تو خدا کو حاضر و ناظر کر کے میرے اس سوال کا جواب دیجیے کہ توحید پرستی کی آڑ میں اُمت میں انتشار و افتراق اور فتنہ و فساد کی یہ تخم ریزی کر کے کب تک رسول کی امت کی عزت و ناموس کی سوداگری کا یہ کھیل چلتا رہے گا؟

Marfat.com

یہاں انسانیت پر کوئی دو آنسو نہیں روتا
یہاں لاشے پڑے رہتے ہیں بے گور و کفن ساقی

حجاز مقدس کی سرزمین پر نجدی افواج کی درندگی کے

ایمان سوز مناظر

جس نجدی بادشاہت کو آج اسلامی حکومت کا نام دے کر اسلام کے مقدس اور زریں اصولوں کی توہین کی جارہی ہے۔ اس غیر اسلامی بادشاہت کے حصول کیلئے کتاب و سنت کے ان نام نہاد پیروکاروں نے حجاز مقدس کی سرزمین پر بسنے والے اہل ایمان کے قیمتی خون سے جو وحشیانہ کھیل کھیلا ہے تاریخ کے زریں صفحات آج بھی گواہی دے رہے ہیں کہ اسلام کے یہ نام نہاد پرستار صرف اپنے فانی اقتدار کے حصول کے لیے گلے پھاڑ پھاڑ کر کتاب و سنت کی دہائی دیتے پھرتے ہیں مگر ان کی سیرت و کردار اور ان کی شقاوتِ قلبی کے ان مٹ واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ دولت اسلام تو بڑی قیمتی شئے ہے ان نجدی درندوں کو تو انسانیت سے بھی کوئی واسطہ اور تعلق نہیں ہے۔ ۱۷۴۵ء سے ۱۹۲۵ء تک کی خون ریز داستان اور ان نجدی درندوں کی وحشت ناک اسلام دشمنی کی تاریخ کو کسی ایک مختصر کتاب میں جمع کرنا ناممکن ہے۔ ان چند صفحات میں میں صرف ۱۹۲۵ء میں نجدیوں کی جانب سے کی جانے والی قتل و غارت گری کی ایک مختصر جھلک تاریخ کے زریں اوراق سے پیش کرنا چاہتا ہوں تا کہ ان اقتدار پرستوں اور ملک گیری کی ہوس کے مہلک مریضوں کے اصل چہروں کی آپ ان کے کردار کی روشنی میں شناخت کر سکیں

Marfat.com

سرزمین طائف پر
نجدی درندوں کے وحشت ناک مظالم

۱۹۲۵ء میں نجدیوں نے حرمین شریفین کی مقدس سرزمین پر جارحانہ اور ظالمانہ تسلط کے وقت تمام ہی اسلامی احکامات کو جس بیدردی سے پامال کیا اور اہل ایمان کے مقدس خون سے اپنے ہاتھ رنگے تاریخ اسلام میں ظلم و بربریت کی ایسی شرمناک مثال ملنی مشکل ہے۔

ہندوستان میں اگست ۱۹۲۵ء میں یہ خبرِ وحشت ناک ایک پریس رپورٹر کے ذریعہ لندن سے پہنچی کہ وہابیوں نے مدینے شریف پر حملہ شروع کردیا ہے اور مسجد نبوی کے مقدس قبہ مبارکہ کو جس میں ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہیں صدمہ پہنچا ہے اور سیدنا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی مسجد بھی شہید کردی گئی ہے۔ اس خبر نے عالمِ اسلام میں ایک شورش برپا کردی اور ہر طرف سے نجدیوں کی درندگی کی مذمت کی جانے لگی۔ حرم کعبہ میں عالم اسلام کے علماء و مشائخ نے ۲۰ ہزار فرزندان توحید کی موجودگی میں جو تجویز پاس کی اس کا متن یہ تھا۔

> ۱۱ر ستمبر۔ باشندگان مکہ معظمہ آج کعبۃ اللہ کے سامنے جمع ہوئے ہیں جس میں تقریباً ۲۰ ہزار مسلمان باشندگان۔ جاوا ہندوستان، سوڈان، الجزائر روس شامل تھے اور انہوں نے متفقہ طور پر مذہبی دنیا کو یہ بتایا کہ وہابیوں نے شہر طائف پر حملہ کیا اور فوج ہاشمی نے بڑی بے جگری سے ان کا مقابلہ کیا۔ باشندگانِ مکہ اور حکومتِ ہاشمی نے جس کی حمایت عام طریقہ پر کی

Marfat.com

جا رہی ہے ہر ممکن کوشش اس امر کی کی ہے کہ بے گناہ باشندگان اور غیر ملکیوں کو بچایا جائے لیکن وہابیوں نے بجائے اس کے کہ وہ باقاعدہ طور پر قبضہ کرتے نہایت وحشیانہ طریقہ اختیار کیا اور وہاں کے باشندوں اور غیر ملکی رعایا پر جو وہاں مقیم تھی انتہائی ظلم کیا ہے اور جیسا کہ خود ان غیر ملکیوں سے دوستی رکھنے والی سلطنتوں کو ان تمام حادثات کی خبر دی ہے (یہ واقعہ) ہے کہ وہابیوں نے حضرت ابن عباس کے مزار کو پھونک دینے کے بعد ساری آبادی کو تہ تیغ کیا جس میں بچے، عورتیں اور بوڑھے سب شامل تھے۔ یعنی مختصر الفاظ میں ساری رعایا اور کل غیر ملکی باشندے مارے گئے۔ انسانیت، تہذیب اور انصاف کے نام پر جس کی لیگ اقوام علمبردار ہے۔ ہم درخواست کرتے ہیں کہ ان مظالم کا خاتمہ کیا جائے اور ان وحشیانہ حرکات کو جن سے تہذیب اور انسانیت تھراتی ہے۔ جلد سے جلد سخت ترین کارروائی کر کے ختم کیا جائے ـــــــــــــ

۱۰ ستمبر ۱۹۲۵ء

منجانب شرکا جلسہ

عبدالغفار صوفی۔ عبدالساغانی، ابن تقری عبداللہ مروم سوڈانی۔ موتا ای بدرالدین، ہدیت اللہ آذربائیجان۔ مولانا غفار بن قریفی، مولانا محمد داؤدی مراکشی احمد بن نادانی، ابوالجولانی، محمد عبداللہ بن زیدان الشکینی۔ محمد حبیب اللہ شوکتی۔ عمر تونسی دمراکشی۔ محمد مختار بن عاطرت، ناظم الدولہ ایرانی۔ محمد بن عبدالکریم۔ محمد عطار بن سلمان، محمد اسماعیل بن خلقانی

Marfat.com

عبداللہ بن یعقوب ۔

اس ہنگامہ خیز اور وحشت ناک خبر نے ہندوستان کے مسلمانوں کے سکون قلب کو چھین لیا اور حرمین طیبین کی عظمت و تقدیس سے محبت رکھنے والے خون کے آنسو روئے ۔

خلافت کمیٹی نے اپنا وفد تحقیقات کے لیے روانہ کیا۔ اسی کے ساتھ لکھنؤ میں حضرت مولانا عبدالباری فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں جمعیۃ خدام الحرمین کی تشکیل عمل میں آئی ۔ دسمبر ۱۹۲۵ء میں ایک تحقیقاتی وفد جمعیۃ خدام الحرمین کی جانب سے حجاز مقدس روانہ کیا گیا جس میں حضرت مولانا الحاج مختار احمد صدیقی میرٹھی جناب مولانا فضل اللہ صاحب ایڈیٹر رسالت بمبئی، جناب سید محمد حبیب صاحب ایڈیٹر سیاست لاہور اور جناب میاں عبدالعزیز صاحب تاجر لار دکن شامل تھے ۔ جمعیۃ کے وفد کی رپورٹ پیش خدمت ہے ۔ پڑھیں اور نجدی اقتدار پرستوں کی حیوانیت کے دل ہلا دینے والے مناظر کا مشاہدہ کریں ۔

جمعیۃ خدام الحرمین کی رپورٹ

" ہر شخص یہاں تک کہ خود ابن سعود اور حافظ وہبہ نے بھی تسلیم کیا ہے کہ طائف میں نجدی امان کا وعدہ دے کر داخل ہوئے ۔ انہوں نے شہر کو لوٹا، مسلمانوں کو امان اللہ و امان راس ابن سعود کہہ کہہ کر بالاخانوں سے اتروایا اور جیسے ہی ان مسکینوں نے دروازے کھولے تو ان لوگوں کو گولی ماردی ۔ عورتوں کو مجبور کیا کہ مقتول خاوندوں، باپ

Marfat.com

بھائی اور بیٹوں کی لاشیں خود اٹھا کر گھر کے باہر پھینکیں، جس نے انکار کیا یا "صل علی الرسول" کہا یا "خاھنالله والرسول" کہا وہ خود قتل ہوئی۔

لوٹ میں عورتوں کے کپڑے تک اتار لیے، ان کی چھاتیاں اور شرمگاہیں ٹٹولیں، ان کے بدن پر صرف پاجامہ اور صدری کے سوا کوئی کپڑا نہ رہنے دیا۔ پردہ دار خواتین کو برہنہ کر کے تلاشی لی، عورتوں سے بدفعلی کر کے ان کی جائے مخصوص پر تلوار مار کر انہیں قتل کیا۔

دوسرے روز بقیہ السلف اہل شہر کو بیک بنی و دوگوش گھروں سے نکال کر ایک باغ میں پانچ روز تک قیدی رکھا۔ تین روز تک کچھ کھانے کو نہ دیا۔ پھر فی کس ایک گونی آٹا بھیجا لیکن اس کے پکانے کا کوئی سامان نہیں۔ ان کے سامنے ان کے اعزہ واقارب کی لاشوں کو گدھوں اور خچروں کے پاؤں سے باندھ کر کھینچا اور بلا غسل و کفن اور بلا نماز جنازہ دفن کر دیا۔ بقیہ السلف میں جن کو ذی استطاعت پایا ان سے تاوان وصول کیا۔ پھر سب کو پیدل بلا زاد راہ مکہ مکرمہ روانہ کر دیا۔ عورتیں، بچے، بوڑھے راستہ میں سخت پریشان حال ہوئے۔ نجدیوں نے مسلمانوں کا مال غنیمت سمجھ کر لوٹا، اور کئی مسلمان آزاد عورتوں کو باندی بنایا

غرض یہ کہ وہ سب کچھ ہوا جس کے بیان سے کلیجہ منہ کو آتا ہے اور بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔"

بابائے صحافت ظفر علی خاں ایڈیٹر زمیندار نے سچ کہا ہے ؎

ابن سعود کیا ہے؟ فقط اک حرم فروش   برطانیہ کی زلف گرہ گیر کا اسیر

Marfat.com

اسلامیوں پہ اس نے برسائیں گولیاں   پھر کیوں نہ کشتنی ہو زمیندار کا مدیر [۱]

خلافت کمیٹی کا بھی ایک وفد نجدی مظالم کی تحقیقات کے لیے حجاز مقدس روانہ ہوا۔ خلافت کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق وفد کے ارکان درج ذیل تھے۔

مولانا سید محمد سلیمان صاحب ندوی، مولانا محمد عرفان صاحب، جناب مولانا ظفر علی خاں صاحب (ایڈیٹر زمیندار) جناب سید خورشید حسن صاحب، جناب مولانا عبدالماجد صاحب بدایونی اور جناب محمد شعیب قریشی صاحب۔

خلافت کمیٹی کے وفد کی رپورٹ

"مکہ میں جنت المعلیٰ کے مزارات شہید کر دیئے گئے ہیں مولد النبی یعنی جس مکان میں سرکار دو جہاں کی پیدائش ہوئی تھی توڑ دیا گیا ہے لیکن نجدی حکومت نے یقین دلایا ہے کہ مدینے کے مزارات و مآثر کے ساتھ یہ سلوک نہیں کیا جائے گا۔" (رپورٹ خلافت کمیٹی ص ۱۳)

سعودی افواج کے ہاتھوں علماء و مشائخ کی دردانگیز شہادت

طائف کی سرزمین پر کفار مکہ کی تاریخ کو دہراتے ہوئے سعودی افواج نے جو ظلم و ستم ڈھائے وہ عوام الناس تک ہی محدود نہ رہے بلکہ اس مقدس سرزمین پر بسنے والے علما و مشائخ کو بھی سعودی افواج کے درندہ صفت لوگوں نے کس بیدردی

---

[۱] (ص ۲۵۲ نگارستان)   گنبد خضریٰ بحوالہ از مولانا یسین اختر مصباحی

Marfat.com

سے شہید کیا اس کا حال مجھ سے نہیں بلکہ علامہ سید ابراہیم الراوی الرفاعی سے سُنیے وہ لکھتے ہیں "اور طائف پر قابض ہونے کے بعد سب سے بڑی حرکت وہاں والوں کے ساتھ یہ کی کہ ہزاروں مسلمانوں کو تہ تیغ کر ڈالا جس سے سارا عالم اسلام لرز اٹھا۔ ان مقتولین میں بہت سے علمائے اسلام مثلاً سید عبداللہ الزوادی مفتی شافعیہ مکہ مکرمہ، شیخ عبداللہ ابوالخیر قاضی مکہ، شیخ سلیمان مراد قاضی طائف، سید یوسف الزوادی (جن کی عمر تقریباً ۸۰ سال تھی) شیخ حسن الشیبی جعفر الشیبی وغیرہم ہیں، انہیں امن دینے کے باوجود ان کے دروازوں پر انہیں ذبح کر ڈالا۔" [1]

حرم مکہ کی عظمت و تقدیس کا خون

مکہ معظمہ کی مقدس سرزمین جو عالم اسلام کی عقیدت کا مرکز عظیم ہے اور اہل ایمان کے لیے واجب الاحترام ہے اس مقدس سرزمین پر ۱۹۲۵ء میں جبر و استبداد کی جو کہانی دہرائی گئی وہ محض اتفاقیہ نہیں تھی بلکہ سعودی خاندان کے سابقہ حکمراں بھی اس مقدس سرزمین کے ساتھ یہی شیطانی کھیل کھیلتے چلے آ رہے تھے۔

سعود بن عبدالعزیز کے دور حکومت کے شیطنت کی تصویر کھینچتے ہوئے جناب سردار محمد حسنی بی۔اے سوانح حیات سلطان عبدالعزیز آل السعود کے ص۴۸ پر لکھتے ہیں۔

---

[1] گنبد خضریٰ ص۴۲ مولانا یٰسین اختر مصباحی

"سعود جو اُس وقت رسوائے عالم ہو چکا تھا' حجاز کی طرف بڑھا اور لگے ہاتھوں طائف پر قابض ہو گیا اور وہاں سے گرد و نواح میں افواج بھیجنے لگا۔ شریف کے پاس کوئی قابل ذکر فوج نہ تھی۔ مقابلہ کی تاب نہ لا کر جدہ چلا گیا۔ اپریل ۱۸۰۳ء میں سعود بلا مزاحمت مکہ میں داخل ہو گیا۔ وہابی مدت سے ادھار کھائے بیٹھے تھے کہ اصل اصلاح مکہ سے کی جائے گی اور ہر وہ چیز جس میں کفر و شرک کا شائبہ پایا جاتا ہو فنا کر دی جائے گی۔ چنانچہ اب مقدس مزارات توڑ پھوڑ دیئے گئے ۔۔۔ زیارت گاہوں کی بے حرمتی کی گئی، حرم کعبہ کے غلاف پھاڑ دیئے گئے وہابیوں کے معتقدات کے مطابق جس قدر شعائر یا رسومات قرآن و سنت کے خلاف تھیں یک لخت ممنوع قرار دی گئیں۔"

مکہ معظمہ میں مقابر و مساجد کی بے حرمتی

حرم مکہ میں ۱۹۲۵ء میں سعودی افواج نے جو شرمناک اور ایمان سوز حرکات کیں اور صحابہ کرام کے مزارات و مقابر کو جس بے دردی سے شہید کیا گیا اس کی منظر کشی کرتے ہوئے سردار حسینی لکھتے ہیں۔

چنانچہ شہر مکہ میں امن و امان کا اعلان کر دیا گیا اور سلطان ابن بجاد شیخ غطفط نے عارضی طور پر شہری نظم و نسق سنبھال لیا لیکن امن و امان قائم ہو جانے کے باوجود اخوان بپھرے ہوئے تھے۔ انہیں اصرار تھا کہ اگر مکہ کے مشرکین (یعنی وہ مسلمان جو عقائد میں نجدیوں سے متفق نہ تھے

Marfat.com

بچ جائیں تو بچ جائیں لیکن مقابر و مزارات ضرور منہدم کر دیئے جائیں گے اور مسجد کی آرائشیں ضائع کر دی جائیں گی کیونکہ ان کے اعتقاد کے مطابق ان چیزوں کے وجود میں شرک کا شائبہ پایا جاتا ہے چنانچہ حرم کے وہ تمام مقدس مزارات جو صدیوں سے زائرین کے مرجع رہے تھے آن کی آن میں تباہ و برباد کر دیئے گئے۔ وہ تمام رسوم و شعائر جن کی سند وہابیوں کے اعتقاد کے مطابق قرآن و سنت میں موجود نہ تھی بیک جنبشِ قلم ممنوع قرار دیئے گئے، اس کارروائی کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام عالم اسلام میں اضطراب کی لہر اٹھی ایران اور ہندوستان کے مسلمانوں میں ماتم کی صفیں بچھ گئیں۔ لوگ وہابیوں سے بدگمان تو پہلے ہی سے تھے جو کچھ ان کے متعلق کہا گیا بلا تحقیق و تدقیق صحیح تسلیم کر لیا گیا۔ وہابی اس فعل کو قرآن و سنت کے مطابق سمجھتے تھے۔ انہوں نے مسلمانوں کے غم و غصہ کی کچھ پروا نہ کی اور اپنے کام سے کام رکھا [1]

ایک طرف مکہ مکرمہ کی سرزمین پر یہ سب کچھ ہو رہا تھا اور دوسری جانب سعودی حکمران عالم اسلام کے مذہبی جذبات کی شدت کو کم کرنے کے لئے جھوٹ اور مکر و فریب کے ذریعہ اہل ایمان کی آنکھوں میں دھول جھونک رہے تھے اس کا ثبوت خلافت کمیٹی کی رپورٹ سے ملاحظہ فرمائیں۔

نجدی حکمران کے نام مولانا شوکت علی صاحب کا تار

صحابہ کرام کے مزارات کی بے حرمتی کے متعلق پریشان کن افواہیں

---

[1] حیات سلطان ابن سعود ص ۱۵۵

Marfat.com

مشہور ہو رہی ہیں۔ مہربانی کر کے صحیح حالات کی اطلاع دیجئے۔

(شوکت علی)

سلطان نجد کا جواب مولانا شوکت علی صاحب کے نام

"اسلامی مزارات ہمارے لیے قابل احترام ہیں"

"اسلامی مزارات اور خصوصاً صحابہ کے مزارات ہمارے لیے بہت زیادہ قابل احترام ہیں۔ آپ اطمینان رکھیے ہماری فوجیں مقدس قوانین کی خلاف ورزی نہیں کریں گی۔"

(عبدالعزیز سلطان نجد[1])

اب پوچھیے ہندوستان میں براجمان سعودی حکومت کے زرخریدان ندوی، نعمانی، اور ٹانڈوی سے کہ عالم اسلام کے رہنماؤں کو یہ جھوٹے تار بھی کیا کسی کتاب و سنت کے احکام پر عمل کرتے ہوئے دیئے گئے تھے؟ حکومت و اقتدار کے حصول کے لیے کتاب و سنت کی عظمت و تقدیس کا خون جو نجدی حکمرانوں نے اپنے اعمال و کردار سے کیا تاریخ اسلام میں اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔

جنت المعلیٰ شریف کی بے حرمتی پر ایک زائر کا روحانی اضطراب

پاکستان کے مشہور قلم کار اور نامور صحافی جناب شورش کاشمیری ایڈیٹر چٹان فیصل کے دورِ حکومت میں ۱۹۶۹ء میں حجاز مقدس حاضر ہوئے تھے۔ سعودیوں کی شقاوتِ قلبی کے بھیانک مناظر نے انہیں تڑپا کر رکھ دیا تھا۔ انہوں نے اپنے

---

[1] نگارشات محمد علی۔ مولانا محمد علی جوہر ص ۲۸

Marfat.com

تاثرات کو اپنی مشہور تصنیف "شب جائے کہ من بودم" میں جمع کر دیا ہے جنت المعلیٰ کی مقدس سرزمین پر حاضر ہو کر انہوں نے سعودی درندوں کے بارے میں جن تاثرات کا اظہار کیا ہے اس کے چند اقتباسات آپ بھی پڑھیں ۔

(۱)

مآثر و مشاہد کی کیفیت

مآثر، مقابر اور مشاہد کے بارے میں لکھتے ہیں ۔

سعودی حکومت نے عہد رسالت کے آثار، صحابہ کرام کے مظاہر اور اہلبیت کے شواہد اس طرح مٹا دیئے ہیں کہ جو چیزیں ڈھونڈ ڈھونڈ کر محفوظ کرنی چاہیئے تھیں وہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر محو کر دی گئی ہیں کہیں کوئی قبر یا نشان نہیں۔ لوگ بتاتے اور ہم مان لیتے ہیں ۔ حکومت کے نزدیک ان آثار و نقوش اور مظاہر و مقابر کا باقی رکھنا بدعت ہے ۔ عقیدہ توحید کے منافی ہے سنت رسول کے خلاف ہے لیکن عصر حاضر کی ہر جدت جدہ ہی میں نہیں پورے حجاز میں موجود ہے کیا قرآن و سنت کا اطلاق اس پر نہیں ہوتا؟[1]

(۲)

جس حصہ میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور اُن کے افرادِ خاندان آرام فرما رہے ہیں یا حضور کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا حضو

---

[1] شورش کاشمیری "شب جائے کہ من بودم" ص۱۸۱ و ۱۸۰

Marfat.com

کے لخت جگر حضرت قاسم اور حضور کے چچا ابوطالب مدفون ہیں، وہاں کوئی دروازہ اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ ٹوٹی پھوٹی قبریں، مٹی کی ڈھیریاں ہوگئی ہیں۔ کسی قبر پر پانی کا چھڑکاؤ نہیں۔ دھوپ کا چھڑکاؤ ضرور ہے۔ پوری دنیا میں اس سے بڑھ کر کوئی قبرستان بے بسی کی اس حالت میں نہ ہوگا۔

میں اور سہیل ایک پہاڑی پر چڑھ گئے۔ وہاں سے حضرت خدیجہ کی قبر پر نگاہ کی، امّ المومنین کا مزار ——— ؟ میں کانپ اٹھا میرا دل دھک دھک کرنے لگا۔ مسلمانوں نے اپنی بیویوں کے تاج محل بنا ڈالے لیکن جس عورت کو پیغمبر آخرالزماں کی پہلی شریک حیات ہونے کا شرف حاصل ہے جو حضرت فاطمۃ الزہرا کی ماں تھیں وہ ایک قبر ویران میں پڑی ہیں۔ میں اپنے تئیں ضبط نہ کرسکا۔ آنکھوں میں بدلیاں آگئیں۔ میں نے کہا سہیل! عربوں کا مزاج ہی ان کے لیے سزا ہے۔ کیا خدیجۃ الکبریٰ کی زندگی نہیں گذار رہیں۔ حضور کو بعثت سے پہلے ستایا گیا۔ امّ المومنین کو اب ستایا جارہا ہے ——— حضور مدینہ میں؟ امّ المومنین مکہ میں! اس عورت ——— عظیم عورت کا انسانیت پر کتنا بڑا احسان ہے؟

یہ قرآن وسنت نہیں اہانت ہے

۳

جو لوگ اس کا نام قرآن وسنت رکھتے ہیں وہ خود کس منہ سے تاج شہی پہنتے ہیں۔ اونچے اونچے محل بناتے، محمد عربی کی دولت سمیٹتے

Marfat.com

اور اس کا نام خزانہ شاہی رکھتے ہیں۔ جس ذات اقدس کے صدقہ میں عزتیں پالیں ہیں۔ اس کے آثار اقدس کی یہ بے حرمتی! یہ قرآن و سنت نہیں اہانت اور صریح اہانت ہے۔ اللہ کی زمینیں اور دفینے سب اللہ کا مال ہیں۔ اس کی مخلوق کا مال ہیں کسی فرد کو یہ حق حاصل نہیں کہ انسانوں کو گلہ بنالے۔ خود چرواہا بن بیٹھے، گوشت کھالے کھالیں بیچ ڈالے موت کسی کا پیچھا نہیں چھوڑتی جو موت کی اس طرح ہتک کر رہے ہیں۔ موت ان سے بھی متعاقب ہے' لیکن جنت المعلیٰ میں وہ لوگ سو رہے ہیں جو ہمیں زندہ کر گئے۔ ہمیں بقا دے گئے' جو منہ پھیر کے شاہوں پر نگاہ کرتے' تو ان کی گدڑیوں سے خلعت فاخرہ کانپ اٹھتے تھے۔

سعودی حکومت عشق اور شرک میں فرق نہ کر سکی ہے ـــــ رحمت ان قبروں میں سونے والوں پر

اسلام اپنے مولد و منشا میں اجنبی
تیرا غضب کہاں ہے خداوندِ ذوالجلال

Marfat.com

ارے ہوش سید پُر خطا تو جہاں ہے آج کھڑا ہوا
یہ ادب کی جا ہے ادب کی جا یہ حجاز ہے یہ حجاز ہے

مدینہ منورہ کی عظمت و تقدیس کا خون

طائف کے خونی واقعات کے بعد جب عالم اسلام نے ان نجدی درندوں کے سیاہ کارناموں پر ہر ممکن طریقے سے احتجاج کیا اور دنیا کے کونہ کونہ سے اُن پر لعنت دھتکار کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہوا تو گو سعودی حکمرانوں نے تاروں اور اعلانات کے ذریعہ یقین دہانیاں کرائیں کہ مدینہ منورہ کے مآثر و مقابر کی ہر قیمت پر حفاظت کی جائے گی لیکن اس کے باوجود جو کچھ ہوا وہ دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اسلام کے ان نام نہاد پرستاروں نے تاریخ اسلام کے مقدس آثار کو اس طرح برباد کیا کہ مدینہ منورہ پر یزیدیوں کی جانب سے کی جانے والی بے حرمتی کے واقعات بھی شرمانے لگے

آہ! وہ مقدس سرزمین جہاں بلند آواز سے بات کرنے کو قرآن حکیم نے منع فرمایا۔ گنبد خضریٰ کا وہ مبارک و باعظمت خطہ جو کروڑہا اہل ایمان کی عقیدتوں کا مرکز ہے مسجد نبوی میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر سے لگا ہوا زمین کا وہ حصہ جس کو علماء و محدثین نے عرش اعظم سے بھی افضل قرار دیا ہے ہاں ہاں مسلمانوں وہی مدینۃ النبی جہاں ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیات مقدسہ کے کم و بیش ۱۰ سال گذارے جہاں کے در و دیوار حتیٰ کہ خاک پاک کے ذرے بھی اہل ایمان کے لیے واجب الاحترام ہیں اسی مقدس سرزمین پر انسان نما سعودی شیطانوں نے اپنی شقاوت قلبی کا جو ایمان سوز مظاہرہ کیا تاریخ کی روشنی میں اس کی ایک

Marfat.com

جھلک دیکھتے چلیں۔

۱۸۰۳ء کے واقعات پر تبصرہ کرتے ہوئے مرزا حیرت دہلوی اپنی کتاب حیات طیبہ کے صفحہ ۳۰۵ پر لکھتے ہیں۔

۱۸۰۳ء کے اختتام پر مدینہ بھی سعود بن عبدالعزیز کے قبضہ میں آگیا مدینہ کے لیے اس کے مذہبی جوش میں یہاں تک ابال آیا کہ اس نے اور مقبروں سے گذر کر خود نبی الکرم کے مزار کو بھی سلامت نہ چھوڑا۔ آپ کے مزار کی جواہر نگار چھت کو برباد کر دیا اور اس چادر کو اٹھا دیا، جو آپ کے مزار مقدس پر پڑی رہتی تھی۔

سید محمد رشید رضا صاحب ایڈیٹر المنار مصر اپنی کتاب نجد و حجاز کے صفحہ ۱۱۳ - ۱۱۲ پر رقم طراز ہیں۔

یہی لوگ (سعود بن عبدالعزیز) تیرھویں صدی ہجری کے آغاز میں (یعنی انیسویں صدی عیسوی کے اوائل میں) حرمین شریفین پر قابض تھے لیکن انہوں نے حجرہ شریفہ کو نہیں گرایا۔ البتہ بعض مورخین کا قول ہے کہ انہوں نے حرم نبوی کے قبہ کے اوپر سے سونے کا ہلال اور کرہ اتار لیا تھا اور وہ قبہ کو بھی گرانا چاہتے تھے لیکن ان کارکنوں میں سے جو ہلال اور کرہ مذکورہ کو اتارنے کے لیے اوپر چڑھے تھے، دو آدمی گر کر نیچے مر گئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے قبہ کو گرانے کا ارادہ ترک کر دیا۔

۱۹۲۵ء میں مدینہ منورہ کی مقدس سرزمین پر گو سعودی حکام نے

Marfat.com

انتہائی چالاکی سے کام لیتے ہوئے عالم اسلام کے جذبات کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی مگر اپنی خباثت قلبی کا اظہار کیے بغیر نہ رہ سکے اور تمام وعدوں کے باوجود مدینہ منورہ کے تمام مآثر و مقابر حتیٰ کہ مقدس مساجد بھی ان دشمنان اسلام کے ہاتھوں شہید کی گئیں اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والے ان ظالمان نجد نے خود حضور کے روضہ مقدسہ یعنی گنبد خضریٰ شریف کو بھی اپنی گولیوں کا نشانہ بنایا۔ مدینہ طیبہ کے مآثر و مقابر کے انہدام پر اسلامی ممالک میں ایک ہیجان پیدا ہو گیا اور مختلف ممالک نے اپنے وفود تحقیقات کے لیے سرزمین حجاز بھیجے تاکہ اصل واقعات کی تحقیق ہو سکے۔

ایرانی حکومت کے وفد کی تحقیق

مآثر و مقابر و مساجد کی بے حرمتی کی خبروں نے ایران کے مسلمانوں میں بھی اضطراب کی کیفیت پیدا کر دی اور وہاں کی حکومت نے ایک وفد حالات و واقعات کی تحقیقات کے لیے بھیجا۔ ۱۹۲۵ء کے آخر میں اس وفد نے اپنی رپورٹ شائع کی جس میں نہایت رنج و افسوس کے ساتھ تصدیق کی گئی کہ واقعی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ مبارک کے گنبد میں پانچ گولیاں لگی ہیں۔

ایرانی وفد کی خلافت کمیٹی کے وفد سے ملاقات

مقامات مقدسہ کے تحفظ کی دلچسپی کے سلسلہ میں ایرانی حکومت کی سرگرمیوں اور تشویش کی تصدیق خلافت کمیٹی کی رپورٹ سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ مولانا محمد علی جوہر نگارشات محمد علی کے صفحہ ۶۷ پر رقم طراز ہیں کہ

Marfat.com

مدینہ جاتے ہوئے رابغ میں وفد کی قیادت دولت ایران کے قونصل معینہ شام عین الملک، جو سرکاری حیثیت سے گنبد خضری وغیرہ کے متعلق افواہوں کی تحقیق کے لیے آئے تھے۔ معلوم ہوا کہ سلطان ابن سعود نے سفیر ایران کے ذریعہ دولت ایران کو تحریری وعدہ دیا ہے کہ اگر مکہ معظمہ کے منہدم شدہ مقابر و مآثر کو کوئی تعمیر کرنا چاہے تو سلطان کی طرف سے کوئی مزاحمت نہ ہوگی۔ امسال حج میں اس بیان کی نہایت معتبر ذرائع سے مزید تصدیق ہوئی۔ اب اس خط کی عکسی نقل حاصل کرنے کا انتظام کیا گیا ہے اور اُمید ہے کہ ہم تک ضرور پہنچ جائیں گی۔

مکر و فریب کی انتہا ہے کہ ایک جانب ممالک اسلامیہ کو خطوط اور بیانات اور تاروں کے ذریعہ جھوٹی تسلیاں دی جاتی رہیں اور دوسری جانب انتہائی پُراسرار انداز میں اپنے شیطانی عزائم کی تکمیل بھی کی جاتی رہی۔ یہ ہے کتاب و سنت کے نام نہاد پیروکاروں کا کردار۔

عظمتِ دینِ محمد کے جو باقی تھے نشاں — آج یوں اس نے مٹائے ہیں کہ جی جانتا ہے

قرآن حکیم تو ارشاد فرماتا ہے کہ "اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے" (ترجمہ) (قرآن پاک پ۱۷ سورہ الحج رکوع ۱۱)

مگر ان نام نہاد کتاب و سنت کے پیروکاروں نے اُمت مسلمہ کی عظمت و تقدیس کی وہ یادگاریں جو یقیناً پروردگار عالم کی قدرت کا شاہکار اور مقدس نشانیاں تھیں وہ نشانیاں جو ملت اسلامیہ کی تاریخ کی روح اور اصل تھیں ان نشانیوں کو جس بیدردی سے مٹایا گیا اور جس طرح عالم اسلام کے مذہبی جذبات کو ان

Marfat.com

نجدی درندوں نے پیروں تلے روندا ہے اس پر آج تک اہل ایمان لعنت برسا رہے ہیں اور جب تک حرم مقدس کی سرزمین پر ان کا جابرانہ اور غیر اسلامی تسلط رہے گا ان پر لعنت دھتکار برستی رہے گی۔

خلافت کمیٹی کا جو وفد ۱۹۲۶ء میں حجاز مقدس کے دورہ پر گیا تھا اس کی رپورٹ کے وہ اقتباسات جو مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مآثر و مقابر کی بے حرمتی سے متعلق ہیں اہلسنت کے ایک جلیل القدر بزرگ عالم اور عالم اسلام کی مسلمہ شخصیت رئیس التحریر حضرت اقدس الحاج علامہ ارشد القادری صاحب نے اپنے مخصوص انداز تحریر میں مختصر تبصروں کے ساتھ اپنی کتاب (تبلیغی جماعت) میں سپرد قلم فرمائے ہیں میں ان تمام اقتباسات کو بعینہ نقل کر رہا ہوں۔

۱۹۲۶ء میں حجاز پر نجدی حکومت کے جابرانہ اور قاہرانہ تسلط سے پیدا شدہ حالات پر غور کرنے کے لیے جب مؤتمر عالم اسلامی کے نام سے موسم حج پر مکہ میں ایک عالمی اجتماع منعقد ہوا تو اس میں شرکت کے لیے خلافت کمیٹی کی طرف سے بھی ایک وفد وہاں بھیجا گیا۔

خلافت کمیٹی کے دوسرے وفد کی رپورٹ

اس موقع پر وفد نے اپنے چشم دید واقعات و تاثرات کی جو رپورٹ بھیجی تھی اس کا یہ حصہ خاص طور پر پڑھنے کے قابل ہے۔

"۲۲ مئی کو اکبری جہاز ساحل پر لنگر انداز ہوا۔ اس وقت سب سے پہلی

Marfat.com

جو وحشت ناک اور جگر گداز خبر ہمیں موصول ہوئی وہ (مدینے کے) جنۃ البقیع اور دیگر مقامات کے انہدام کی تھی لیکن ہم نے اس خبر کے قبول کرنے میں تامل کیا اس لیے کہ سلطان ابن سعود خلافت کمیٹی کے دوسرے وفد کو تحریری وعدہ دے چکے تھے کہ وہ مدینہ منورہ کے مزارات و ماٰثر کو اپنی اصل حالت پر رکھیں گے۔

لیکن جدہ پہونچ کر سب سے پہلے ہم نے ایک رکنِ حکومت شیخ عبدالعزیز عتیقی سے جب اس خبر کی حقیقت دریافت کی تو انہوں نے تصدیق کی اور یہ فرمایا کہ نجدی قوم بدعت اور کفر کے استیصال کو اپنا فرض خیال کرتی ہے اور اس مسئلے میں وہ دنیائے اسلام کے مصالح کی کوئی پروا نہیں کرے گی خواہ دنیائے اسلام خوش ہو یا ناراض! رپورٹ خلافت کمیٹی ص۸۵

اس کے بعد لکھتے ہیں:

بہر حال حالات و واقعات کچھ بھی ہوں سلطان عبدالعزیز کے تمام حتمی اور واجب الایفاء وعدوں کے باوجود مدینہ منورہ کے تمام قبے گرا دیے گئے

رپورٹ ص۸۸

مساجد کی حرمتوں کا خون

فرقہ وارانہ فسادات کے موقع پر فرقہ پرست درندوں اور اسلام کے دشمنوں کے ہاتھوں اپنی مساجد کی بے حرمتی اور اُن کے انہدام کا قیامت انگیز تماشا آپ نے دیکھا ہوگا۔ اب خاص حجاز کی مقدس سرزمین پر مدعیانِ اسلام کے ہاتھوں ایک عبرتناک اور لرزہ خیز تماشا دیکھیے ــــ جرم اگر شرک ہو تو انصاف کی تلوار اپنے اور بیگانے کا کوئی

Marfat.com

امتیاز نہیں کرتی۔ دیکھنا ہے آپ اس کسوٹی پر کہاں تک پورے اُترتے ہیں۔

ارکان وفد کے عینی شاہد لکھتے ہیں۔ پڑھیے اور خون کے آنسو روئیے کہ نجدی درندوں کی کافرانہ سرکشی کے آگے اسلام کو اپنے گھر میں بھی پناہ نہ مل سکی۔

اس سے بھی زیادہ افسوسناک چیز یہ ہے کہ مکہ معظمہ کی طرح مدینہ منورہ کی بعض مساجد بھی نہ بچ سکیں اور مزارات کے قبوں کی طرح یہ مساجد بھی توڑ دی گئیں۔ مدینے میں منہدم کردہ مساجد کی تفصیل یہ ہے

(۱) مسجد فاطمہ متصل مسجد قبا (۲) مسجد ثنایا (میدان اُحد میں جہاں سرکار کے دندان مبارک شہید ہوئے تھے) (۳) مسجد منارتین (۴) مسجد مائدہ (جہاں سورہ مائدہ نازل ہوئی تھی) (۵) مسجد اجابہ (جہاں سرکار کی ایک نہایت اہم دعا قبول ہوئی تھی) رپورٹ ص ۸۸

مزارات کا انہدام

وفد کے اراکین نے مدینہ طیبہ کے منہدم شدہ مزارات کی جو فہرست قلم بند کی ہے ذرا دل پہ ہاتھ رکھ کر اس کی بھی ایک جھلک ملاحظہ فرمالیں ——— ہائے! کیسے کیسے لالہ رخوں کی جلوہ گاہوں کو چشم زدن میں ان ظالموں نے ویران کر ڈالا۔

مزارات شہزادیان خاندان نبوت

(۱) بنت رسول حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (۲) بنت رسول حضرت زینب رضی اللہ عنہا (۳) بنت رسول حضرت اُم کلثوم (۴) بنت رسول حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا (۵) حضرت فاطمہ صغریٰ بنت سیدنا حضرت امام حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہ

Marfat.com

مزارات ازواج مطہرات

(۱) اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (۲) ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا (۳) اُم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا وغیرہا کل نو ازواج طیبات کے مزارات۔

مزارات مشاھیر اھل بیت

(۱) شہزادۂ رسول سیدنا حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ (۲) سرِ مبارک سیدنا حضرت امام حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہ (۳) سیدنا حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ (۴) جگر گوشۂ رسول سیدنا حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ (۵) عم النبی حضرت عباس رضی اللہ عنہ (۶) حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ (۷) حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ

مزارات مشاھیر صحابہ و تابعین

(۱) امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ (۲) حضرت سیدنا عثمان ابن مظعون رضی اللہ عنہ (۳) حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف رضی اللہ عنہ (۴) حضرت سعد ابن وقاص رضی اللہ عنہ (۵) حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ (۶) حضرت امام نافع رضی اللہ عنہ۔ (رپورٹ خلافت کمیٹی ص ۸۰ تا ۹۸)

زخموں کی ٹیس

یہی تھا "نجدی قوم کا وہ فاتحانہ اقدام" جس پر دیوبندی جمعیۃ علماء نے انہیں مبارک باد کا تحفہ پیش کیا تھا اور ان کے پاس اپنا خصوصی نمائندہ بھیج کر اپنے بھرپور

Marfat.com

اطمینان و مسرت کا اظہار کیا تھا گویا تیرہ سو برس سے اُمتِ مرحومہ نے جن "نقوش محبت" کو حوادث زمانہ کی زد سے بچا بچا کر محفوظ رکھا تھا اور جن کے پُر کیف نظاروں سے عشق و ایمان کی آنکھیں ٹھنڈی رہا کرتی تھیں۔ وہ ان باغبانانِ رسالت کے دلوں میں کانٹوں کی خلش بن کر کھٹکتے رہتے تھے۔ ان کے جلتے ہوئے دلوں کو اس دن مسرت و اطمینان کی گھڑی میسر آئی جس دن روئے زمین کی سطح سے عرفان و محبت کے یہ نقوش مٹا دیئے گئے۔ ان کی خوشی کا قاصد اس لمحے کے انتظار میں رُکا ہوا تھا جب تک کہ رسولِ مجتبیٰ کے لاڈلوں کی خواب گاہوں کو قدموں کی ٹھوکروں سے روند نہ ڈالا گیا۔ اور جب تک کہ دنیا کے ۸۰ کروڑ مسلمانوں کی آنکھوں سے لہو کی بوندیں نہیں ٹپک گئیں۔ ان یہ بختوں نے اطمینان کا سانس نہیں لیا۔

اب اس مقام پر اپنے قارئین سے صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ خون کے رشتے کا درد محسوس کر کے بتایئے کہ آپ کے لخت جگر کی قبر کے ساتھ اگر کوئی یہ سلوک روا رکھتا تو آپ کے دل کی بے چینیوں کا ردعمل کیا ہوتا۔

پھر صحرائے نجد کے جن درندوں نے سرکار کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے شہزادوں، شہزادیوں، ازدواج طیبات اور ان کے محبوب صحابہ کی مقدس لاشوں پر تیشے چلائے اور ان کے مزارات کی حرمتوں کو خاک و خون میں ملایا کیا زندگی کے کسی لمحے میں بھی آپ انہیں معاف کر سکتے ہیں؟

اور جواب دیجئے کہ تیرہ سو سال کی طویل مدت گذر جانے کے بعد بھی اگر آپ نے یزید کو معاف نہیں کیا تو کیا آپ ان سنگ دلوں کو معاف کر سکتے ہیں جنہوں نے کربلا کی اس دُہرائی جانے والی تاریخ پر نجد کے اشقیا کے نام مبارکبادی کا پیغام بھیجا تھا۔ آخر

Marfat.com

یزید بھی تو بذات خود فاطمہ کا چمنستان اجاڑنے کربلا نہیں گیا تھا لیکن اُسے بھی مسرت و اطمینان اس وقت تک نصیب نہیں ہوا جب تک کہ خاندانِ نبوت کے دمکتے ہوئے چہرے خاک و خون میں نہیں مل گئے۔

ایک عینی شاہد کی روح کا اضطراب

ان حشر بر پا واقعات پر ایک عینی شاہد کی روح کا اضطراب دیکھنا چاہتے ہوں تو مولانا محمد علی جوہر کی وہ تقریر سُنیئے جو حجاز سے واپسی کے بعد انہوں نے دہلی کی جامع مسجد میں کی تھی۔

ان کی تقریر کا یہ حصہ کتنا بے لاگ اور حقیقی تاثرات میں ڈوبا ہوا ہے:۔

"میں خدا کے گھر میں بیٹھا ہوں اور اس کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں مجھے ابن سعود سے ذاتی عداوت نہیں، نہ میری مخالفت ذاتی غرض پر ہے۔ جو کچھ میں نے دیکھا ہے وہی کہوں گا اور صاف صاف کہوں گا، خواہ اس سے کوئی جماعت خوش ہو یا ناخوش!

سلطان ابن سعود اور ارکان حکومت بار بار کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی رٹ لگاتے تھے لیکن میں نے تو یہ پایا کہ انہوں نے کتاب اللہ اور سنت رسول کو دُنیا کمانے کے لیے آلہ بنا رکھا ہے جو لوگ ڈاکہ ڈالتے ہیں چوری کرتے ہیں، بُرا کرتے ہیں لیکن جو لوگ قرآن و حدیث کو آڑ بنا کر دنیاوی حکومت حاصل کرتے ہیں۔ چوروں ڈاکوؤں سے بھی بُرا کرتے ہیں۔" مقالات محمد علی ج ۱ ص ۹۵، ۹۶

Marfat.com

ان کے بیان کا ایک حصہ یہ بھی ہے۔ پُرنم آنکھوں کے ساتھ پڑھیے۔

"نجد اور نجدیوں کا یہی کارنامہ ہے کہ مسلمانوں اور صرف مسلمانوں کے خون میں ان کے ہاتھ رنگے ہیں:۔ مقالات ص۳۷

اسی کے ساتھ ذرا خلافت کمیٹی کے وفد کی رپورٹ کا یہ حصہ بھی پڑھ لیجیے، جس میں انہوں نے یہ چشم دید واقعہ بیان کیا ہے کہ مدینہ منورہ کے ایک اجتماع میں نجد کے قاضی نے علمائے مدینہ کو مخاطب کر کے کہا تھا ـــــ اس بیان سے عام مسلمانوں کے متعلق نجدی گروہ کا ذہن پوری طرح بے نقاب ہو جاتا ہے۔

"یا اهل حجاز انتم اشد کفرا من هامان و فرعون نحن قاتلنا کم مقاتلة المسلمین مع الکفار انتم عباد حمزة و عبد القادر

(ترجمہ) اے باشندگان حجاز! تم ہامان اور فرعون سے بھی بڑھ کر کافر ہو۔ ہم تمہارے ساتھ اسی طرح قتال کریں گے جس طرح کافروں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ تم امیر حمزہ اور عبدالقادر (جیلانی) کے پجاری ہو"۔ رپورٹ ص۸۵

نجدی قوم کے متعلق ارکان وفد کے یہ تاثرات بھی قابل یادداشت ہیں۔ لکھتے ہیں

"ملک گیری کے لیے جو آلہ ان کے پاس ہے یعنی قوم نجد، اس کو ایک صدی سے زیادہ سے یہی سکھایا گیا ہے کہ اس کے علاوہ سب مسلمان مشرک ہیں اور نجدیوں کی گزشتہ صدی کی تاریخ بھی بتاتی ہے کہ ان کے ہاتھ کفار کے خون سے کبھی نہیں رنگے گئے۔ جس قدر خونریزی انہوں نے کی ہے وہ صرف مسلمانوں کی کی ہے"۔ رپورٹ وفد خلافت ص۱۰۵

Marfat.com

جنت البقیع شریف کی بے حرمتی پر شورش کاشمیری کے جذبات قلب

پاکستان کے مشہور صحافی جناب شورش کاشمیری ۱۹۶۹ء میں حجاز مقدس کی سرزمین پر حاضر ہوئے تھے نجدی تباہ کاریوں اور بربادیوں کی قیامت خیز داستان کو انہوں نے اپنی کتاب "شب جائے کہ من بودم" میں جمع کر کے اپنے جذباتِ قلب کا اظہار کیا ہے۔ پڑھیے اور ان کے قلب کی کیفیات کا اندازہ کیجیے۔

(۱)

جنت البقیع جو خاندانِ رسالت کے دو تہائی افراد کا مدفن ہے۔ شروعِ اسلام کے درخشندہ چہروں کی آخری آرام گاہ اور ان گنت شہدائے اسلام صلحائے امت اور اکابرین دین کے سفرِ آخرت کی منزل ہے ایک ایسی اہانت کا شکار ہے کہ دیکھتے ہی خون کھول اٹھتا ہے۔ دامنِ یزداں چاک کرنے کا حوصلہ نہیں، کلاہِ سلطانی تک رسائی نہیں، اپنا گریبان چاک کرنے سے فائدہ نہیں۔

(۲)

وہ شہدا جنہیں حضورؐ نے خود دفنایا تھا ان کی قبریں آج وارثانِ سنت کے ہاتھوں پامال ہو چکی ہیں۔ تاریخ کے وہ عظیم آثار محو ہوتے جا رہے ہیں، جنہیں عتبہ و ابوجہل نہ مٹا سکے، انہیں ہم اپنے ہاتھوں محو کر رہے ہیں۔

میں جھنجھلا گیا یہ قرآن و سنت نہیں، یہ سنگینی و سنگدلی ہے کہ

Marfat.com

رسول اللہ کی یادگاریں مٹائی جائیں اور اپنی یادگاریں کھڑی کی جائیں کیا عرب اس اہانت اور بغاوت کی سزا نہیں پا رہے ؟ عربوں کو شرفِ انسانی کن سے حاصل ہوا۔ ان کی بدولت ؟

(۳)

انہیں ذرہ برابر احساس نہیں کہ اس مٹی میں کون سو رہے ہیں؟ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے لخت پارے ہیں۔ ان کی نورِ نظر اور اس نورِ نظر کے چشم و چراغ ہیں، چچا ہیں، چچا کے بیٹے ہیں۔ امت کی مائیں ہیں، جنت کی شہزادیاں ہیں، اولیاء ہیں، فقہا ہیں، علماء ہیں، حکما ہیں (رضی اللہ عنہم) حلیمہ سعدیہ ہیں، لیکن عرب ہیں کہ قبریں ڈھائے اور محل بنائے جا رہے ہیں۔ مجھ پر کپکپی طاری ہو گئی۔ بید لرزاں کی طرح کانپنے لگا دل یوں ہو گیا جس طرح کنویں میں خالی ڈول تھراتا ہے۔

(۴)

میں پوری طرح ہل چکا تھا۔ عباس نے میرے شانہ پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ آغا صاحب؟ اور میں لنقش کالجر کی طرح تھا۔ انہوں نے جھنجوڑا۔۔۔ فاتحہ پڑھیے۔ میں نے کہا ملک صاحب! فاتحہ کس لیے کیا انہیں میرے ہاتھوں کی احتیاج ہے۔ ہم کیا اور ہماری دعائے مغفرت کیا؟ ہم تو خود ان کے محتاج ہیں۔ ہماری مغفرتیں ان کی بدولت ہوں گی۔ ملک صاحب حیران رہ گئے میں نے قبر سے ٹکٹکی باندھ رکھی تھی۔ میں کہہ رہا تھا۔ فاطمہ (سلام اللہ علیہا) تو اب بھی کربلا میں ہے۔ تیرے باپ کا کلمہ پڑھنے

Marfat.com

والوں نے تجھے اب تک ستایا ہے۔ تیری کہانی زخموں کی کہانی ہے، تو نے کعبۃ اللہ میں باپ کے زخم دھوئے تھے، کربلا میں تیری اولاد نے زخم کھائے، کوفہ میں تیرا شوہر اُمت کے زخم کھا کے داصل بحق ہو گیا۔ تیرے اباکی اُمت نے تیری اولاد کو ہمیشہ ستایا ہے۔ آج چودہ صدیاں ہونے کو آئی ہیں۔ تیری اولاد قبروں میں بھی ستائی جا رہی ہے۔ پورا عرب تیری اولاد کی قتل گاہ ہے (اللہ کی رحمتیں نازل ہوں ان قبروں میں رہنے والوں پر)

(۵)

فاطمہ تیرے ابا نے کہا تھا۔

فاطمہ! میری رحلت کے بعد جو مجھے سب سے پہلے ملے گا، وہ تو ہو گی تو اُن کے پاس چلی گئی۔ محمد کا گھرانہ اب بھی کربلا میں پڑا ہے جو لشکر و سپاہ اور تاج و کلاہ کی تلواروں سے بچ رہے تھے۔ ان کی قبریں قتل کر دی گئیں اپنی قبر کے قتل پر مجھے رونے دے، تو اس قبر میں ہے اور میں تیرے سامنے زندہ ہوں۔ مجھے اپنی زندگی ایک فعل عبث محسوس ہو رہی ہے۔ تیرے مرقد کے ذرے تمام کائنات کے مروارید سے افضل ہیں۔ ان میں مہر و ماہ سے بڑھ کر درخشانی ہے، لیکن زمانہ نے آنکھیں پھیر لی ہیں اور اس کا شیشۂ دل غیرت و حمیت سے خالی ہو گیا؟

(۶)

عربوں کو جس تاریخ پر ناز ہے، بلکہ جس تاریخ نے انہیں شرف بخشا

Marfat.com

وہ کعبۃ اللہ اور حرام نبوی ہیں یا پھر یہ مقام جنہیں غزوات نبی نے دوام بخشا اور کفار مکہ ڈھیر ہو گئے۔ تاریخ کے یہ پڑاؤ اس طرح نہیں رہنے چاہئیں کہ علم کے اس زمانہ میں مٹ جائیں۔ آخر عرب شہزادے یورپ میں گھومتے پھرتے ہیں، وہاں کیا نہیں کرتے اور کیا نہیں لاتے کیا وہاں نہیں دیکھتے کہ فرانس نے اپنے شاہوں کی قتل گاہیں تک محفوظ کی ہوئی ہیں۔ روما نے وہ تماشا گاہ محفوظ کر لی ہے جہاں شاہان روم وحشت کے دور میں دُندوں سے انسان کی چیر پھاڑ کا تماشہ دیکھا کرتے تھے۔ برلن میں روس نے اپنی فتح کی عظیم الشان یادگاریں قائم کی ہیں۔ انگلستان قدامت کا گھر ہے وہ اپنے شاہوں کی پرانی یادگاریں سینے سے لگائے بیٹھا ہے۔ شاہ کا محل اور وزیر اعظم کا مکان نہیں بدلا کہ اس کی پرانی تاریخ ہے جو ماضی کو حال سے ملاتی ہے کیا یہ چیزیں عبادت گاہیں بن گئی ہیں؟ جب ان لوگوں نے جو قرآن کے نزدیک گمراہ و معتوب ہیں، اپنے تاریخی سرمایہ کو عبادت گاہ نہیں بنایا تو مسلمان جن کی تربیت توحید و رسالت کی آب و ہوا میں ہوئی ہے ان آثار قدیمہ کو عبادت گاہ بنالیں گے؟ جہاں بیت اللہ اور گنبد خضریٰ ہوں۔ وہاں اور کون سی جگہ جبین نیاز کی سجدہ گاہ ہوگی۔

سعودی جابروں سے کروڑہا فرزندانِ توحید کا سوال

آج عقیدتوں کی دنیا سوالیہ نشان بنی ہوئی ہے؟ کیا مولد النبی کی دیواریں لائق توقیر نہ تھیں؟ اس کی زمین محبتوں کی بوسہ گاہ نہ تھی؟ مولد فاطمہ کے بام و در قابلِ تکریم

Marfat.com

نہ تھے؟ خدا کے آخری نبی کا عبادت خانہ اور وحی الٰہی کا مقام نزول باعث عزت و تکریم نہ تھا؟ کیا اسلام کی اولین خاتون اور ان کا قبہ قابل تکریم نہ تھا؟ کیا اُم ہانی کا نام لائق التفات نہ تھا؟ اگر تھا اور یقیناً تھا تو ان مقامات مقدسہ کے بقا اور تحفظ کا معقول اور مناسب انتظام کیوں نہیں کیا گیا۔

کہیں ایسا تو نہیں کہ دولت کی فراوانی نے عقیدوں میں افلاس پیدا کر دیا ہے۔ شاہراہوں کی کشادگی نے دلوں میں تنگی پیدا کر دی ہے، عمارتوں کی بلندی نے عقیدتوں میں پستی پیدا کر دی ہے، ایرکنڈیشنڈ مکانات کی اقامت نے ان مکانوں کی عظمت و تقدس ختم کر دی ہے۔ بجلیوں کے رنگین تیز بلب نے محبتوں کی دنیا کو تاریک کر دیا ہے، امپالا کاروں کی صبا رفتاری نے ایمان کے جذبات کو سست کر دیا ہے اور وسعتِ حرم کی مہم نے صاحبِ حرم کی عظمت و محبت کو پسِ پشت ڈال دیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو دنیا کان کھول کر سُن لے کہ ان کے گناہگار غلاموں کو پرشکوہ عمارتیں نہیں اُن کے قدموں سے لگا ہوا کھنڈر چاہیئے، صاف شفاف سڑکیں نہیں ان کے قدموں کی دھول اور خاکِ رہ گزر چاہیئے، صفا و مروہ کا سائبان نہیں اسلام کی اولین خاتون کے مزار پاک کے قبہ اقدس کا سایہ چاہیئے، تیز بلب نہیں سیدہ طاہرہ کی مقدس چکی کا ٹکڑا چاہیئے، کوئی عبدالعزیز نہیں اُم ہانی کے نام کی عظمت چاہیئے، خدا کے لیے اپنی تمام مادی آسائشیں و سہولتیں لے لو، ہماری روحانی یادگاریں اور ایمانی نشانیاں دے دو ؎

وہ اندھیرا ہی بھلا تھا کہ قدم راہ پہ تھے
روشنی لائی ہے منزل سے بہت دُور انہیں

(ماہنامہ استقامت کان پور شوال ۹۸ھ)

Marfat.com

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے مزار پر

جنت البقیع میں مزارات کی حالت حد درجہ ناگفتہ بہ ہے۔ پہلو میں فلک بوس عمارات کھڑی کی جارہی ہیں اور بہت سی قد آور عمارتیں کھڑی ہو چکی ہیں۔ جس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بھر پکا مکان نہ بنایا، اس کے نام لیوا بنگلوں اور محلوں میں رہ رہے ہیں، لیکن جنت البقیع ہی ایک ایسی جگہ ہے جہاں قبروں کو' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی "ہدایت" پر یاران نجد نے عبرت کے نوشتے بنا رکھا ہے، گویا اسلاف کی قبروں پر "سنت نبوی" نافذ ہے، لیکن خود زندہ قبریں سنگ مرمر کے محلوں میں رہ رہی ہیں۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار اقدس پر میرے اشکبار دل کی جو حالت ہوئی عرض کرنا مشکل ہے۔ ایک ویرانہ میں ماں پڑی سوتی ہیں۔ ذرا ہٹ کے سیدنا امام حسن' سیدنا امام زین العابدین' حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام باقر (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) آرام کر رہے ہیں۔ اُن کی جڑواں قبروں کے رُو برُو حضور کے چچا حضرت عباس (رضی اللہ عنہ) بن عبدالمطلب کی قبر ہے: ـــــ ذیل کے اشعار اسی حاضری کی یادگار ہیں ـــــ شورش کاشمیری

اس سانحہ سے گنبدِ خضریٰ ہے پُر ملال — لختِ دلِ رسول کی تُربت ہے خستہ حال
دل میں کھٹک گیا کہ نظر میں سمٹ گیا — اس جنت البقیع کی تعظیم کا خیال
طیبہ میں بھی ہے آلِ پیمبر پہ ابتلا — اس ابتلا سے خاطرِ کونین ہے نڈھال
سوئے ہوئے ہیں ماں کی لحد کے آس پاس — پورِ خلیل' سبط پیمبر' علی کے لال
اُٹھتی ہے دُھول مرقدِ آلِ رسول پر — ہوتا ہے دیکھتے ہی طبیعت کو اختلال

Marfat.com

افتادگانِ خواب ہیں آلِ ابُو تراب ۔۔۔ ابتک دِہی ہے گردشِ دوراں کی چال ڈھال؟
فرشی روا ہے ؟ پیمبر کے دین میں ۔۔۔ لیکن حرام شے ہے؟ مقابر کی دیکھ بھال
اسلام اپنے مولد و منشا میں اجنبی ۔۔۔ تیرا غضب کہاں ہے خداوندِ ذوالجلال
تو ندیں بڑھی ہوئی ہیں غریبوں کے خون سے ۔۔۔ محلوں کی آب و تاب ہے، حکام پر جلال
جس کی نگہ میں بنتِ نبی کی حیا نہ ہو ۔۔۔ اُس شخص کا نوشتۂ تقدیر ہے زوال
پھٹتی ہے پَو، تو صبح بھی ہوتی ہے بالضرور ۔۔۔ پھرتے ہیں روز و شب، تو پلٹتے ہیں ماہ و سال
کب تک رہے گی آلِ پیمبر لُٹی پٹی ۔۔۔ کب تک رہیں گے جعفر و باقر گرستہ حال
ازبسکہ ہوں غلام غلامانِ اہلِ بیت ۔۔۔ ہر لحظہ ان کی ذات پر قربان جان و مال

کیا یوں ہی خاک اُڑے گی مزاراتِ قدس پر
فیصل کی سلطنت سے ہے شورش مرا سوال

مطبوعہ ہفت روزہ چٹان لاہور، بابت ۹ مارچ ۱۹۷۰ء

Marfat.com

اے مجرئ کیا روضۂ سرور کی زمیں ہے
کوثر ہی نہیں خلد بھی جنت بھی یہیں ہے

اہل بیت اطہار (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) سے نجدیوں کی دشمنی

کربلائے معلیٰ کی مقدس سرزمین پر مسلمانوں کا قتلِ عام

حضرات اہلِ بیت اطہار یعنی وہ نفوس قدسیہ جن کی عظمت و تقدیس پر آج بھی قرآن حکیم کی آیۂ تطہیر اور آیاتِ مباہلہ شاہد و گواہ ہیں۔ ہاں ہاں وہی اہلِ قرابت جن کے لیے ارشاد خداوندی نازل ہوا (قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى) دینِ حق کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لیے خاندانِ رسالت کے نونہالوں کے مقدس خون کے قطروں سے جو زمین مالا مال ہے مسلمانوں وہی آلِ نبی جس کی محبت و عظمت کو فقہائے اہلِ سنت نے ایمان کی بنیاد قرار دیا ہے۔ کربلائے معلیٰ کی اس مقدس سرزمین پر یزید لعین کے نقشِ قدم پر چلنے والے ان نجدیوں نے ظلم و ستم کے کیا کیا پہاڑ توڑے۔ چند تاریخی اوراق پڑھتے چلیں تاکہ اسلام سے ان کا دعویٰ محبت باآسانی سمجھ میں آسکے۔

جس کی نگہ میں آلِ نبی کی حیا نہ ہو اس کا نوشتۂ تقدیر ہے زوال

عثمان بن بشیر نجدی کی گواہی

(۱۲۱۶ھ میں سعود اپنی طاقتور فوجوں اور گھڑسوار لشکرِ جرار اور تمام نجدی

Marfat.com

غارت گروں کو ساتھ لے کر سرزمین کربلا پر حملہ آور ہوا اور ذیقعدہ میں نجدی سورماؤں نے بلدِ حسین کا محاصرہ کرلیا اور تمام گلیاں اور بازار اہالیان شہر کی لاشوں سے پٹے پڑے تھے۔ قتلِ عام سے فارغ ہونے کے بعد انہوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کے قبہ کو منہدم کر دیا۔ روضے کے اوپر جو زمرد، ہیرے جواہرات اور یاقوت کے جو نقش و نگار بنے ہوئے تھے وہ سب لوٹ لیے۔ اس کے علاوہ شہر میں لوگوں کے گھروں میں جو مال و متاع، اسلحہ، کپڑے حتیٰ کہ چارپائیاں بستر تک اُتار لیے اور یہ سب مال و متاع لوٹ کر تقریباً دو ہزار مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اُتار کر نجد واپس لوٹ گئے۔[۱]

شہزادۂ رسول سیدنا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ
کے مزارِ مقدس کی بیحرمتی پر تاریخ کی گواہی

نجدی درندوں کی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک سے دشمنی کی ایمان سوز اور دل ہلا دینے والی حقیقت کا انکشاف کرتے ہوئے عثمان بن بشیر نجدی لکھتے ہیں۔

پھر سعود جامع زبیر پر حملہ آور ہوا اور جامع مسجد کے قریب جس قدر مزارات کے گنبد تھے اور شہر کے باہر جس قدر مزارات کے گنبد اور آثار تھے وہ سب منہدم کرا دیئے حتیٰ کہ حضرت امام حسن اور حضرت طلحہ کے مزارات کے گنبد بھی گرا دیئے اور ان کی قبروں کا کوئی نشان تک نہیں چھوڑا۔ سقوطِ درعیہ کے بعد حضرت

---

[۱] عثمان بن بشیر نجدی، متوفی ۱۲۸۸ھ: عنوان المجد فی تاریخ نجد مطبوعہ ریاض ج ۱ ص ۱۲۲، ۱۲۱

Marfat.com

طلحہ اور حضرت امام حسن کے مزارات پر پھر گنبد بنا دیئے گئے تھے۔ سعود نے دوبارہ نجدی فوجوں کو حکم دیا کہ درہیہ کے قصر پر ہلّہ بول دیں انہوں نے دوبارہ تمام قبروں کو منہدم کر دیا اور ان حامیوں کو قتل کر ڈالا[۱]

دشمنِ آلِ نبی۔ ابن سعود کا بھیانک انجام

کربلائے معلّٰی کی مقدس سرزمین پر وحشیانہ مظالم کا ذکر کرتے ہوئے سردار حسنی لکھتے ہیں۔

محمد ابن سعود کا انتقال ۱۷۶۴ء میں ہوا اور اس کا بیٹا عبد العزیز جانشین ہوا۔ باپ کے وقت یہ بڑا مستعد مجاہد تھا۔ خود امیر ہونے پر سال میں چھ چھ مرتبہ غزوات کرتا رہا۔ اس کا بیٹا مسعود باپ سے بھی زیادہ گرم جوش ثابت ہوا۔ اس نے اپنے والد کی اجازت کے بغیر ہی نجف اشرف اور کربلائے معلّٰی پر حملے کیے اور وہاں کے مزارات مقدسہ کو تہ وبالا کر دیا۔ لوٹ اور غارت کا تو کچھ حساب ہی نہیں تھا۔ ان مقامات پر اہلِ نجد کی طرف سے بے حد بد اعتدالیاں اور گستاخیاں سرزد ہوئیں۔ ۱۸۰۲ء مطابق ۱۲۱۸ھ میں ایک شیعہ درعیہ میں آیا اور جب کہ سلطان عبد العزیز مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا، اس کو قتل کر دیا۔

یہ ہے ان رہزنوں کی سیرت و کردار کی ایک ادنیٰ جھلک جنہیں شیخ نجدی نے کتاب و سنت کے سانچہ میں ڈھال کر تیار کیا تھا۔

---

[۱] عثمان بن بشیر نجدی، متوفی ۱۲۸۸ھ، عنوان المجد فی تاریخ نجد، مطبوعہ ریاض ج ۱ ص ۱۳۲

Marfat.com

سعودی اقتدار پرستوں کا سیاہ کارنامہ

مزارات اہل بیت واقع جنت البقیع (مدینہ منورہ)

(۳) قبر حضرت زینب بنت حضرت امام حسن رضی اللہ عنہا
(فوٹو از مسٹر شعیب قریشی ——— دسمبر ۱۹۲۵ء)

(۴) قبہ ازواج مطہرات جس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
و دیگر امہات المومنین مدفون ہیں۔

(۱) قبہ اہل بیت جس میں حضرت فاطمہ۔ حضرت امام حسن۔ سر مبارک حضرت امام حسین۔ حضرت امام زین العابدین۔ حضرت امام جعفر صادق۔ حضرت امام محمد باقر اور حضرت عباس رضی اللہ عنہم مدفون ہیں ——— (۲) قبہ بنات رسول ——— حضرت زینب۔ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہما

Marfat.com

سعودی اقتدار پرستوں کا سیاہ کارنامہ

مسجد ثنایا واقع میدان اُحد (مدینہ منورہ) قبل انہدام

(فوٹو دسمبر ۱۹۲۵ء از مسٹر شعیب قریشی)
ممبر وفد خلافت سوم

Marfat.com

سعودی اقتدار پرستوں کا سیاہ کارنامہ

مسجد شنایا ___ بعد انہدام

فوٹو جولائی ۱۹۲۶ء ___ از مسٹر شعیب قریشی
ممبر وفد خلافت چہارم

Marfat.com

سعودی اقتدار پرستوں کا سیاہ کارنامہ

مزار ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

واقع جنت المعلیٰ ——— (مکہ معظمہ)

اس کا تعویذ بالکل توڑ دیا گیا ہے اور اس کے نیچے کا ایک حصہ کھود بھی گیا ہے تعویذ کے نیچے فوٹو میں ستارہ کا نشان بنا دیا گیا ہے ——— (فوٹو نومبر ۱۹۲۵ء از مسٹر شعیب قریشی)

Marfat.com

سعودی اقتدار پرستوں کا سیاہ کارنامہ

روضہ سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
واقع جنت البقیع (مدینہ منورہ) قبل انہدام
فوٹو دسمبر ۱۹۲۶ء ــــــ از مرشیب قریشی

Marfat.com

سعودی اقتدار پرستوں کا سیاہ کارنامہ

روضہ سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

واقع جنت البقیع ——— مدینہ منورہ ——— بعد انہدام

نو جولائی ۱۹۲۶ء ——— از مسٹر شعیب قریشی

Marfat.com

سعودی اقتدار پرستوں کا سیاہ کارنامہ

مزار حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ

واقع جنت المعلیٰ (مکہ معظمہ) ٹوٹی پھوٹی حالت میں

(فوٹو جولائی ۱۹۲۶ء) ـــــ از م شعیب قریشی

۱۹۲۵ء کا فوٹو صاف نہیں تھا اس لیے نہیں دیا گیا۔

Marfat.com

سعودی اقتدار پرستوں کا سیاہ کارنامہ

مزاراتِ اہلبیتؑ منہدم شدہ حالت میں
تختے جو جڑے ہوئے نظر آتے ہیں وہ حکومت کی طرف سے نہیں لگائے گئے
فوٹو، جولائی ۱۹۲۶ء ______ از: مسٹر شعیب قریشی

Marfat.com

زائرینِ حرم کے ساتھ سعودی حکمرانوں کی شقاوتِ قلبی

آپ گذشتہ صفحات میں پڑھ چکے ہیں کہ ابن سعود نے کس طرح قسمیں کھا کر زائرین حرم کو ہر ممکن آسائشیں فراہم کرنے کے وعدے کئے مگر حقیقت یہ ہے کہ آج عروج سلطنت اور تکبر دولت و ثروت نے سعودی حکمرانوں کو سیرت و کردار کی تمام ہی خوبیوں سے محروم کر دیا ہے اور آج زائرین حرم کو نت نئے قوانین کے ذریعہ حیران و پریشان کیا جا رہا ہے بدبختیوں اور شقاوتوں کا یہ سلسلہ بجائے کم ہونے کے اور بڑھ رہا ہے۔ سعودی جبر و استبداد کے اکثر واقعات کتاب و سنت کی آڑ میں ہوتے رہتے ہیں ذیل میں ایسے ہی چند اہم واقعات پر اور ان کی حقیقت پر تبصرہ مقصود ہے۔

ان تمام ہی واقعات کے پس پردہ نجدیوں کی خود ساختہ شریعت کی اندھی تقلید بھی کارفرما رہتی ہے کعبۃ اللہ تمام ہی اہل ایمان کا مشترکہ اور مقدس مرکز ہے اور تمام ہی عقائد و مسلک کے ماننے والے مسلمان حج بیت اللہ کی سعادت سے مشرف ہوتے آتے ہیں مگر تاریخ اسلام گواہ ہے کہ حرم مقدس کی اس سرزمین پر جمع ہونے والے فرزندان توحید و رسالت کو کسی بھی خادم حرم نے عقائد و مسلک کے معاملہ میں کسی طرح مجبور نہیں کیا مگر ۱۹۲۵ء میں نجدی حکمرانوں کے اقتدار کے بعد جب عالم اسلام کے نمائندگان حجاز مقدس کی سرزمین پر پہنچے اور وہاں نجدیوں کی یہ ہٹ دھرمی انہوں نے ملاحظہ کی کہ ان لوگوں کو اپنے عقائد میں اس قدر غلو اور تشدد ہے کہ جس کو اپنے عقائد کے خلاف کوئی عمل کرتا دیکھتے ہیں بغیر کسی تاخیر کے وحشیانہ تشدد پر آمادہ ہو جاتے ہیں تو ۱۹۲۶ء کے موتمر اسلامی کے اجلاس میں ایک تجویز عالم اسلام کے نمائندوں نے پاس

Marfat.com

کی تھی اگر آج سعودی حکمراں عالم اسلام کے ان فیصلوں کی پابندی کریں تو ظلم وستم کا یہ منحوس سلسلہ ختم ہو سکتا ہے۔ مولانا محمد علی جوہر نے نگارشات محمد علی میں اس تجویز کا پس منظر اس طرح تحریر کیا ہے۔

زائرین حرم کو عقائد و مسلک کی مکمل آزادی
موتمر اسلامی کی ۱۹۲۶ء کی پاس کردہ تجویز

"حقیقت یہ ہے کہ علماء نجد بہ ظاہر اس کے دعویدار معلوم ہوتے ہیں کہ شریعت حقہ کا علم انہی کو حاصل ہے اور یہی نہیں کہ ان کا مذہب' مذہب اربعہ سے بہتر ہے' بلکہ علمائے نجد کو بھی وہ علمائے احناف سے بہتر جانتے ہیں۔ انہی حالات سے مجبور ہو کر ہم نے مشورہ دہمیت وفد جمعیت العلما موتمر میں ایک تحریر پیش کی تھی کہ تمام مذاہب اسلامیہ کے متبعین کو ارض پاک حجاز میں عبادات مناسک اور اعمال میں آزادی حاصل ہونی چاہیے اور کسی کو مجبور نہ کیا جائے کہ کسی چیز پر جو اس کے مذہب میں جائز ہے عامل نہ ہو یا کسی چیز پر جو اس کے مذہب میں جائز نہیں عمل کرے اور کس مذہب میں کیا چیز داخل نہیں' اس کا فیصلہ صرف اسی مذہب کے علماء مستند و معتبر کریں اور دوسرے مذہب کے علماء اس میں مداخلت نہ کریں' گو یہ تحریک بالآخر منظور ہوئی' لیکن اس پر سخت مباحثہ ہوا اور صاف معلوم ہوتا تھا کہ یہ نامزدگان سلطان کو بہ طیب خاطر قبول نہ تھی۔"

Marfat.com

مگر آج جو کچھ ہو رہا ہے وہ اس کے بالکل برعکس ہے عقائد و مسلک کا اختلاف تو درکنار آج نجدی حکمراں نصاریٰ اور مشرکین کے مفادات قومی کے نگراں اور ٹھیکیدار بن چکے ہیں آج اگر حج کے مبارک و مقدس موقعوں پر دینی غیرت و حمیت رکھنے والے مسلمان خواہ ان کا تعلق دنیا کے کسی ملک سے ہو اگر بیت المقدس کی بازیابی کی حمایت اور عالم اسلام کے اتحاد کے حق میں نعرے لگاتے ہیں اور امریکہ اور اس کے پروردہ اسرائیل کے خلاف مردہ باد کی فلک شگاف صدائیں بلند کر کے اپنے ملّی جذبات اور دینی حمیّت کا اظہار کرتے ہیں تو نجدیوں کے درندہ صفت حکمراں ان مہمانان خدا و رسول کو کوڑے لگاتے ہیں دُرّے مارتے ہیں اور قید و بند کی صعوبتیں دیتے ہیں اور استدلال یہ پیش کرتے ہیں کہ حج کے موقع پر سیاسی سرگرمیوں کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ کفار و مشرکین کی مخالفت اور یہود و نصاریٰ کی اسلام دشمن سازشوں کی نقاب کشائی اور برادران اسلام کو اس سے آگاہی دینے کا نام اگر سیاست ہی رکھا جائے تو بھی یہ سیاست عین روحِ مذہب اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

حج اور سیاست کتاب و سنت کی روشنی میں

یہ عجیب ستم ظریفی ہے کہ چند روزہ بادشاہت کے تحفظ کے لیے سعودی حکمراں اس قدر اندھے ہو چکے ہیں کہ عالم اسلام کے عظیم مفادات کو بھی نقصان پہنچانے سے گریز نہیں کرتے اگر حج کے موقع پر مشرکین و یہود کی مخالفت کا تعلق کسی دنیاوی سیاست سے ہوتا تو کیا سورۂ توبہ کے نزول کے فوری بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا شیر خدا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس اہتمام کے ساتھ روانہ فرماتے جس کا ذکر مفسرین کرام نے

Marfat.com

فرمایا ہے ـــــ چنانچہ صاحب تفسیر نعیمی سورۂ توبہ جس کو سورۂ برأت بھی کہتے ہیں کی تفسیر اور شان نزول کا ذکر مبارک کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ

"یہ سورت ۹ھ ہجری میں فتح مکہ سے ایک سال بعد نازل ہوئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سنہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج مقرر فرمایا تھا اور ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مجمع حجاج میں یہ سورت سنانے کے لیے بھیجا چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دس ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ کے پاس کھڑے ہو کر ندا کی یاایھا الناس میں تمہاری طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرستادہ آیا ہوں لوگوں نے کہا آپ کیا پیام لائے ہیں تو آپ نے تیس یا چالیس آیتیں اس سورت مبارکہ کی تلاوت فرمائیں پھر فرمایا میں چار حکم لایا ہوں (۱) اس سال کے بعد کوئی مشرک کعبہ معظمہ کے پاس نہ آئے (۲) کوئی شخص برہنہ ہو کر کعبہ معظمہ کا طواف نہ کرے (۳) جنت میں مومن کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا (۴) جس کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عہد ہے وہ عہد اپنی مدت تک رہے گا اور جس کی مدت معین نہیں ہے اس کی میعاد چار ماہ پر تمام ہو جائے گی۔ مشرکین نے یہ سن کر کہا کہ اے علی اپنے چچا کے فرزند (یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم) کو خبر دے دیجیے کہ ہم نے عہد پس پشت پھینک دیا ہمارے ان کے درمیان کوئی عہد نہیں ہے بجز نیزہ بازی اور تیغ زنی کے۔"

کیا قرآن حکیم اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنے واضح اشارات کے باوجود بھی کسی کی جرأت ہو سکتی ہے کہ وہ یہ گمراہ کن دعویٰ کرے کہ مناسک حج کی ادائیگی کا عالم اسلام کی

Marfat.com

سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ سعودی حکمرانوں کی نگاہ میں اپنے اقتدار و تاج شاہی کے مفادات کے مقابلہ میں کتاب و سنت کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ زائرین حرم کے ساتھ بھی ظالمانہ اور جابرانہ سلوک کرنے سے گریز نہیں کرتے۔

میں نے ۱۹۸۲ء میں حجاز مقدس کا سفر کیا تھا اور میں نے اپنی نگاہوں سے اس ظلم و ستم کو دیکھا ہے جو جنت البقیع شریف کی زیارت کرنے والے ان ایرانی زائرین کے ساتھ ہوتا ہے جو بلا خوف و خطر یہ اعلان کرتے ہیں کہ حکومت و بادشاہت صرف خدائے واحد کی ہے اور زمین و آسمان کا وہی مالک و خالق ہے۔ خدارا آپ ہی بتائیے کہ ان نعروں میں کتاب و سنت کے خلاف کوئی ایک لفظ بھی ہے مگر نجدی حکمراں ہیں کہ وہ ان نعروں کو اس لئے سننا پسند نہیں کرتے وہ خود اپنے کو ملک الحجاز اور سلطان السعود کہتے ہیں۔ تُف ہے اس لادینیت پر اور لعنت ہے تمہارے اس دعویٰ اسلام پر!

پھر ظلم و ستم کا یہ بھیانک سلوک صرف عوام تک ہی محدود نہیں بلکہ ان مصائب کا سامنا ملت اسلامیہ کے مختلف فرقوں کی مذہبی شخصیات کو بھی کرنا پڑتا ہے جس کی خبریں آئے دن اخبارات میں آتی رہتی ہیں۔

ایک افسوسناک واقعہ

۱۹۷۹ء میں ہند و پاک کے مسلمانانِ اہلسنت کے مذہبی و روحانی بزرگ مجاہد ملت حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ حج بیت اللہ شریف کی سعادت کے لیے حجاز مقدس تشریف لے گئے تھے۔ حرم مقدس کی اس سرزمین پر

Marfat.com

اس ۸۰ سالہ ضعیف وناتواں بزرگ پر نجدی وحشیوں نے ظلم وستم کے جو پہاڑ توڑے انہیں ایک کتاب کی شکل میں ہند و پاک میں شائع کیا جاچکا ہے ۔ اس کی منظرکشی مولانا یٰسین اختر مصباحی نے اپنی کتاب گنبد خضریٰ میں کی ہے میں اسے بعینہٖ نقل کر رہا ہوں ۔

باطل نظریات اور گمراہ کن افکار وعقائد سے ہمہ وقت اور ہر لمحہ برسرپیکار رہنے والے مجاہد ملت اور اسلام کے بطل جلیل نے اختلاف مسلک کی بنیاد پر نماز عشا کے وقت نجدی امام کی جماعت کے بعد اپنی الگ جماعت قائم کرلی، سبب پوچھا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ تاخیر اور اختلاف مسلک کی وجہ سے میں نے ایسا کیا اور اس کی اطلاع ملتے ہی پولیس نے افسر حرم تک گھسیٹتے ہوئے پہنچایا جس کے بعد مدینہ منورہ کے قاضی القضاۃ کے یہاں پیشی ہوئی اور آپ نے اپنی طویل گفتگو میں بلا خوف وخطر یہ بیان دیا کہ "میں وہابی امام حرم کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا" قاضی القضاۃ نے خود اپنے قلم سے لفظ وہابی تحریر کیا جس پر آپ نے اپنا دستخط ثبت کیا، چنانچہ ۸، ۹ ؍ ذوالقعدہ ۱۳۹۶ھ مطابق ۱۰، ۱۱ ؍ اکتوبر ۱۹۷۶ء کی درمیانی شب میں سعودی حکومت کی شرعی (وہابی) عدالت نے اپنا یہ جابرانہ فیصلہ صادر کیا۔

القضیۃ امتناعہ عن الصلوۃ مع الجماعۃ واعتقادہ بالتوسل بالانبیاء والمرسلین وقد صدر بجقۃ القرار الشرعی ۲۱۶۲/ ۱۹/۱۵ - ۱۱ ۱۳۹۹ بعدم تمکینہ من الحج وترحیلہ الی بلادہ۔

Marfat.com

لیکن امسال سعادت حج سے اس محرومی کے باوجود جب آپ کے
ہاتھوں میں ہتھکڑیاں لگیں تو وفور شوق میں چوم کر یہ رباعی پڑھی ؎

آنکھ ہے محوِ تجلی وصل سے دل شاد ہے　　قید میں بھی طبع بے خود ہر طرح آزاد ہے
بیڑیاں مجھ کو پہننے میں کوئی ذلت نہیں　　باپ دادا کا طریقہ سنتِ سجاد ہے

مسجد نبوی میں درود و سلام پڑھنے پر دُرّوں کی مار

۱۹۸۳ء میں مدینہ منورہ میں یہ افسوسناک واقعہ پیش آیا کہ چند سو پاکستانی مسجد نبوی میں ایک مقام پر درود و سلام اجتماعی طور پر پڑھ رہے تھے جب یہ لوگ باہر نکلے تو نجدی درندے جو ان کی تاک میں تھے فوری ان پر جھپٹ پڑے سب کو دُرّے مارے اور قید کر دیا۔ جب اس خبر وحشت ناک نے پاکستان میں ہیجان پیدا کیا اور حکومت کی جانب سے احتجاج ہوا تو بڑی مکاری کے ساتھ یہ کہہ کر بات دبا دی گئی کہ جن لوگوں کو گرفتار کیا گیا تھا انہیں رہا کر دیا گیا ہے مگر جرم گرفتاری پھر بھی نہ بتایا گیا۔

یہ دونوں واقعات مسلکی امتیازات سے تعلق رکھتے ہیں اور نجدی حکمرانوں کا طریقہ کار ان دونوں واقعات کے سلسلہ میں موتمر اسلامی کے مقرر کردہ اصولوں کے بالکل خلاف ہے مگر جو قوم اپنے مفادات شیطانی کے تحفظ کے لیے کتاب و سنت کے زریں اصول تسلیم نہ کرتی ہو وہ عالم اسلام کے جذبات و احساسات کی کیا خاک پروا کرے گی۔

مدینہ منورہ کے عالم دین پر نجدی درندوں کا ظلم

۱۹۸۰ء میں بھی حج کے موقعہ پر سعودی حکام پر ظلم و بربریت کا دورہ پڑا اور

Marfat.com

بہت سے زائرین کو جن میں مدینہ منورہ کے ممتاز عالم دین شیخ محمد علی العمری اور پاکستانی عازمین حج بھی شامل تھے ایرانیوں کی حمایت کا الزام لگا کر گرفتار کر لیا گیا اور ان پر قید خانہ میں جبر و تشدد کا حیوانیت نما سلوک کیا گیا جس پر پاکستان ہندستان بنگلہ دیش اور ایران میں نجدیوں کے سیاہ کارناموں پر لعنت و پھٹکار برسائی گئی

شمالی ترکستان چین کے ۵۰۰ مسلمان حج سے محروم

گذشتہ سال ہی موسم حج میں نجدی حکمرانوں نے زائرین حرم کے ساتھ اپنی شقاوتِ قلبی کا ثبوت دیتے ہوئے شمالی ترکستان کے ۵۰۰ مسلمانوں کو صرف اس قصور کی بنیاد پر فریضۂ حج کی ادائیگی سے روک دیا کہ وہ سعودی حکومت کے مقرر کردہ وقت سے چند گھنٹے بعد جدّہ پہونچے اور دیر ہونے کی وجہ جہاز میں ٹیکنیکل خرابی تھی۔ ہزار منت و سماجت کے بعد بھی نجدی ناخداؤں نے ان غریب زائرین کو داخلہ کی اجازت نہیں دی اور یہ مہمانانِ خدا گریہ و زاری کرتے اور ان نجدی درندوں کی حیوانیت اور شقاوت پر لعنت برساتے ہوئے واپس ہوئے۔

مدینہ منورہ میں عالم اسلام کے جو علماء و مشائخ قیام پذیر ہیں ان پر آئے دن من گھڑت الزامات لگا کر ان کو قید و بند کی صعوبتیں دینا اور ان کے مال و متاع کو تلاشی کے نام پر لوٹنا نجدی درندوں کا معمول بن کر رہ گیا ہے۔

Marfat.com

عالمی پیمانہ پر سعودیوں کیخلاف صدائے احتجاج

عالم اسلام کے زائرین کے ساتھ اس وحشیانہ سلوک نے پورے عالم اسلام میں نفرت وحقارت کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ان سعودی حکمرانوں کے خلاف شروع ہو چکا ہے جو اس بات کا روشن ثبوت ہے کہ اب اہل ایمان ان غیر اسلامی بادشاہوں کی آہنی زنجیروں کو توڑ کر حرم مقدس کی سرزمین پر صرف اس قادر مطلق کی حکمرانی چاہتے ہیں جو مالک وخالق حرم ہے نہ کہ ان زر پرست اور بے دین بادشاہوں کی جو صرف اپنے تخت وتاج کی حفاظت کے لیے یہود ونصاریٰ کی گود میں بیٹھ کر کتاب وسنت کے نعرے دوسروں کے لیے لگاتے ہیں اور خود کو کتاب وسنت کے احکام وقیود سے آزاد تصور کرتے ہیں۔

بنگلہ دیش کی حج کانفرنس میں صدائے احتجاج

سنہ ۱۹۸۳ء میں بنگلہ دیش کے دارالحکومت ڈھاکہ میں ایک عالمی حج کانفرنس کا انعقاد عمل میں آیا تھا جس میں برصغیر اور ایشیا کے کم وبیش ۱۵ ممالک کے ۱۵۰ سے زائد نمائندگان اسلام نے جو کروڑہا مسلمانوں کی نمائندگی کر رہے تھے ایک قرارداد کے ذریعہ سعودی حکام کے ظلم وستم کی مذمت کی اور شاہ فہد کے نام ایک مشترکہ پیغام میں فریضہ حج کی ادائیگی کے بارے میں سعودی حکام کی پالیسیوں پر شدید ناراضگی اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے واضح الفاظ میں ان پالیسیوں کو خلاف کتاب وسنت قرار دیا۔

Marfat.com

یورپ کے برادرانِ اسلام بھی متنفر

سعودی حکمرانوں کے ظلم و بربریت کے خلاف ہند و پاک ہی نہیں بلکہ افریقہ یورپ تک میں صدائے احتجاج بلند ہوتی رہتی ہے گذشتہ تین سالوں میں سرالیون کانفرنس جو افریقی اسلامی ممالک کی مذہبی شخصیات کی نمائندہ کانفرنس تھی اور لندن کی اسلامی کانفرنس جو یورپ میں مقیم علما و مشائخ کی جانب سے بلائی گئی تھیں۔ دونوں کانفرنسوں میں سعودیوں کے جبر و استبداد کے خلاف انتہائی غم و غصہ کا اظہار کیا گیا اور شاہی محلوں میں عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے والے اسلام کے ان نام لیواؤں کو وارننگ دی گئی کہ وہ اپنے طریقہ کار میں تبدیلی پیدا کریں بصورت دیگر نتائج کا سامنا کرنے کی تیاری کریں۔ ان جابرانہ مظالم سے زائرین حج اب اس قدر تنگ آچکے ہیں کہ اب حرم مقدس کی سرزمین پر بھی زائرین کے احتجاج کا افسوسناک سلسلہ شروع ہو چکا ہے چنانچہ ۱۴۰۲ھ میں جبکہ میں خود حج کو گیا تھا ۱۰ تا ۱۲ ذی الحجہ میں قیام منیٰ کے دوران میں نے بچشم خود دیکھا کہ افریقی سیاہ فام زائرین کے ہمراہ افغانستان، ترکی اور ایران کے زائرین مشترکہ طور پر نجدی حکمرانوں کے جبر و استبداد اور ان کی نصاریٰ نواز پالیسی پر احتجاج کرتے ہوئے اتحاد ملت اسلامیہ کے حق میں نعرے لگا رہے تھے اور سعودیوں کے بزدل حکمراں ان فدایان اسلام کو مکے اور گھونسے دکھا کر اپنی مسلم دشمنی کا مظاہرہ کر رہے تھے۔

پاکستان میں سعودیوں کے خلاف مظاہرے

پاکستان کے گو حکومت سعودیہ سے خوشگوار اور دوستانہ مراسم ہیں اس کے باوجود

Marfat.com

جب گذشتہ دنوں پاکستانی مسلمانوں پر درود وسلام پڑھنے کی سزا میں نجدیوں نے دُرّے لگائے تو پاکستان کے عوام کا پیمانہ صبر لبریز ہو گیا اور اسلام آباد میں مظاہروں اور عام جلسوں کے ذریعہ نجدیوں کی اس رسول دشمنی پر لعنت وپھٹکار برسائی گئی جس کے خبریں ہندو پاک کے اخبارات میں شائع ہو چکی ہیں۔

عالمی سُنّی کانفرنس میں صدائے احتجاج

سعودیوں کی اسلام دشمنی اور رسول دشمنی کے خلاف بمبئی کی سرزمین پر دو تاریخی مظاہرے تو ایسے ہو چکے ہیں جنہوں نے ہندوستان میں براجمان نجدیوں کے زرخرید اور پروردگان ٹانڈوی، نعمانی اور ندوی صاحبان کے عیش وعشرت کو متزلزل کر دیا تھا پہلا مظاہرہ ۱۹۷۵ء میں ہوا جو گنبد خضریٰ شریف کے انہدام کے ناپاک سعودی منصوبہ کے خلاف تھا جس میں ہندوستان کے علماء ومشائخ کرام کے علاوہ کم وبیش .... ۵ فرزندان رسالت نے اجتماعی طور پر سعودی حکمرانوں کے خلاف اپنی نفرت وبیزاری کا اظہار کیا دوسرا تاریخ ساز اور عالمگیر احتجاج عالمی سُنّی کانفرنس کے دوسرے اجلاس ۲۶ ؍ اپریل ۱۹۸۹ء کو دیکھنے میں آیا جبکہ اسٹیج پر نہ صرف ہند وپاک بلکہ متحدہ عرب امارات، دبئی، بنگلہ دیش، ماریشس اور لندن کے نمائندہ علماء کی موجودگی میں سعودیوں کے خلاف کئی اہم ترین تجاویز پاس ہوئیں اور ان تجاویز کی تائید وحمایت میں غیر ملکی علماء نے زبردست تقاریر بھی کیں ان تجاویز میں اس افسوسناک صورت حال پر رنج وغم کا اظہار کیا گیا کہ سعودی حکمراں حاجیوں کی راہ میں مشکلات پیدا کرنے کے لیے نت نئے قوانین کے ذریعہ پابندیوں میں مسلسل اضافہ کرتے چلے جا رہے ہیں نیز مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے آثار مبارکہ کو مٹانے کی ایمان سوز اور شرمناک کوششیں بھی

Marfat.com

خاموشی کے ساتھ جاری ہیں۔ اس کانفرنس میں بھی سعودیوں کی نصاریٰ نواز پالیسی پر کھل کر تنقید کی گئی اور اس پالیسی کو اتحاد ملت اسلامیہ کے خلاف ایک کھلی سازش قرار دیا۔

عالمی حجاز کانفرنس لندن میں سعودیوں پر پھٹکار

حال ہی میں ۵، ۶ مئی ۱۹۸۵ء کو لندن میں ایک عالمی حجاز کانفرنس کا انعقاد عمل میں آیا جس میں ہند و پاک اور بنگلہ دیش کے علاوہ یورپ میں مسلمانوں کے مذہبی و روحانی پیشواؤں نے شرکت کی۔ کانفرنس کے نام سے ہی ظاہر ہے کہ یہ کانفرنس صرف حجاز مقدس کے مسائل پر غور و فکر کرنے کے لیے ورلڈ اسلامک مشن لندن کے زیر اہتمام بلائی گئی تھی۔

کانفرنس کی جو روئیداد اخبارات میں شائع ہوئی ہے اگر اسے غور و فکر سے پڑھا جائے تو اس حقیقت کو بلا شبہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ سعودیوں کی متکبرانہ روش نے عالم اسلام کو بیزار کر کے رکھ دیا ہے اور ایشیا سے لے کر یورپ و افریقہ تک بلکہ خود بلادِ عرب میں بھی اب یہ محسوس کیا جانے لگا ہے کہ موجودہ سعودی حکومت صرف برطانیہ کی کٹھ پتلی حکومت ہے جو نہایت ہی چالاکی کے ساتھ حرم مقدس کی سرزمین پر بیٹھ کر برطانوی سامراج کے مجرمانہ عزائم و مقاصد کی حفاظت کی ڈیوٹی انجام دے رہی ہے جس کا زندہ ثبوت سعودیوں کی وہ شرمناک پالیسی ہے جو انہوں نے ان ممالکِ اسلامیہ کے خلاف اپنائی ہے جو صیہونی ازم امپریلزم اور کمیونزم کے خلاف اور اسلام کے مقدس مفادات کے تحفظ کے لیے برسرپیکار ہیں خواہ ان میں افغانستان کے بہادر مجاہدین ہوں یا ایران کے فدایانِ اسلام ہوں یا سیریا اور الجزائر کے غیر متعصب اور انصاف پسند مسلم حکمراں ہوں سعودی حکومت ہر اس اسلامی ملک کی

Marfat.com

دشمن ہے جو سامراجی طاقتوں کا مخالف ہے۔

حجاز کانفرنس لندن کی اہم تجاویز

لندن میں منعقد ہونے والی عالمی حجاز کانفرنس میں بعض تجاویز نہایت ٹھوس اور حقائق پر مبنی پاس ہوئی ہیں۔ میں ان میں سے چند تجاویز کے اہم اقتباسات بعینہ نقل کرتا ہوں۔ آپ بھی پڑھیں اور عالم اسلام کے جذبات کا اندازہ لگائیں کہ ان سعودی جابروں کے غیر اسلامی اور قبیح افعال نے عالم اسلام کو ان سے کتنی دور کر دیا ہے۔

حاجیوں سے ٹیکس وصول کرنا حرام
حجاز کانفرنس کی تجویز

خطبہ استقبالیہ کے بعد حضرت مولانا پیر معروف حسین صاحب نوشاہی نے افتتاحی تقریر فرمائی جس میں انہوں نے بتایا کہ ورلڈ اسلامک مشن کا قیام عالمی سطح کے مسائل کے حل کے لئے عمل میں لایا گیا ہے۔ سعودی عرب میں مسلمانوں کے مذہبی تحفظ کا مسئلہ صرف سعودی عرب کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ بین الاقوامی سطح کا مسئلہ ہے۔ کتاب و سنت سے ہٹ کر صرف طاقت کے بل پر نجد کے قاضیوں کا نظریہ ہم پر مسلط نہیں کیا جا سکتا۔

اس کے بعد حضرت پیر برکات احمد صاحب نے اردو زبان میں ایک قرارداد پیش کی جس میں انہوں نے بتایا کہ سعودی حکومت حاجیوں سے لینڈنگ ٹیکس، معلمی ٹیکس اور مدینہ کے سفری ٹیکس کے نام پر جو رقم وصول کرتی ہے وہ قرآن کریم کی متعدد آیات کی رو سے قطعاً حرام اور ممنوع ہے اسے فوراً بند

Marfat.com

کیا جائے ـــــــ پیر صاحب کی اس قرارداد کی حمایت میں حضرت مولانا سردار احمد صاحب نے انگریزی زبان میں نہایت مدلل اور پُرجوش تقریر فرمائی۔

حجاز مقدس سے مآثر دینی کو مٹانے کی شرمناک سعودی پالیسی کو کانفرنس نے جس تجویز کے ذریعہ مسترد کیا اس میں کہا گیا ہے کہ

"حضرت مولانا عبدالوہاب صدیقی نے ایک قرارداد پڑھ کر سنائی جس میں انہوں نے بتایا کہ سعودی حکومت شہری تعمیر و ترقی کے نام پر ان تمام تاریخی آثار کو مٹا رہی ہے جن کا تعلق قرآن و حدیث میں بیان کردہ کسی واقعہ سے ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ حرمین طیبین کی شہری آبادی میں وہ کوئی ایسی تبدیلی نہ کرے جس سے آنے والی نسلوں کو واقعات کے سمجھنے میں دشواری پیش آئے۔"

اس تجویز کی حمایت میں حضرت مولانا گل رحمٰن صاحب نے نہایت شاندار تقریر فرمائی۔

نجدیوں کی رسول دشمنی پر اظہار افسوس
حجاز کانفرنس کی تجویز

"حضرت علامہ ارشد القادری نے اردو زبان میں ایک قرارداد پیش کی جس میں انہوں نے بتایا کہ پچھلے سالوں میں کئی سو سنّی مسلمانوں کو جو سالہا سال سے سعودی عرب میں رہتے تھے صرف اتنی سی بات پر سعودی حکومت نے انہیں ملک بدر کر دیا اور انہیں قید و بند کی اذیتوں میں مبتلا کیا اور ان کے

Marfat.com

سارے شہری حقوق چھین لیے کہ انہوں نے ربیع الاول شریف کے موقع پر اپنے گھروں کے اندر میلاد کی محفل منعقد کی تھی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام پڑھا تھا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں بتایا کہ برطانیہ عیسائیوں کا ملک ہے لیکن یہاں مسلمانوں کو پوری مذہبی آزادی حاصل ہے۔ ہندوستان ایک سیکولر اسٹیٹ ہے پھر بھی وہاں پورے ملک میں بلا روک ٹوک میلاد کی محفلیں منعقد ہوتی ہیں۔ لیکن سعودی عرب کی اسلامی ریاست میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پاک کے لیے کسی طرح کی بھی کوئی تقریب نہیں منعقد کی جا سکتی۔ موصوف نے اپنی قرارداد کے ذریعے سعودی حکومت سے مطالبہ کیا کہ سعودی عرب میں اہل سنت کو مذہبی آزادی کے ساتھ زندہ رہنے کا پورا پورا حق دیا جائے اور جن لوگوں کو ملک کے باہر کر دیا گیا ہے انہیں واپس بلایا جائے۔ جو لوگ قید میں ہیں انہیں آزاد کیا جائے۔"

سرزمین حجاز عالم اسلام کی مشترکہ امانت

حجاز کانفرنس کی تجویز

اس کے بعد صاحبزادہ فیاض الحسن صاحب نے ایک قرارداد پیش کی جس کے ذریعے انہوں نے سعودی حکومت سے مطالبہ کیا کہ حجاز مقدس پر دنیا کے سارے مسلمانوں کا حق ہے اس لیے وہاں کی حکومت کو چاہیے کہ وہ مسلمانوں کے سامنے اپنے آپ کو خادم الحرمین کی حیثیت سے پیش کرے ڈکٹیٹر کی حیثیت سے نہیں۔ انہوں نے اپنی قرارداد میں بتایا کہ سعودی عرب میں بہ زور شمشیر اہل سنت کے مذہب کو ختم کر کے پورے ملک پر نجد کے قاضیوں کا مذہب

Marfat.com

مُسلّط کرنا، اسلام نہیں کُھلا ہوا اکراہ و اجبار ہے۔ اس تجویز کی حمایت میں حضرت مولانا خضر حسین کی تقریر بہت زیادہ پسند کی گئی۔"

حجاز کانفرنس لندن میں پاکستان کے نمائندہ مولانا شاہ احمد نورانی نے جن الفاظ میں سعودیوں کے جبر و اکراہ کی درد بھری داستان سُنائی اس کا ایک اقتباس پڑھتے چلیں۔

انہوں نے تقریر کے دوران میں ارشاد فرمایا کہ حجاز مقدس پر اہل نجد کے تسلّط کو ساٹھ برس ہو گئے۔ اس طویل مدت میں جتنی مسجدیں شہید کی گئیں، جتنے مزارات منہدم کیے گئے، جتنی مقدس یادگاروں کو نیست و نابود کیا گیا اور اسلاف کی مذہبی روایات پر جس طرح ظلم و جبر کے ساتھ پابندیاں عائد کی گئیں، یہ ایک ایسی دردناک تاریخ ہے جو صرف خون جگر سے لکھنے کے قابل ہے۔ چودہ سو برس کے مقدس اثاثے کو برباد کرتے ہوئے سعودی حکومت نے ذرا بھی محسوس نہیں کیا کہ وہ دُنیا کے نوّے کروڑ مسلمانوں کے خرمنِ حیات میں آگ لگا رہی ہے۔

مولانا نے حالات کی منظر کشی کرنے کے بعد انتہائی پُر درد اور فیصلہ کُن انداز میں ارشاد فرمایا کہ

"سعودی حکومت اگر دو بنیادی باتوں پر اتفاق کرلے تو آج بھی عالم اسلام کے اتحاد کی راہ نکل سکتی ہے ——— اور کروڑہا مسلمانوں کی مذہبی بے چینیوں کا ازالہ ہو سکتا ہے۔ پہلی بات یہ کہ حجاز مقدس تمام دنیا کے مسلمانوں کا مذہبی اور روحانی وطن ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ کتاب و سنت کی روشنی میں مسائل و احکام کے استخراج کا حق نجدی علماء کے علاوہ دیگر علمائے اسلام کو بھی ہے۔"

Marfat.com

اس کانفرنس نے یورپ کی سرزمین پر سعودی حکمرانوں کی اقتدار پرستی کا بھانڈہ پھوڑ کے رکھ دیا ہے اور عوام وخواص میں ان زر پرستوں کے اس وحشیانہ کردار پر حیرت و استعجاب کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ظلم و بربریت کے خلاف گو اکنافِ عالم میں بسنے والے برادرانِ اسلام کی جانب سے ملکی سطح پر مختلف مواقع پر احتجاج ہوتے رہے اور ہو رہے ہیں بلکہ ایک موقع ایسا بھی آیا ہے کہ لیبیا کے مسلمانوں نے احتجاج کے طور پر ان نجدی درندوں کی وحشیانہ حرکات کے خلاف کئی سال تک مناسک حج میں شرکت نہیں کی مصری مسلمانوں نے بھی ایک موقع پر صدائے احتجاج بلند کی اور مسلسل کئی سال تک شرکتِ حج سے الگ رہے مگر سعودیوں کی سنگدلی پر اس احتجاج کا نہ کل کوئی اثر تھا نہ آج اس کے اثرات نمایاں ہیں کیونکہ دولت و ثروت کی فراوانی اور زرخریدی حضوریوں کی بھیڑ نے ان کے دماغوں کو اتنا خراب کر کے رکھ دیا ہے کہ جب تک یہ صدائے احتجاج بین اقوامی سطح پر ایک منظم پروگرام کے تحت بلند نہ کی جائے اس وقت تک سعودی حکمراں خوابِ غفلت سے بیدار نہ ہو سکیں گے۔

جمعیۃ خدام الحرمین کی تشکیل نو کی جائے

۱۹۲۵ء میں جب سعودی حکمراں نے حجاز مقدس کی سرزمین پر بہ زور شمشیر برطانوی سامراج کے اشتراک و تعاون سے قبضہ کیا تھا اس وقت عالمی پیمانہ پر خلافت کمیٹی نے کافی سرگرمی سے کام کیا تھا اور عالم اسلام کے جذبات کی کسی حد تک نمائندگی کی تھی اسی کے ساتھ لکھنؤ میں علمائے اہل سنت نے جمعیۃ خدام الحرمین کی تشکیل کی تھی جس کی رپورٹ آپ گذشتہ صفحات میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ موجودہ حالت میں ضرورت ہے کہ جمعیۃ خدام الحرمین کی تشکیل نو کی جائے اور ملتِ اسلامیہ کے وہ تمام گروہ جو اس جابرانہ نظام

Marfat.com

حکومت کی تباہ کاریوں اور مضر اثرات کو محسوس کرتے ہیں وہ حجاز مقدس کی سرزمین کے تحفظ کے لیے خلوص و اعتقاد کے ساتھ سر جوڑ کر بیٹھیں اور ایک تحریک کی شکل میں ان تمام مسائل کو دنیا کے سامنے پیش کیا جائے جن کا سامنا آج زائرین حرمین طیبین کو کرنا پڑ رہا ہے۔ اس جمعیۃ میں مسلمانوں کے مختلف الخیال مذہبی و روحانی رہنماؤں کے علاوہ اہم ترین اور مخلص سیاسی شخصیتوں کی نمائندگی بھی ضروری ہے گویا یہ جمعیۃ گلشن اسلام کے گلہائے رنگارنگ کا ایک مجموعہ ہو جس کا بنیادی مقصد مرکز اسلام یعنی سرزمین حجاز سے ان تمام غیر اسلامی طریقوں کا خاتمہ ہو جو سعودیوں نے اقتدار کے نشہ میں مست ہو کر اپنے فرنگی آقاؤں کے اشاروں پر اور ان کی پیروی یا اُن کے مفادات کے تحفظ کی خاطر اپنا لیے ہیں اور جن کا کتاب و سنت سے کوئی تعلق نہیں۔

جمعیۃ کی واضح پالیسی یہ ہونی چاہیئے کہ وہ حجاز مقدس کو عالم اسلام کی مشترکہ امانت تصور کرتے ہوئے اس سرزمین سے غیر اسلامی بادشاہت کے خاتمہ کے لیے ہر ممکن جدوجہد کرے اور جمعیۃ کے اراکین میں انہی لوگوں کو شامل کیا جائے جو اس بنیادی نظریہ سے اتفاق رکھتے ہوں۔

علمائے اہلسنت و علمائے اہل تشیع اور مشائخ کرام کا فرض ہے کہ وہ اس نازک موقع پر اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے میدان عمل میں آئیں اور ملتِ اسلامیہ کے بکھرے ہوئے شیرازہ کو متحد کر کے اپنے مذہبی تشخص کو برقرار رکھتے ہوئے اس کارِ خیر میں اپنا واضح کردار ادا کریں ــــــ کیونکہ حجاز مقدس کا مسئلہ کسی ایک گروہ یا فرقہ کا مسئلہ نہیں ہے یہ پورے عالم اسلام کا مسئلہ ہے اور اس کے حل کے لیے جو قدم بھی اُٹھے وہ بہر حال ایک متحدہ قدم ہونا چاہیئے!

Marfat.com

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تا بہ خاکِ کاشغر

سرزمین حرمین طیبین عالم اسلام کی مشترکہ امانت

تخت و تاج کے پرستار کان کھول کر سن لیں

برطانیہ کی سرپرستی میں ترکوں کے خلاف مسلم حکومتوں کی بیخ کنی اور مفادات اسلامی سے غداری کے صلہ میں حجاز مقدس کی سرزمین پر جس شاطرانہ انداز میں سعودی اقتدار پرستوں نے قبضہ کیا اور عالم اسلام کے جذبات کو ٹھکراتے ہوئے جس خود ساختہ بادشاہت کا اعلان کیا آج اس بادشاہت کے تحفظ کے لیے ان تمام اصولوں اور وعدوں سے انحراف کیا جا رہا ہے جو کتاب و سنت کے ان نام نہاد پیروکاروں نے حرم مقدس کی سرزمین پر بیٹھ کر عالم اسلام کے نمائندوں سے کئے تھے۔ آج کبھی بھی دنیا کے کسی حصے اہل ایمان جب یہ صدائے حق بلند کرتے ہیں کہ حرم کعبہ اور حرم نبوی کی مقدس سرزمین پر کسی بھی انسان کو بادشاہت کا حق نہیں نہ ہی نجدیوں سے قبل کسی فرماں روا نے اپنے آپ کو بادشاہ حجاز کہنے کی جرأت کی بلکہ از راہ عقیدت و احترام اپنے کو خادم الحرمین شریفین ہی لکھا اور کہلوایا اور اسی پر فخر کیا مگر برا ہو ہوسِ ملک گیری کے مہلک مرض کا کہ کتاب و سنت کے یہ نام لیوا اپنے آپ کو جلالتہ الملک اور سلطان حجاز لکھتے ہیں اور ذرا شرم و غیرت نہیں محسوس کرتے کہ اسلام کے عطا کردہ نظام حکومت میں اس بادشاہت کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ بہ قول شورش کاشمیری!

Marfat.com

"موجودہ سعودی حکومت قرن اول کی حکومت نہیں۔ آج کی بادشاہت ہے۔ بادشاہت منشائے نبی نہیں قیصر و کسریٰ کی یادگار ہے کہ ہم نے اپنے لیے اسے مشرف بہ اسلام کر لیا ہے۔"

سعودی حکمرانوں کے زرخرید وکیل جو بالخصوص برصغیر میں بھی کافی سرگرم ہیں وہ عالم اسلام کے اس خالص اسلامی اور معقول مطالبہ پر شور و غوغا شروع کر دیتے ہیں کہ دیکھو یہ لوگ حرمین طیبین کے نظام کو درہم برہم کرنا چاہتے ہیں اور شاہ حجاز کے ہاتھ کمزور کرنا چاہتے ہیں۔

مگر یہ نادان حامیانِ نجد کب تک اس حقیقت کو چھپائے رکھیں گے کہ اس موجودہ بادشاہت کے نظام کو عالم اسلام نے کبھی تسلیم ہی نہیں کیا یہ خود ساختہ بادشاہت تو مسلمانان عالم پر انتہائی مکر و فریب اور من گھڑت افسانوں کی آڑ میں تھوپی گئی ہے۔ اگلے صفحات میں اس پورے پس منظر کو قارئین کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں کہ حجاز مقدس پر یہ زور شمشیر بے گناہ مسلمانوں کے مقدس خون سے ہاتھ رنگنے کے بعد جب سعودیوں نے ترکی نظام حکومت کے خلاف فوج کشی کر کے اور ہزارہا شریفوں کو تہ تیغ کر کے مسندِ اقتدار پر ظالمانہ قبضہ کیا تھا اس وقت عالم اسلام کو کیا یقین دہانیاں کرائی گئی تھیں اور آج ان تمام یقین دہانیوں پر کس عیاری اور مکارانہ طریقہ پر پردہ ڈالنے کی خوبصورت کوششیں جاری ہیں۔

عبدالعزیز بن عبدالرحمن آل السعود کا اقرار

نومبر ۱۹۲۴ء کو سلطان عبدالعزیز نے ریاض میں تقریر کی تھی جس کا خلاصہ

Marfat.com

۵ نومبر ۱۹۲۴ء کو بذریعہ تار خلافت کمیٹی کو بہ غرض اطلاع عام بھیجا گیا تھا۔ تقریر کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ آپ بھی انتہائی غور و فکر کے ساتھ پڑھ لیں تاکہ اس مسئلہ کو سمجھنے میں آپ کو کوئی دشواری پیش نہ آئے۔

آج کے بعد سے مکہ میں بجز شریعت کے اور کوئی سلطان نہ ہوگا۔ سب کی گردنیں اس کے سامنے جھکیں گی چونکہ اس مسئلہ سے جملہ مسلمانان عالم کا تعلق ہے۔ اس لیے وہاں کی پالیسی دنیائے اسلام کی مرضی کے مطابق ہوگی۔ ہم جملہ عالم اسلام کے نمائندگان کی ایک کانفرنس مکہ میں منعقد کریں گے اور ہر اس مسئلہ پر رائے دی جاسکی جس سے بیت اللہ شریف گناہوں سے پاک رہے اور حجاج کو حرمین شریفین کے سفر میں امن و عافیت نصیب ہو۔ (تاریخ نجد و حجاز ص ۲۴۷)

حجاز مقدس پر ابن سعود کے قبضہ کے بعد خلافت کمیٹی کے وفد نے واضح طور پر عالم اسلام کے جذبات کی ان الفاظ میں نمائندگی کی تھی۔

"مسلمانانِ ہند چاہتے ہیں کہ حجاز میں شرع اسلامی کے اصولوں پر جمہوری حکومت قائم کی جائے جس میں حجاز کی اندرونی آزادی کو پورے طور پر قائم رکھتے ہوئے تمام وہ مسائل جو حجاز کی اسلامی مرکزی حیثیت سے تعلق رکھتے ہیں مسلمانان عالم کی مرضی اور مشورہ سے طے ہونے چاہئیں۔"

ابن سعود کا یہ اعلان بھی پڑھ لیں

خلافت کمیٹی نے حجاز مقدس کے انتظام کے سلسلہ میں جس رائے کا اظہار کیا

Marfat.com

تھا اس کو عالم اسلام نے اپنی بھرپور تائید و حمایت عملی طور پر پیش کی تھی خلافت کمیٹی کی ہی تجویز کے مطابق موتمر اسلامی کا اجلاس اس مسئلہ کی تفاصیل طے کرنے کے لیے ابن سعود نے طلب کیا۔ دسمبر ۱۹۲۴ء میں یہ دعوت نامہ ہندوستان پہنچا۔ دعوت نامہ کا یہ اقتباس آپ ضرور پڑھ لیں تاکہ آپ کو سعودیوں کے مکر و فریب کا اندازہ ہو سکے۔

" اور میں اس خدائے برتر کی قسم کھا کر، جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، کہتا ہوں کہ میرا مقصد حجاز پر تسلط یا حکومت کرنا نہیں ہے، حجاز میرے ہاتھ میں اس وقت تک امانت ہے جب تک کہ اہل حجاز خود اپنے میں سے ایسے حاکم کا انتخاب نہ کر لیں جو عالم اسلامی کی بات کا سننے والا اور ان اقوام اسلامیہ اور طبقات ملیہ کے زیر نگرانی رہے، جنہوں نے اپنی غیرت ملیہ اور حمیتِ دینیہ کا ثبوت بہم پہنچا دیا ہے۔ مثلاً ہندوستانی مسلمان نہ ہمارا وہ مطمح نظر، جس کا عالم اسلامی سے ہم نے وعدہ کیا ہے۔"

دعوت نامہ کے ان الفاظ نے عالم اسلام کو مجبور کیا کہ ابن سعود کی طلب کردہ موتمر اسلامی میں شرکت کریں۔ اس سلسلہ میں کافی طویل جدوجہد علماء اسلام کو کرنی پڑی اور موتمر کے اجلاس کی جدوجہد جاری تھی کہ ابن سعود نے اپنی اقتدار پرست ذہنیت کا ثبوت دیتے ہوئے ۸ جنوری ۱۹۲۶ء کو جب کہ خلافت کمیٹی کا وفد جدہ میں ہی تھا اپنی خود ساختہ بادشاہت کا اعلان کر دیا۔

اعلان بادشاہت کے جواز میں مضحکہ خیز دلائل

اس اعلان ملوکیت نے عالم اسلام کو حیران و پریشان کر کے رکھ دیا۔ مصنف

Marfat.com

تاریخ نجد و حجاز نے ان الفاظ میں ابن سعود کے مکر و فریب پر تبصرہ کیا ہے۔

"پھر بیعت کے بعد کے اعلانات کو لیں۔ پہلے اعلان میں صرف یہ تصریح ہے کہ ہم کو حجازیوں نے ملوکیت پر مجبور کیا لیکن جب اس پر دنیائے اسلام کو اطمینان نہ ہوا اور مختلف جگہوں سے استفساری تار آئے تو دوسرا بیان نکلا کہ ایک طرف تو حجازیوں نے مجبور کیا اور دوسری طرف سلطان کے بیٹے فیصل نے اپنی فوج کے ساتھ فتنہ کی دھمکی دی اور کہا کہ اگر تم نے بادشاہت قبول نہ کی تو ہم تم کو خود غرض سمجھیں گے۔ اس دلیل کے انوکھے پن سے ہمیں سروکار نہیں۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ نجدیوں میں سے خود شیخ عبداللہ بن بلیہد صاحب کو جو قاضی القضاۃ اور شیخ الاسلام ہیں اور مکہ میں موجود تھے۔ اس امر کا عین وقت بیعت تک کوئی علم نہیں تھا۔ انہوں نے خود اس امر کو ہمارے سامنے تسلیم کیا۔"

یہ ہے کتاب و سنت کے نام نہاد پیروکاروں کا منافقانہ کردار کہ ایک طرف عالم اسلام کو مطمئن کیا جا رہا تھا کہ ان کے جذبات کے مطابق سرزمین حجاز کے مسائل طے کیے جائیں گے اور دوسری جانب غیر اسلامی بادشاہت کا اعلان کیا جا رہا تھا ابن سعود کی اس دورخی اور منافقانہ روش نے عالم اسلام کو مایوس کر دیا اور ۱۹۲۶ء میں موتمر اسلامی کے اجلاس میں شریک ہونے والے عالم اسلام کے رہنماؤں نے جو فیصلے کیے وہ اس بات کا واضح اور روشن ثبوت ہیں کہ نجدی حکومت اپنے قیام کی بنیاد سے لے کر آج تک عالم اسلام کے اعتماد سے قطعاً محروم ہے۔

Marfat.com

خلافت کمیٹی کے وفد کی ابن سعود سے دو ٹوک باتیں

آپ گزشتہ صفحات میں پڑھ چکے ہیں کہ نجدی حکمرانوں کے مکر و فریب اور پے در پے جھوٹ نے عالم اسلام کے نمائندوں کا اعتماد بالکل کھو دیا تھا اور یہی وجہ ہے کہ خلافت کمیٹی کا جو وفد ۲۸ مئی ۱۹۲۶ء کو ابن سعود سے ملاقات کرنے گیا تھا اس وفد کی نمائندگی کرتے ہوئے مولانا شوکت علی نے ان الفاظ میں اپنے جذبات کا واضح طور پر اظہار کر دیا تھا

> "یہ ملک تمام مسلمانوں کا مشترکہ حرم ہے۔ یہاں کوئی اسلامی فرقہ اس بات کا حق نہیں رکھتا کہ وہ صرف اپنے خیال کے مطابق اس حرم اور آثار متبرکہ اور مقابر و مشاہد میں ایسا تصرف کرے، جو دوسرے فرقوں کے نزدیک صحیح نہیں۔ ہم کسی صورت میں یہ تسلیم نہیں کر سکتے کہ مذہب اسلام کے اہم مسائل کا فیصلہ صرف نجد کے چند علما کے ہاتھوں میں دے دیں ہم نے شکایتاً کہا کہ مدینہ منورہ کے مقابر و مآثر کا ہم سے وعدہ کیا گیا تھا اور کہا گیا تھا کہ موتمر اسلامی کے فیصلہ کے بغیر اس کے متعلق کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی، لیکن یہ کس قدر تعجب انگیز ہے کہ اس کی خلاف ورزی کی گئی اور دنیائے اسلام کی خواہش کے برخلاف اس کے استصواب کے بغیر ان کو منہدم کر دیا گیا۔" (نگارشات محمد علی مولانا محمد علی جوہر)

یہ جذبات صرف خلافت کمیٹی کے وفد کے ہی نہیں تھے بلکہ یہ وہ جذبات تھے جن کا اظہار موتمر اسلامی میں شریک ہونے والے عالم اسلام کے ممتاز رہنما جن میں ہندوستان کے علاوہ جاوا، فلسطین۔ بیروت و شام، مصر، سوڈان۔ ترکی۔ نجد و حجاز

Marfat.com

روس، افغانستان، یمن، ایران اور دیگر ممالک اسلامیہ کے نمائندگان اپنی میٹنگ میں کرچکے تھے مولانا شوکت علی کی اس گفتگو کا جو جواب ابن سعود نے دیا وہ صرف یہ تھا کہ ہم نے اپنی قوم کے قبائل کی دھمکیوں کے نتائج کے پیش نظر یہ سارے اقدامات کیے ہیں اس جواب سے عالم اسلام کو اطمینان نہیں ہوسکا اور یہ واضح ہوگیا کہ نجدیوں کا اصل مقصد اپنی بادشاہت کے خواب کو پورا کرنا ہے کتاب وسنت کا نام تو صرف اپنے تبلیغ اور مکروہ عزائم کی تکمیل کے لئے بطور ڈھال استعمال کیا جارہا ہے۔

اگلی ملاقات میں مولانا شوکت علی صاحب نے پھر ابن سعود کے سامنے عالم اسلام کے جذبات کا اظہار ان الفاظ میں کیا۔

"عالم اسلام اس کو کبھی قبول نہیں کرسکتا کہ اس کے علما کی رائے کی کوئی وقعت نہ ہو اور صرف نجد کے علما جو چاہیں اس مشترکہ حرم میں کرگذریں۔ کیونکہ حجاز مقدس مسلمانوں کا مشترک اور مقدس مرکز ہے اس کے بارے میں عالم اسلام کو فیصلہ کرنے کا حق ہے۔"

یہ ہیں وہ حقائق جن پر آج پردہ ڈالنے کی ناکام کوششیں کی جارہی ہیں اور عالم اسلام کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی جارہی ہے کہ گویا سعودی حکمراں اس مقدس سرزمین کے کوئی موروثی بادشاہ چلے آرہے ہیں کہ ان کے خلاف جو صدائے حق بلند کرے سعودیوں کے زرخرید وکیل پیسہ اور پریس کی طاقت کے بل پر اس کو دبانے کی کوششوں میں مصروف ہوجاتے ہیں مگر اب وقت آگیا ہے کہ اس مسئلہ کو بین الاقوامی سطح پر اٹھایا جائے اور سعودیوں کی ہوسِ ملک گیری کے شرمناک عزائم کا پردہ چاک کیا جائے۔

Marfat.com

موتمر اسلامی کی پاس کردہ تجاویز
جن پر آج تک عمل نہ ہو سکا

سعودی حکمرانوں کے قول و فعل کے تضاد کا اندازہ لگانے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ ۱۹۲۶ء میں موتمر اسلامی کا وہ اجلاس جو ابن سعود کی دعوت پر بلایا گیا تھا اور جس میں عالم اسلام کے نمائندگان نے بالکل واضح انداز میں سعودی حکمرانوں پر اپنے جذبات و خیالات ظاہر کر دیئے تھے اس اجلاس میں جو فیصلے ہوئے اور جو تجاویز متفقہ طور پر پاس کی گئیں کتاب و سنت کے ان نام نہاد پیروکاروں نے بعد میں ان تجاویز پر بھی عمل کرنے سے انکار کر دیا۔ ذیل میں صرف ایسی دو تجاویز نقل کرتا ہوں پڑھیئے اور ان اقتدار پرستوں کے قول و فعل کا تضاد ملاحظہ کیجیے۔

تجاویز موتمر اسلامی۔ منجانب خلافت کمیٹی

(ترجمہ) مجھے اُمید ہے کہ موتمر حسب ذیل تجاویز منظور کرے گی۔

(۱) حتی المقدور بہت جلد مآثر منہدمہ کو بنا دیا جائے۔

(۲) جو قبریں گرائی نہیں گئی ہیں، ان کی تعمیر اور ان کی ہیئت ایک کمیٹی پر جو سنی شیعہ علماء سے مرکب ہو چھوڑ دی جائے، یہی کمیٹی اس مسئلہ پر انتہائی غور سے کام کرے گی اور اس کا فیصلہ آخری ہو گا۔

محرک :۔ مولانا شوکت علی

موید :۔ شیعب قریشی

(۲) حرم میں امامت چاروں مذاہب کے امام باری باری سے کریں گے۔

Marfat.com

محرک :۔ شعیب قریشی

موئد :۔ مولانا محمد علی

(۳) جزیرۃ العرب میں غیر مسلموں کو اقتصادی امتیازات نہ دیئے جائیں۔

محرک :۔ شعیب قریشی

موئد :۔ مولانا محمد علی

مسلمانوں سوال کرو ہندوستان کی سرزمین پر براجمان سعودیوں کے پروردہ مولوی اسعد ٹانڈوی اور جناب ندوی اور نعمانی صاحبان سے کہ کیا ان تجاویز پر آج تک سعودی حکومت کی جانب سے ایک لمحہ بھی عمل ہوا۔ آخر کتاب و سنت کے ان خود ساختہ ٹھیکیداروں کی نگاہ میں ان وعدوں اور یقین دہانیوں کی کوئی قیمت ہے یا نہیں جو عالم اسلام سے کیے گئے تھے اور جن کا ذکر ابن سعود نے اپنے خطوط میں کیا تھا؟

حجاز مقدس کے نظام حکومت کے بارے میں خلافت کمیٹی کا نظریہ

موتمر اسلامی ۱۹۲۶ء کے اجلاس میں شرکت کے لیے ہندوستان سے خلافت کمیٹی کا جو وفد حجاز مقدس گیا تھا اس نے عالم اسلام کے نظریہ کو کھل کر پیش کر دیا تھا کہ اسلام میں ملوکیت کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں چنانچہ ۳۱ مئی ۱۹۲۶ء کے ایک اجلاس میں جب عالم اسلام کے نمائندگان کے سامنے سعودیوں نے کتاب و سنت کی دہائی دے کر تائید و حمایت حاصل کرنا چاہی تو مولانا محمد علی نے اٹھ کر کہا۔

"ہم اسی کتاب و سنت کے نام پر آپ سے اپیل کرتے ہیں کہ آپ ملوکیت چھوڑ کر جمہوریت اختیار کیجئے اور قیصر و کسریٰ کے بجائے صدیق

Marfat.com

وفاروق کی سنت اختیار کیجئے۔

مولانا محمد علی کے یہ الفاظ بجلی کی گرج کی طرح ابن سعود اور اس کے حامیوں کے قلوب پر گرے اور فوراً مشاورت کا رُخ کتاب و سنت سے ہٹ کر انتظامی امور پر موڑ دیا گیا۔ حجاز مقدس کے انتظام کے سلسلہ میں خلافت کمیٹی یا جمعیۃ خدام الحرمین نے جن نظریات کا اظہار کیا تھا اور جو رائے موتمر اسلامی کے اراکین اور خود سلطان سے نجی ملاقاتوں میں خلافت کمیٹی کے اراکین نے پیش کی تھی حقیقت میں وہی نظام حکومت ایسا ہے جو اس سرزمین مقدس کے انتظام کے سلسلہ میں عالم اسلام کو مطمئن کر سکتا ہے ہٹ دھرمی اور حقائق سے چشم پوشی کی راہ اپنا کر سعودی حکمران بظاہر اپنے تخت و تاج کی زندگی کے ایام میں اضافہ تو کر سکتے ہیں مگر ان خود ساختہ اور متکبر حکمرانوں کو یہ فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ اب ان کے چہرہ کی نقاب کشائی ہو چکی ہے اور زیادہ دن اب کتاب و سنت کو ڈھال بنا کر غیر اسلامی بادشاہت کا تحفظ نہیں کیا جا سکتا۔ دنیا کے گوشہ گوشہ میں فرزندان توحید و رسالت اسلامی انقلاب کے پرچم تلے متحد ہو رہے ہیں اور جس دن لشکر اسلام کی یلغار کا سامنا سعودی عرب کے بزدل حکمرانوں کو کرنا پڑا اس دن امریکہ اور برطانیہ کی مدد ہرگز کام نہ آئے گی اور حرم مقدس کی سرزمین پر دین محمد کی عظمتوں کے نقوش مٹا کر خوبصورت محل تعمیر کرنے والے ان حکمرانوں کے محلِ شاہی ریت کی دیوار کی طرح بہہ جائیں گے انشاءاللہ

عالم اسلام کی نگرانی اور اس کا طریقہ

خلافت کمیٹی نے حرم مقدس کی نگرانی کے لیے عالم اسلام کی جانب سے جو طریقہ کار

Marfat.com

تجویز کیا تھا اس کا خلاصہ یہ ہے۔

"ہماری رائے ہے کہ حجاز میں کسی قسم کی بادشاہت قائم نہ ہو حکومت کسی خاندان کے ساتھ ہرگز وابستہ نہ ہو حکومت میں وراثت کا کوئی تعلق نہ ہو حکومت شوریٰ اور جمہوری ہو۔"

اس طرح حجازی حکومت داخلی امور میں خود مختار ہوگی، لیکن چند امور میں اس پر عالم اسلام کی نگرانی ہوگی، ان امور میں سب سے مقدم حجاز کو غیر مسلموں کی مداخلت سے بچانا ہے اور یہ فرض نہ صرف حجازیوں یا عربوں کا ہے، بلکہ ہر مسلمان کا ہے جس کو یا ایہا الذین امنوا انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامھم ھذا کا بارگاہ ایزدی سے حکم ملا ہے، غیر مسلموں کی مداخلت کئی طریقے سے ہو سکتی ہے۔ اس لیے مداخلت کو کس طریقے سے روکا جائے گا۔ اس کی تشریح یہاں نہیں کی جا سکتی، البتہ غیر مسلموں کو اقتصادی امتیازات دینا بند کرنا چاہیے اور غیر مسلم دول کے قنصلوں پر کم از کم مسلم ہونے کی شرط لگائی جا سکتی ہے۔ دوسرا امر جس میں عالم اسلامی کی نگرانی لازمی ہے، ترویج شریعت اسلامیہ ہے اس لیے کہ کسی حجازی یا عربی حکومت کو بھی یہ حق نہیں دیا جا سکتا کہ وہ شریعت حقہ کی خود خلاف ورزی کرے، یا اس کی خلاف ورزی جائز رکھے، البتہ ترویج حکومت کی طرف سے شریعت کے اسی حصہ کی کی جائے گی جو تمام مذاہب اسلامیہ میں مسلمہ ہیں، جن مسائل میں مختلف مذاہب میں اختلاف ہے ان میں ہر مسلم مجاز ہوگا کہ اپنے مذہب کے مطابق عمل کرے البتہ دوسرے مذاہب اور مذہب والوں کی توہین اور دل آزاری کی کسی کو اجازت نہ ہوگی، خواہ وہ اسے اپنے مذہب کا جز ہی کیوں نہ سمجھے، اس کے علاوہ ان تبرکات، صدقات اور

Marfat.com

اوقاف کی نگرانی بھی عالم اسلامی کے مندوبین کریں گے جو بیرون حجاز کی طرف سے دیئے یاقائم کیے گئے ہوں، ان موٹی موٹی باتوں کے علاوہ کچھ اور امور بھی ایسے ہوں گے جن میں عالم اسلامی کی نگرانی کی ضرورت ہوگی۔ لیکن اس وقت اس قدر تشریح کافی ہے۔

یہ مشورہ خلافت کمیٹی کے ذمہ دار حضرات نے ہندوستان کی سرزمین پر بیٹھ کر نہیں دے دیا تھا بلکہ حجاز مقدس پہنچ کر جب عالم اسلام کے ذمہ دار علماء و مشائخ نے حالات کا جائزہ لیا اور نجدی افواج کے جبر و استبداد کی دل ہلا دینے والی کارگذاریاں انہوں نے بہ چشم خود دیکھیں اور موتمر اسلامی کے اجلاس کے موقع پر جو متکبرانہ روش نجدی مشیروں اور ان کے حکام و علماء نے اپنائی اس کو دیکھ کر ہی یہ حضرات اس نتیجہ پر پہنچے کہ حجاز مقدس کی سرزمین پر نجدیوں کی بادشاہت امت مسلمہ کو ہمیشہ انتشار اور سامراجی سازشوں کا شکار رکھے گی۔ یہی وجہ ہے کہ خلافت کمیٹی کی رپورٹ میں نجدی بادشاہت کے نظام پر تنقید کرتے ہوئے ان خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔

"موجودہ نظام حکومت کو اگر حجاز میں قائم رکھا گیا تو اس کے یہی معنی نہ ہوں گے کہ ایک نجدی بادشاہ کی شخصی اور خاندانی حکومت اہل حجاز پر قائم ہوگئی بلکہ ایک بڑی حد تک اس کے یہ بھی معنی ہوں گے کہ ایک پوری ایسی قوم کی حکومت ایک اور قوم پر ہوگئی جسے حاکم قوم اپنے سے ذلیل تر بلکہ شرک کے گناہ عظیم کی مجرم سمجھتی ہے اور اپنے ہر فرد کو مجاز سمجھتی ہے کہ وہ محکوم مجرم قوم کے ہر فرد کو جب جی چاہے اور جس طرح جی چاہے سزا دے لے۔"

خلافت کمیٹی کے وفد نے اپنی رپورٹ میں ایک اور مقام پر نجدی حکمرانوں کی

Marfat.com

متکبرانہ اور غیر اسلامی ذہنیت کے قبیح واقعات کو نقل کرنے کے بعد اس رائے کا اظہار کیا ہے

"ان حالات میں ہمارے نزدیک نجدی قوم کے ایک خاندان کی شخصی اور وراثتی حکومت قائم کرنا اور بھی زیادہ خرابیوں کا باعث ہو گا اور شخصی خاندانی اور قومی تصادم کے علاوہ ہر وقت عقائد و عبادات کے تصادم کا بھی اندیشہ رہے گا۔"

خلافت کمیٹی کی وارننگ

حجاز مقدس کی سرزمین پر نجدی افواج کے بزور شمشیر قبضہ کے بعد حجاز کے عوام کے تاثرات پر اظہار رائے کرتے ہوئے خلافت کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں عالم اسلام کو وارننگ دی تھی کہ

"اگر ارض پاک حجاز بزور شمشیر ملک گیری کی رزمگاہ بن گئی تو سلطان نجد کا قائم کردہ امن وامان کس کام آئے گا ہم اوپر کہہ چکے ہیں کہ ایران عراق، شرق اردن، مصر و یمن کے تعلقات سلطان نجد سے کیسے ہیں اگر ان کو یا ان کے حمایتیوں کو یہ دعویٰ ہے کہ انہوں نے ارض پاک حجاز کو اپنی تلواروں اور نیزوں کی نوکوں اور بندوقوں کی گولیوں سے لیا ہے تو کون چیز اس کے مانع ہو سکتی ہے کہ دوسرے بھی تیغ آزمائی کر کے اسی طرح اس ارض پاک پر قبضہ کر لیں۔"

اور خلافت کمیٹی کی رپورٹ کا یہ اقتباس بھی کافی غور سے پڑھنے کے قابل ہے۔

"حجاز میں اندر کا فتنہ بھی موجود ہے اور وطنی فتنہ پر دینی فتنہ

Marfat.com

مستزاد ہے اور رعایا میں انقلاب کی خواہش ایک فاتح کے ذوق ملک گیری سے کچھ ہی کم قتل و غارت کا باعث ہو سکتی ہے۔"

جن خیالات کا اظہار عالم اسلام نے ابن سعود کے اعلان ملوکیت کے وقت کیا تھا اور جو خدشات ظاہر کئے تھے وہ آج سو فیصد درست نظر آرہے ہیں اور عالم یہ ہے کہ آج سعودی جبر و استبداد کے خلاف پوری دنیا میں ایک ہنگامہ بپا ہے اور عالمگیر پیمانے پر صدائے احتجاج کا نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔

سعودی حکمراں اس صدائے احتجاج پر سنجیدگی سے غور و فکر کرنے کے بجائے دولت و ثروت کی طاقت کے بل پر اس کو دبانے کی ناکام کوششوں میں مصروف ہیں مگر وہ اس حقیقت کو فراموش کر چکے ہیں کہ جب ظلم اپنی حد کو چھو لیتا ہے اور اس قادر مطلق کی شان رحمت جوش میں آتی ہے تو قانون الٰہی کے مطابق ہر فرعون کی سرکوبی کے لیے ایک موسیٰ کو پیدا کیا جاتا ہے اور تخت و سلطنت کے تحفظ کی قلعہ نما دیواریں خس و خاشاک کی طرح بہہ جاتی ہیں۔

جلد یا بہ دیر نجدی حکمرانوں کو اس حقیقت کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ حرم مقدس کی سرزمین عالم اسلام کی مشترکہ امانت ہے اور اس سرزمین پر غیر اسلامی بادشاہت کے ذریعہ اہل ایمان پر جبر و استبداد کا یہ شرمناک سلسلہ ایک نہ ایک دن ختم ہو کر رہے گا اور نجدی حکمراں بھی کیفر کردار کو پہنچیں گے کیونکہ یہ قدرت کا اٹل قانون ہے کہ ظالم کو اس کے ظلم کی سزا ضرور ملتی ہے۔

Marfat.com

بیت المقدس کی اہمیت و عظمت قرآن حکیم کی روشنی میں

سرزمین بیت المقدس کی دینی و روحانی عظمت و تقدیس کا اندازہ کرنے کے لیے اہلِ ایمان کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ ہمارے آقا و مولیٰ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج مقدس کے آسمانی سفر کے لیے اسی سرزمین پر خالق کائنات نے بھیجا جہاں آپ نے انبیا و رسلین صلوٰۃ اللہ اجمعین کی امامت کا منصبِ عظیم بھی اپنے رب کے فضل و کرم سے حاصل فرمایا۔ قرآن حکیم میں رب تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ط

(قرآن حکیم پ۱۵ سورہ بنی اسرائیل آیت ۱)

پاکی ہے اُسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں۔

اس آیہ کریمہ کی تفسیر میں بیت المقدس کی عظمت و بزرگی کا ذکر کرتے ہوئے صاحبِ تفسیر نعیمی حضرت صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

"کہ برکت دینی بھی دنیا وی بھی کہ وہ سرزمین پاک وحی کی جائے نزول اور انبیائے کرام کی عبادت گاہ اور ان کا جائے قیام و قبلہ عبادت ہے اور کثرتِ انہار و اشجار سے وہ سرزمین سرسبز و شاداب ہے اور میووں اور پھلوں کی کثرت سے بہترین عیش و راحت کا مقام ہے"

سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام کے تعمیر کردہ اس خانۂ خدا کے فضائل و برکات کو مختلف انداز میں

Marfat.com

قرآن حکیم نے بیان فرمایا ہے جس سے اس مقدس سرزمین کی عظمت وفضیلت کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے ایک اور مقام پر ارشادِ خداوندی ہے۔

نَجَّیْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا لِلْعٰلَمِیْنَ ؕ

(قرآن حکیم پ۱۷ سورہ الانبیا رکوع ۵)

ہم نے اُسے اور لوط کو نجات بخشی اس زمین کی طرف جس میں ہم نے جہاں والوں کیلئے برکت رکھی۔

اس آیہ کریمہ کی تفسیر میں صاحبِ تفسیرِ نعیمی حضرت صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں۔

"اس زمین سے زمین شام مراد ہے اس کی برکت یہ ہے کہ یہاں کثرت سے انبیاء ہوئے ہیں اور تمام جہان میں ان کے دینی برکات پہنچے اور سرسبزی و شادابی کے اعتبار سے بھی یہ خطہ دوسرے خطوں پر فائق ہے۔ یہاں کثرت سے نہریں ہیں پانی پاکیزہ اور خوشگوار ہے۔ اشجار و ثمار کی کثرت ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مقام فلسطین میں نزول فرمایا اور حضرت لوط علیہ السلام نے موتفکہ میں۔"

سیدنا حضرت عیسیٰ و حضرت مریم علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے۔

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْیَمَ وَاُمَّهٗۤ اٰیَةً وَّ اٰوَیْنٰهُمَاۤ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِیْنٍ ؕ یٰۤاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ۔

(قرآن حکیم پ۱۸ سورہ المومنون رکوع ۳)

اور ہم نے مریم اور اس کے بیٹے کو نشانی کیا اور انہیں ٹھکانا دیا ایک بلند زمین۔ جہاں بسنے کا مقام اور نگاہ کے سامنے بہتا پانی اے پیغمبرو پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔

اس آیہ کریمہ میں بھی جس پرسکون اور باعظمت جگہ کا ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد بیت المقدس

Marfat.com

ہے۔ گو بعض مفسرین کرام نے دمشق یا سرزمین فلسطین بھی مراد لی ہے مگر اکثر مفسرین اسی طرف گئے ہیں کہ یہاں بلند زمین سے مراد سرزمین بیت المقدس ہی ہے۔

بہرحال مختلف انداز اور متفرق مقامات پر قرآن حکیم میں بیت المقدس کی عظمت و بزرگی اور شرف و فضیلت بیان فرما کر پروردگار عالم نے قیامت تک آنے والے اہلِ ایمان کو اس مقدس خطۂ زمین سے عقیدت و محبت رکھنے کی ترغیب دی ہے اور اس کی حفاظت کی جانب متوجہ فرمایا ہے۔ چنانچہ قوم بنی اسرائیل کو مخاطب کرتے ہوئے قرآن حکیم میں فرمانِ خداوندی ہے۔

يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى (قرآن حکیم پ ۱۶ سورہ طٰہٰ رکوع ۱۳)

اے بنی اسرائیل بیشک ہم نے تم کو تمہارے دشمن سے نجات دی اور تمہیں طور کی داہنی طرف کا وعدہ دیا اور تم پر من اور سلویٰ اُتارا۔

اس ارشادِ ربانی میں بھی طور کے دائیں جانب والی زمین سے مراد یہی پاکیزہ سرزمین ہے جسے ہم سرزمین فلسطین یا بیت المقدس کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ جغرافیائی اعتبار سے بھی اگر دیکھا جائے تو سرزمین طور دو حصوں میں بٹی ہوئی ہے بائیں جانب کا حصہ جو مصر اور فلسطین کے درمیان واقع صحرائے سینا کہلاتا ہے اور داہنی جانب کا علاقہ سرزمین فلسطین کا وہ حصہ ہے جس میں بیت المقدس واقع ہے۔

قرآن حکیم کی آیات مقدسہ کے علاوہ احادیث طیبات کے ذخائر اس مقدس سرزمین کی بزرگی و فضائل کے بیانات سے بھرے پڑے ہیں اور کیوں نہ ہوں کہ خانۂ کعبہ کے بعد یہ اکنافِ عالم کی دوسری مسجد ہے جس کی بنیاد خانۂ کعبہ کی تعمیر کے بعد رکھی گئی۔

Marfat.com

مسلمانو یہ وہی بیت المقدس ہے جس کی زیارت کا شرف حاصل کرنے والے اور وہاں نماز ادا کرنے والے کو بخشش و مغفرت اور آتشِ دوزخ سے آزادی کی خوشخبری دی گئی ہے۔

آہ! وہ سرزمین مقدس جو انبیائے کرام کا مسکن اور ان کی آرام گاہ مقدس ہو آج جس ظالم سامراج کے ناجائز و ناپاک تسلط میں ہو اور اس کی عظمت و تقدیس کو جو قوم نہایت ہی بیدردی سے پامال کر رہی ہو عالم اسلام اس بے حرمتی پر خون کے آنسو رو رہا ہو اور دوسری جانب اسلام کے نام نہاد نام لیوا اور کتاب و سنت کی پیروی کے یہ جھوٹے دعویدار اسی صیہونی و امریکی سامراج کے حکمرانوں کے ساتھ دوستی کے معاہدے کریں اور اپنی دولت انہیں یہود و نصاریٰ کے بینکوں میں محفوظ کریں تاکہ انہی کی دولت کے ذریعہ یہ ظالم صیہونی طاقتیں ہتھیاروں کا انبار جمع کر کے بے گناہ مسلمانوں کا قتل عام کریں اور اپنے اسلام دشمن عزائم کی تکمیل میں مصروف ہوں۔

کیا ان اقتدار پرستوں نے انگریزوں کا وہ بھیانک دورِ اقتدار تاریخ کے صفحات میں نہیں دیکھا جب پانچویں ہجری کے آخری سالوں میں انہوں نے بیت المقدس پر حملہ کرنے کے بعد اپنی مسلم دشمن ذہنیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بیت المقدس میں پناہ گزیں مسلمانوں کا کس بیدردی سے قتلِ عام کیا تھا اور بیت المقدس کے تمام جواہرات و قیمتی اشیا لوٹ کر لے گئے تھے آخر کار سلطان صلاح الدین ایوبی نے ان سے لوہا لیا اور ۵۸۳ھ میں اس سرزمین مقدس کو نجس مشرکین نصاریٰ سے پاک کیا۔ یہود و نصاریٰ کی مسلم دشمن تاریخ اور پھر ان سے دوستی کرنے والوں کے خلاف قرآن کی واضح تنبیہات کے باوجود کتنے شرم و غیرت کا مقام ہے کہ آج انہیں دشمنانِ اسلام کی گود میں بیٹھ کر یہ نام نہاد اسلامی حکمراں ملت اسلامیہ کی عزت و ناموس کو نیلام کرتے نہیں شرمار ہے۔ تف ہے ان کی اس یہود نواز ذہنیت پر اور لعنت ہے ان کے پیروئ اسلام کے باطل دعووں پر ——————

Marfat.com

نہیں معلوم یہ بدمستیاں کیا رنگ لائیں گی
کہاں تک اور بگڑے گا ابھی ان کا چلن ساقی

بیت المقدس عرب حکمرانوں کی امریکہ نواز پالیسی کا شکار

عالم اسلام کے خلاف سامراجی سازشوں میں ایک بھیانک سازش وہ ہے جس کے نتیجہ میں آج مسلمانانِ عالم کے قبلہ اول بیت المقدس یعنی انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والتسلیمات کی وہ مقدس سرزمین جس کو عطا کرنے کا وعدہ پروردگار عالم نے اپنے محبوب اور برگزیدہ نبیوں اور رسولوں سے فرمایا۔ اسی مقدس سرزمین پر آج اسرائیل کی شکل میں امریکی سامراج بہ زور شمشیر قابض ہے اور خلیجی حکمرانوں کی امریکہ نواز پالیسی کے نتیجہ میں آج نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ اس مقدس شہر کے آثار قدیمہ کو اسرائیل علی الاعلان تباہ و برباد کر رہا ہے اور ارضِ فلسطین پر بسنے والے مسلمانوں کے خون سے آئے دن ہولی کھیلی جاتی ہے اور ان پر عرصۂ حیات تنگ کیا جاتا ہے مگر ان نام نہاد اسلامی حکمرانوں کے کانوں پر جوں نہیں رینگتی۔ بیت المقدس پر اسرائیل کا ظالمانہ قبضہ اچانک نہیں ہو گیا بلکہ یہ سامراجی طاقتوں کے ایک مشترکہ منصوبہ کے نتیجہ میں ہوا جس منصوبہ کے ذریعہ برطانیہ، فرانس اور امریکہ نے اپنی مسلم دشمن ذہنیت کا اظہار کرتے ہوئے اور اپنے اپنے مفادات کی نگرانی اور حفاظت کے لیے سرزمین فلسطین پر یہودیوں کی قومی حکومت کا وہ منصوبہ تیار کیا جو فوری اعلان کی شکل میں برطانیہ کی جانب سے پیش کیا گیا یہ واقعہ ۱۹۱۷ء کا ہے اس وقت سے لے کر آج تک بین الاقوامی سیاست میں بے پناہ انقلابات آئے جس کے نتیجہ میں یہودی لیڈرشپ کو بھی اپنی پالیسی میں تبدیلیاں کرنی پڑیں مگر اس

Marfat.com

حقیقت سے بہرحال انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اسرائیل کے ناجائز وجود سے لے کر آج تک اسے کسی نہ کسی سطح پر امریکہ، برطانیہ اور فرانس تینوں کی سرپرستی حاصل رہی ہے اور ۱۹۶۷ء سے لے کر آج تک جبکہ بیت المقدس پر صیہونیت کے ظالمانہ قبضہ کو کم و بیش ۱۸ برس گذر چکے ہیں ہر اس کوشش کو بڑی طاقتوں کی مشترکہ مخالفت کا سامنا کرنا پڑا ہے جس کا مقصد بیت المقدس کی مقدس سرزمین سے اسرائیل کے ناجائز و ناپاک وجود کا خاتمہ ہو۔ (اقوام متحدہ کی کارروائی اس کا روشن ثبوت ہے) آزادی بیت المقدس کے حصول میں سب سے بڑی رکاوٹ خود عرب حکمرانوں بالخصوص سعودی عرب اور اس کے ہمنوا عرب ریاستوں کے امراء شیوخ کی وہ امریکہ نواز پالیسی ہے جس کے ذریعہ یہ نام نہاد مسلم حکمراں ہر اس تحریک اور طاقت کے خلاف اپنے خزانوں کے منہ کھولے بیٹھے ہیں جو ان کے سیاسی آقا امریکہ اور اس کی خبیث کوکھ سے جنم لینے والے اسرائیل کے خلاف دنیا کے کسی بھی گوشہ سے اٹھتی ہے مسئلہ فلسطین ہو یا لبنان کے بے گناہ انسانوں کی خون ریزی کا سوال ہو چاہے افغانستان میں روسی مظالم کے شرمناک سلسلہ کے خاتمہ کا مطالبہ ہو یہ نام نہاد اسلامی حکمراں اتنی بھی جرأت نہیں رکھتے کہ کھل کر اپنے سیاسی آقاؤں کے ظلم کو ظلم کہہ سکیں مقابلہ کرنا یا مظلوموں کی حمایت میں لڑنا تو دور کی بات ہے بین الاقوامی سیاست پر نظر رکھنے والا ہر ہوشمند انسان اس حقیقت سے بہ خوبی واقف ہے کہ سرزمین ایران سے امریکی مفاد کا جنازہ نکلنے کے بعد جس انقلاب اسلامی کی روشنی نے ایران کی سرزمین کو مالامال کیا اور جس قوت کے ساتھ وہاں تحریک اسلامی کے ذریعہ عوام و خواص کے سیرت و کردار میں ایک حقیقی اور تاریخی انقلاب نے جنم لیا اس نے دشمنان اسلام کے ایوان اقتدار کو متزلزل کر دیا تھا نیز جس جرأت ایمانی کے ساتھ آزادی بیت المقدس کے سلسلہ میں ایرانی حکمرانوں نے اپنا نقطۂ نظر دنیا کے سامنے واضح کیا تھا اس نے سامراجی طاقتوں اور ان کی سرپرستی میں قائم دم توڑتی بادشاہتوں

Marfat.com

کے دلدادگان مسلم حکمرانوں کے حواس باختہ کر دیئے تھے۔ اس سے قبل کہ آزادی بیت المقدس کے سلسلہ میں کوئی عالمگیر تحریک چلے سامراجی طاقتوں اور اقتدار پرست مسلم حکمرانوں نے مشترکہ منصوبے کے تحت ایران کو جنگ کی بھیانک آگ میں جھونک دیا تاکہ آزادی بیت المقدس کی تحریک دم توڑ دے۔ اس افسوسناک اور تاریخ ساز جنگ نے کتاب و سنت کے ان نام نہاد پیروکاروں کے مکروہ چہروں کو بے نقاب کر دیا ہے کیونکہ جس قدر ہتھیار فریق مخالف کے ایرانی جانبازوں نے اپنے قبضہ میں کیے وہ سب امریکہ اور اسرائیل اور روس کے سپلائی کردہ ہیں جو اس بات کا روشن ثبوت ہے کہ پردے کے پیچھے کون سی طاقتیں کارفرما ہیں۔

خلیجی حکمرانوں کی متضاد پالیسی کا اس سے بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ گزشتہ کئی سالوں سے جاری اس تباہ کن جنگ کے خاتمہ کے سلسلہ میں گو یہ حکمران بظاہر بڑے معصومانہ انداز میں بیانات بھی دیتے رہے اور جنگ بندی کی کوششوں میں دلچسپی بھی لیتے رہے مگر ایرانی حکمرانوں کے اس معقول اور برحق مطالبہ کو آج تک نظر انداز کیا جا رہا ہے کہ یہ حکمران واضح طور پر اعلان کریں کہ حملہ آور کون ہے اور اس جارحانہ اور ظالمانہ حملہ کے نتیجہ میں ایران کے لوگوں کو جو ناقابلِ تلافی نقصان برداشت کرنا پڑا اس کی تلافی کا طریقہ کار واضح کیا جائے ظالم کو ظالم کہہ کر اس کی مذمت کی جائے اس حقیقت پسندانہ مطالبہ پر ان نام نہاد اسلامی حکمرانوں کی زبانیں مفلوج ہو کر رہ جاتی ہیں اور اصل مقصد سے ہٹ کر دیگر ذرائع ابلاغ کا استعمال کرتے ہوئے من گھڑت افسانوں کے ذریعہ حقائق کی پردہ پوشی کی شرمناک کوششیں کی جاتی ہیں —
حقیقت یہ ہے کہ صیہونی طاقتیں اور اس کے ہمنوا حکمران اس بات کو سمجھ چکے ہیں کہ ایران عراق جنگ کے ختم ہوتے ہی عالم اسلام کی توجہات کا مرکز آزادی بیت المقدس اور مسئلہ فلسطین ہو گا اور اس سلسلہ میں عالم اسلام کے جذبات کو زیادہ دیر تک قابو میں رکھنا کسی کے

Marfat.com

بس کی بات نہیں اس لیے اس جنگ کو جتنا زیادہ طول دیا جائے بہتر ہے۔ مگر دولت و اقتدار کے نشہ میں چور صیہونی سامراج اور اس کے جی حضوریئے نام نہاد مسلم حکمراں اس حقیقت کو بھول بیٹھے ہیں کہ ربِ کائنات اپنے ازلی دستور کے مطابق ہر ظالم کو بھرپور چھوٹ دیتا ہے اور جب اپنے قہر و غضب پر آتا ہے تو پھر دشمنانِ اسلام کی تمام ہی تدابیر آندھی کے ایک جھوکے کی محتاج نظر آتی ہیں اور تمام ہی دنیاوی اسباب اشاروں میں خاکستر ہوتے نظر آتے ہیں۔

بے گناہوں کا خون مظلوموں کی آہیں اور معصوم روحوں کا اضطراب بہرحال ایک دن رنگ لائے گا اور دنیا حیران و پریشان اس منظر کو ضرور اپنی نگاہوں سے دیکھے گی جب ان اقتدار پرست اور دین فروش مسلم حکمرانوں کی غیر اسلامی بادشاہت کے جنازے فدایان اسلام کے کاندھوں پر نکلیں گے اور اسی کے ساتھ انشاءاللہ العزیز بیت المقدس کی پاکیزہ سرزمین سے امریکی اقتدار کا بھی ذلت و رسوائی کے ساتھ بھیانک خاتمہ ہوگا اور فدایان اسلام فاتحانہ انداز میں انبیاء و مرسلین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی اس تاریخی قیام گاہ پر نصرت اسلام کا پرچم لہرائیں گے اور خدائے بزرگ و برتر کی حمد و ثنا سے سرزمینِ قدس کے در و دیوار گونج اٹھیں گے۔

وہاں تیرا کرم تیرا بھروسہ کام آتا ہے
جہاں مجبور ہو کر آدمی سے کچھ نہیں ہوتا

Marfat.com

گرمیِ خونِ اسلاف کیا ہوگئی، ہے کہاں وہ ترا زورِ خیبر شکن
ملتِ منتشر ایک مرکز پہ آ، آج خطرے میں ایمان قرآن ہے

بیت المقدس صیہونی ظالموں کے پنجہ میں کیوں؟

مسلمانانِ عالم کیلئے لمحہ فکریہ

بیت المقدس کی آزادی کو آج کل ایک سیاسی نعرہ تصور کیا جانے لگا ہے جو نتیجہ ہے اس گمراہ کن پروپیگنڈے کا جو یورپ کے یہودی پریس کی مدد سے ممالک اسلامیہ میں کیا جا رہا ہے تاکہ آزادی قدس کے لیے مسلمانانِ عالم کے مذہبی جذبات کی شدت میں کمی پیدا کی جاسکے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ آزادی قدس ایک عظیم مقصد ایک مذہبی اور روحانی فریضہ اور کروڑہا اہل ایمان کی دلی آرزوؤں اور امیدوں کی تکمیل کا ذریعہ ہو سکتی ہے۔

انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ وتسلیمات کی اس مقدس سرزمین پر بسنے والے اہل ایمان آج نہیں برسہا برس سے ظالم اسرائیل کے وحشیانہ مظالم کا شکار ہیں اور صیہونی جلاد امریکہ کی بھرپور مالی، فوجی اور سیاسی امداد کے ذریعہ آئے دن ان مظلومین انسانیت کی خون ریزی میں مصروف رہتے ہیں اور ان بے گناہ مظلوموں کا کوئی پرسانِ حال نہیں ہوتا۔

مشرق وسطیٰ میں جو اسلامی حکمراں برسرِ اقتدار ہیں وہ آج آزادی بیت المقدس کے معاملہ میں بالکل مجبور و بے کس ہو چکے ہیں اس لیے جو لوگ یہ توقع رکھتے ہیں کہ خلیجی ریاستوں کے امراء و شیوخ اپنے عشرت کدوں کو خیرباد کہہ کر اور اپنے یہود پرست آقا امریکہ کے سیاسی مفادات کو

Marfat.com

نظرانداز کر کے آزادئ قدس کے لیے کوئی عملی قدم اٹھائیں گے وہ صرف خیالوں اور تصورات کی دنیا کی بات کرتے ہیں۔ کیونکہ برسوں سے ان حکمرانوں کا عمل ہمارے سامنے ہے جو اس بات کا روشن ثبوت ہے کہ برطانیہ کی زلف گرہ گیر کے یہ اسیر عشق نصاری میں اپنی دولت و ثروت کے ساتھ ہی غیرتِ ایمانی کو بھی بھینٹ چڑھا چکے ہیں اور اپنی تاریخی شجاعت و بہادری سے بھی محروم ہو چکے ہیں ؎

نہ خنجر اُٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

جب عالم یہ ہو کہ امریکہ کی سرپرستی میں کیمپ ڈیوڈ جیسے مسلم دشمن معاہدہ پر مصر کے سادات بہ خوشی دستخط کریں اور مسلمانوں کے دینی مرکز حرم کعبہ میں بیٹھے ہوئے یہودیوں کے ہم نوا سعودی حکمراں امریکہ اور اس کی ناجائز اولاد اسرائیل کے خلاف اظہار نفرت کرنے والے حریت پسند اور فدایان اسلام پر لاٹھیاں برسا کر اور قید و بند کی صعوبتیں ڈال کر ان کے ایمانی اور اسلامی جذبات کو بیدردی سے پامال کرنے کی ایمان سوز کوششوں میں مصروف ہوں اور ممالک عرب کے فیصلے حرم مقدس پر ہونے کے بجائے واشنگٹن اور ماسکو یا لندن میں ہوں تو کیا توقع کی جا سکتی ہے کہ خلیجی حکمراں آزادئ بیت المقدس کی تحریک سے کوئی مخلصانہ دلچسپی رکھتے ہیں یا وہ اس مقصدِ عظیم کے حصول کے لئے کوئی قربانی دینے کو تیار ہوں گے؟

یہ وہ سوال ہے جس پر آج نہایت سنجیدگی کے ساتھ مسلمانانِ عالم کو غور و فکر کرنا ہے اور علاقائی گروہی اور ملکی امتیازات سے ہٹ کر منصفانہ انداز میں سوچنا ہے کہ کیا اس خالص دینی اور اسلامی تحریک میں ان نام نہاد اسلامی حکمرانوں سے کسی صالح کردار کی توقع کی جا سکتی ہے؟ اگر نہیں کی جا سکتی اور یقیناً کی بھی نہیں جا سکتی تو اب آزادئ بیت المقدس کے لیے ایک ہی راستہ رہ جاتا ہے اور وہ ہے **متحدہ عالمی اسلامی محاذ کی تشکیل** کا آزادی بیت المقدس

Marfat.com

کی تحریک میں نئی جان ڈالنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ ممالک اسلامیہ جن کے مفادات برطانوی سامراج یا اشتراکی طاقتوں کے ساتھ وابستہ نہ ہوں اور جو صرف اپنا ایک مذہبی اور ملی فریضہ تصور کرتے ہوئے عظمت و شوکتِ اسلام کے تحفظ کے پاکیزہ جذبات کے ساتھ اپنے سیاسی علاقائی گروہی اور مسلکی اختلافات سے قطع نظر کرتے ہوئے صرف اور صرف آزادیٔ بیت المقدس کے حصول کے لیے ایک مرکز پہ جمع ہوں اور خلیجی حکمرانوں کو ان کی موجودہ حالت پر چھوڑتے ہوئے اور ان سے کسی قسم کے اشتراک و تعاون کی توقع نہ رکھتے ہوئے اس قادر مطلق اور خالق و مالک کائنات کی غیبی طاقت و امداد پر یقین کامل رکھتے ہوئے میدان عمل میں اُتریں اور مسلمانانِ عالم کے قبلہ اول کی آزادی کے لیے ان لاکھوں نوجوان فدایان اسلام کی قیادت و رہنمائی کریں جو آج اپنے اپنے ممالک میں اسلامی انقلابی تحریکوں کی کامیابی کے لیے کفن بردوش بیٹھے ہیں اور غیر اسلامی بادشاہتوں کی غلامی کا طوق اپنے گلوں سے اُتار پھینکنے کا عزم محکم کر چکے ہیں۔

متحدہ عالمی اسلامی محاذ کے شرکاء کون؟

اس حقیقت کو جلد یا بہ دیر عالم اسلام کو تسلیم کرنا ہی پڑے گا کہ صیہونی، سامراجی اور اشتراکی طاقتوں کے ناپاک عزائم اور ان کی منافقانہ سازشوں سے عالم اسلام کی حفاظت کے لیے وہی خارجہ پالیسی ایک کامیاب اور پاکیزہ پالیسی ثابت ہو سکتی ہے جو اسلامی جمہوریہ ایران کے ہوشمند رہنماؤں نے اپنے ملک میں اسلامی انقلاب کی حفاظت کی خاطر اپنائی اور تجربات و مشاہدات نے ثابت کر دیا کہ اسی پالیسی پر چل کر عالم اسلام کے مفادات کی حفاظت کی جا سکتی ہے کیونکہ فدایانِ اسلام اور دشمنانِ اسلام نہ ایک مرکز پر جمع ہو سکتے ہیں نہ ہی ان کے عزائم و مقاصد کے درمیان کسی قسم کا اشتراک و تعاون ہو سکتا ہے۔

Marfat.com

اس لیے آزادیٔ بیت المقدس کے حصول عظیم کے لیے جو اسلامی محاذ بنے اس میں صرف انہیں اسلامی ممالک کے نمائندوں یا جماعتوں کو شریک کیا جانا چاہیے جو صیہونیت اور اشتراکیت دونوں سے لاتعلق ہو کر صرف اسلام ازم پر یقین کامل رکھتے ہوں اور اپنے تمام ہی مسائل کے حل کے لیے ان کی نگاہ و قلب کا مرکز کتاب و سنت ہو نہ کہ سامراجی اور اشتراکی ٹھیکیداروں کے اشارے!

عالم اسلام کے حالات پر نگاہ ڈالنے کے بعد کہا جا سکتا ہے کہ ایران، پاکستان، مجاہدین افغانستان، مجاہدین فلسطین، سیریا، الجزائر، مسلمانان ہند، بنگلہ دیش، لبنان جیسے ممالک پر مشتمل ایک طاقتور اور با اعتماد محاذ بن سکتا ہے اور اس کی پالیسی کا اعلان ہونے کے بعد اکناف عالم میں پھیلے ہوئے فدایان اسلام کے مختلف گروہ خود بخود اس محاذ کے ساتھ اشتراک و تعاون پر رضامندی کا اظہار کر دیں گے۔ گو اس محاذ کو اپنے مقصد کے حصول کے لیے بین الاقوامی دشمنانِ اسلام کی سازشوں کا بھی مقابلہ کرنا پڑے گا اور نصاریٰ نواز مسلم حکمرانوں کی ضمیر فروشی بھی آڑے آئے گی۔ مگر آخر فتح حق کو نصیب ہو گی اور انشاء اللہ العزیز ہماری موجودہ نسلیں وہ خوش نصیب دن ضرور دیکھ پائیں گی کہ جس روز ہمارا قبلۂ اول صیہونیت کے خونی شکنجے سے آزاد ہو گا اور مسجد اقصیٰ کے مرمریں گنبد پھر اذان کی فلک شگاف صداؤں سے گونج اٹھیں گے۔

Marfat.com

مراجع کتاب
عالمِ اسلام پر سامراجیت کے بھیانک سائے

(۱) کنز الایمان۔ ترجمہ قرآن از اعلیٰ حضرت علامہ احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی رحمۃ اللہ
(۲) خزائن العرفان۔ تفسیر قرآن۔ از حضرت علامہ شاہ نعیم الدین قادری مرادآبادی رحمۃ اللہ
(۳) ترجمہ بخاری شریف از: حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب اختر شاہجہانپوری رحمۃ اللہ
(۴) تکمیل الایمان۔ از حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ
(۵) جذب القلوب۔ - - - - - - - -
(۶) مشکوٰۃ المصابیح شرح (مشکوٰۃ شریف) از حضرت مفتی احمد یار خاں صاحب
(۷) خلفائے راشدین اور اہل بیت کے تعلقات۔ علامہ جار اللہ زمخشری رحمۃ اللہ کی عربی تصنیف کا اردو ترجمہ۔
(۸) تنبیہ الغافلین۔ حضرت امام ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ۔
(۹) سرورِ خاطر - - - - - - - - - -
(۱۰) فتاویٰ مظہری۔ مرتبہ پروفیسر مسعود احمد صاحب دہلوی۔
(۱۱) تاریخ نجد و حجاز۔ حضرت مفتی عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ۔
(۱۲) دعوتِ فکر۔ حضرت مولانا محمد منشا تابش قصوری۔
(۱۳) مولانا اسمٰعیل دہلوی اور تقویۃ الایمان۔ حضرت علامہ شاہ زید ابو الحسن فاروقی
(۱۴) فرنگیوں کا جال۔ حضرت الحاج مولانا امداد صابری دہلوی۔

Marfat.com

(۱۵) سلاطین ترکیہ۔ سٹینلے لین پول (۱۶) ترجمان وہابیہ۔ نواب صدیق حسن خاں بھوپالی
(۱۷) حیاتِ طیبہ۔ مرزا حیرت دہلوی۔
(۱۸) اخبار زمیندار۔ لاہور کے مختلف شمارے (ایڈیٹر مولانا ظفر علی خاں)۔
(۱۹) خلاصۃ الکلام فی بیان امراء بلد الاسلام۔ علامہ سید احمد بن زینی دحلان مکی شافعی
(۲۰) التوسل بالنبی وجہلۃ الوہابیین۔ حضرت علامہ ابن مرزوق رحمہم اللہ۔
(۲۱) ابجد العلوم۔ نواب صدیق حسن خاں بھوپالی (۲۲) کتاب التوحید۔ عبد الوہاب نجدی۔
(۲۳) تقویۃ الایمان۔ مولوی اسمٰعیل دہلوی (۲۴) الدرر السنیہ۔ علامہ سید احمد بن زینی دحلان مکی رحمۃ اللہ (۲۵) خون کے آنسو۔ خطیبِ مشرق حضرت علامہ مشتاق احمد نظامی
(۲۶) مجاہدِ ملت کا حرفِ حقانیت۔ مولانا محمد عاشق الرحمٰن قادری۔
(۲۷) عدا الحیاۃ بعد المماۃ۔ راجہ غلام محمد (۲۸) ستارۂ قیصر۔ غلام احمد قادیانی
(۲۹) شبلی نامہ۔ شیخ محمد اکرام ایم اے (۳۰) آزاد کی کہانی۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔
(۳۱) تواریخ عجیبہ۔ محمد جعفر تھانیسری (۳۲) براہین قاطعہ۔ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی۔
(۳۳) فتاویٰ رشیدیہ۔ مولوی رشید احمد گنگوہی (۳۴) رپورٹ خلافت کمیٹی بمبئی۔
(۳۵) رپورٹ جمعیۃ خدام الحرمین لکھنؤ (۳۶) زلزلہ۔ حضرت علامہ ارشد القادری۔
(۳۷) گنبدِ خضریٰ۔ حضرت مولانا یٰسین اختر مصباحی۔
(۳۸) نگارشاتِ محمد علی۔ مولانا محمد علی جوہر (مرحوم)۔
(۳۹) شب جائے کہ من بودم۔ شورش کاشمیری۔
(۴۰) حیات سلطان ابن سعود۔ سردار حسینی۔
(۴۱) نجد و حجاز! سید محمد رشید رضا (ایڈیٹر المنار مصر)۔
(۴۲) عنوان المجد فی تاریخ نجد۔ عثمان بن بشیر نجدی۔

Marfat.com

Marfat.com

سیدنا رسول اللہ

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

الکلام فی فضائلِ الصلوٰۃ والسلام

فضائلِ درود وسلام

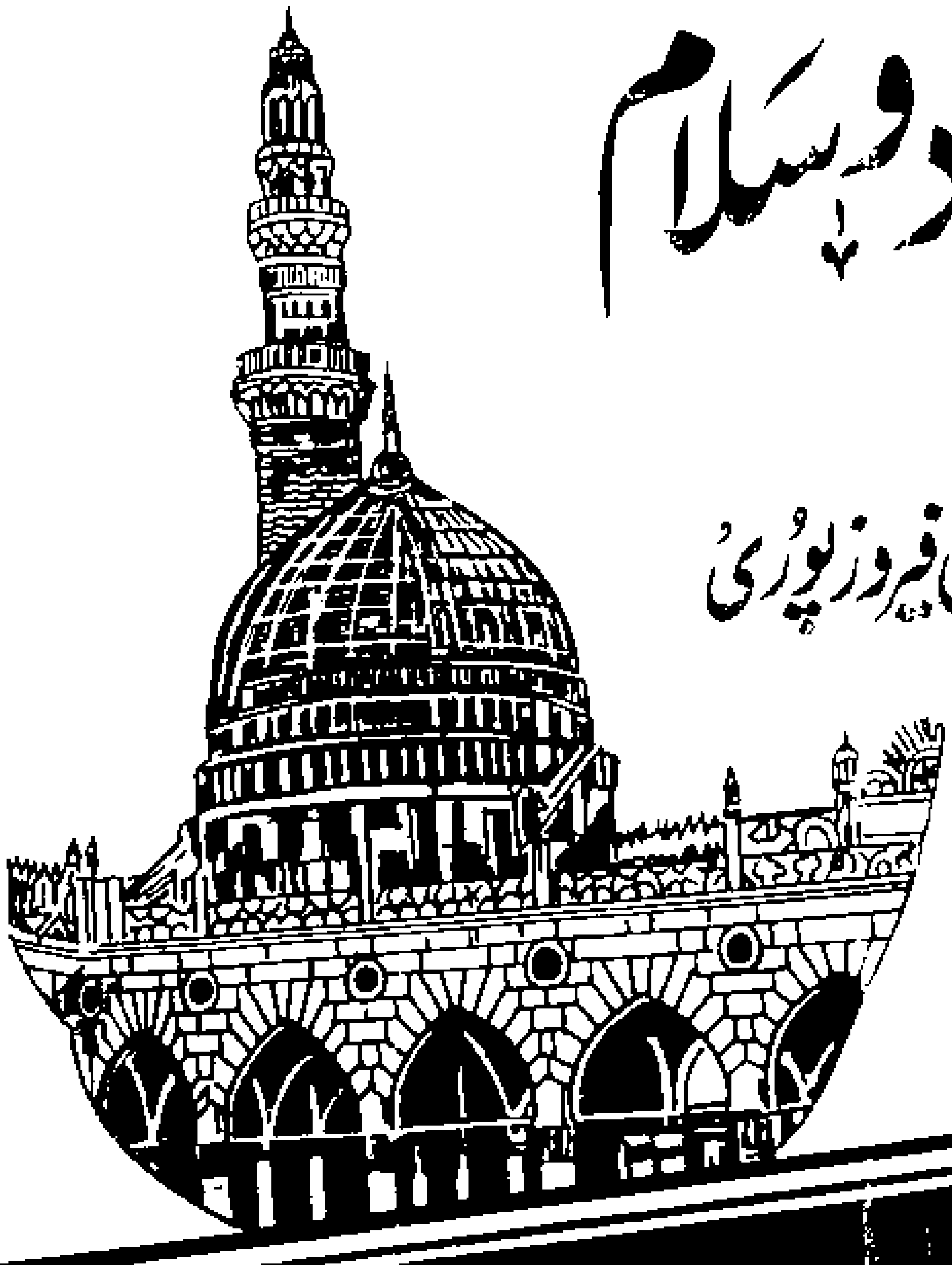

علامہ محمد سعید شبلی قادری فیروزپوری

باہتمام

سید شاہ تراب الحق قادری

مصلح الدین پبلیکیشنز کراچی
نزد شہید مسجد کھارادر کراچی ۲

Marfat.com

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

الکلام فی فضائلِ الصلوٰۃ والسلام

فضائل درود وسلام

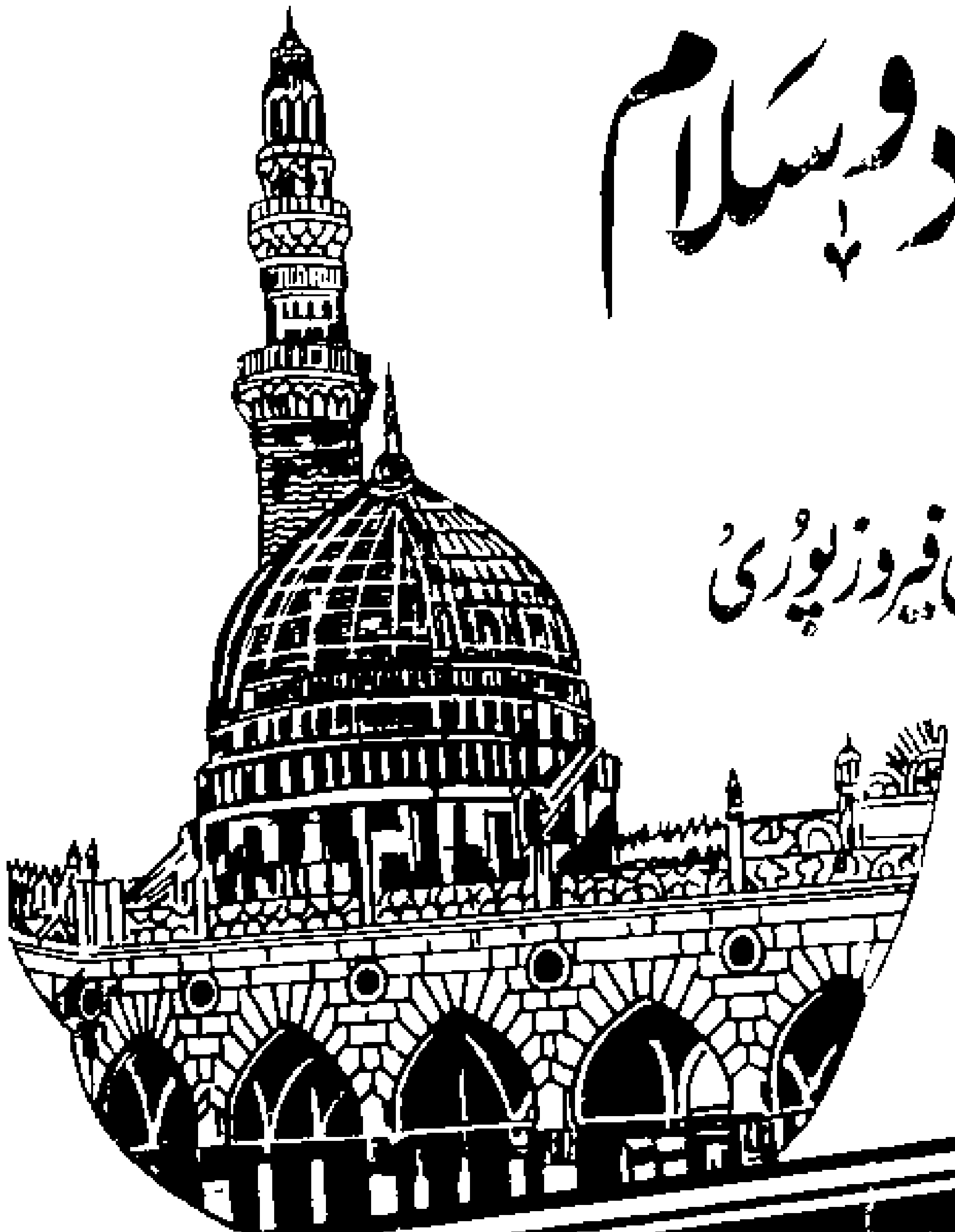

علامہ محمد سعید شبلی قادری فیروزپوری

باہتمام

سید شاہ تراب الحق قادری

مصلح الدین پبلیکیشنز کراچی
نزد شہید مسجد کھارادر کراچی ۲

Marfat.com